# یاراں نال بہاراں

تحریر: بشریٰ زاہد قریشی

اسلام وعلیکم !!!!

امید ہے آپ سب بخیر وعافیت ہونگے۔۔۔یاراں نال بہاراں میرا پہلا ناول ہے۔اس ناول میں آپ دوستوں کے الگ الگ پہلوؤں سے متعارف ہونگے۔۔۔اور اس کو پڑھ کر آپ کی اداسی انشاءاللہ دور ہو گی چہروں پر مسکراہٹ آجائے گی۔۔۔امید کرتی ہوں کہ آپ کو یہ ناول انشاءاللہ ضرور پسند آئے گا۔اور آپ کا ساتھ مجھے مزید لکھنے کو مجبور کردے گا۔۔۔

*کہانی ہے یاروں کے یار کی*

*کچھ شغل کچھ ملال کی*

*بھروسے اور پیار کی*

*شرارت اور مزاق کی*

*احساس اور جذبات کی*

*اپنے اور پرائے کی*

*دوستوں اور عزیزوں کی*

*یاروں سے بہاروں کی*

موسم بہار کی دلکش رات کے پچھلے پہر جہاں ہر ایک اپنے اپنے بستروں میں نیند کی آغوش میں مست تھا وہیں کراچی کے ایک پوش علاقے میں واقع بنگلے کی دوسری منزل کی کھڑکی میں روشنی چمک رہی تھی۔اندر دیکھو تو کاسنی رنگ کے سادہ شلوار قمیض میں ملبوس اٹھتی ناک کھڑے نین نقوش کندھے سے تھوڑے اوپر آتے ہلکے بھورے بالوں کو اونچی پونی ٹیل میں قید کئے ایک لڑکی کچھ تذبذب کی حالت میں ادھر اُدھر کچھ تلاش کرنے میں مصروف تھی اور ساتھ ساتھ منہ میں کچھ بڑبڑا بھی رہی تھی۔۔کہ اچانک اسکی ماما کمرے میں داخل ہوتی ہیں۔۔

"بنش بیٹا!!ابھی تک جاگ رہی ہو صبح یونیورسٹی نہیں جانا کیا ایڈمیشن کے لئے؟"زینب بیگم اسے اس وقت جاگتا دیکھ کر کچھ حیران تھیں۔

"ماما یار!!جب سے اپنی فوٹو گرافس ڈھونڈ رہی ہوں مل ہی نہیں رہیں۔"

"اپنے بیڈ کے نیچے دیکھو وہیں گری پڑی ہونگی۔اور یہ ماما یار کونسی بلا ہے ابھی تمہاری دادو نے سن لیا نا۔۔۔"انکی بات ادھوری ہی رہ گئی کہ بنش صاحبہ کی زبان میں کھجلی پیدا ہوئی اور بول پڑی۔

"تو زلیخا بیگم کو تیسرا دوڑا ابھی پڑ جانا ہے دل کا"

اسکی بات پر ماما نے اسے زبردست گھوری سے نوازا اور کمرے سے واک آؤٹ کر گئیں"اور وہ پھر سے بڑبڑا رہی تھی۔۔

"افففففف اب کیا کروں؟؟ہاں مومی کو فون کرتی ہوں ویسے بھی وہ الو دن بھر سوتی اور رات گئے جاگتی ہے"اب وہ اپنے موبائل پر اپنی بیسٹ فرینڈ مومل کا نمبر ڈائل کرتی ہے۔

دوسری جانب یعنی تین گلیاں چھوڑ کر کسی گھر میں مستقل کوئی ٹون بج رہی تھی بالآخر مومل صاحبہ اپنا فون ڈھونڈنے میں کامیاب ہوئی اور۔۔۔

"ہیلو۔۔۔۔"

بالکل دوسری جانب بنش میڈم پھر بات کاٹ کر شروع ہو گئی تھی۔۔۔

"یار مومی ہیلو ویلو چھوڑو ایک بہت بڑا مسئلہ ہو گیا ہے"

"ڈونٹ ٹیل می بنی کہ تمہیں رات کے اس وقت بھوک لگی ہے اور قسم لے لو آج ماما نے آلو ٹینڈے بنائے ہیں۔۔۔"

"ارے پاگل ہے کیا وہ مسئلہ نہیں ہے اور اب کیا میں ہفتے میں چار دن آنٹی کے ہاتھ کا کھانا نہیں کھا سکتی؟؟؟"

"ہاں میری جان چار دن کیا تم تو آٹھ دن بھی ہمارے گھر کا کھانا ہی کھاؤ..."مومل نے منہ بسورتے کہا۔

"افففف یار میری بات تو سن۔۔۔۔۔"اب کے مومل کو بنش تھوڑی پریشان لگی۔۔۔

"بولو بنی کیا بات ہے؟"مومل نے تشویش کا اظہار کیا۔

"یار مم میری۔۔میری فوٹو گرافس نہیں مل رہیں!!!!!!"جہاں بنش کہ آنسوں جاری تھے وہیں دوسری طرف مومل کی ہنسی نہیں تھم رہی تھی۔"تم۔۔تم ہنس رہی ہو؟"

"نہیں تو کیا میں تمہاری طرح آنسوئوں کی آبشار بہادوں؟؟اتنی سی بات ہے یارا یونیورسٹی کے برابر شاپ ہے کل ساتھ چلتے ہیں تمہاری پکس بھی بنوالیں گے اور فارم بھی جمع کرا دیں گے ڈَن؟؟"مومل نے جیسے مسئلہ حل کیا۔۔

"او کے ڈَن"

بنش پر سکون ہوئی تھی۔۔۔

"چلو اب آنسو پونچھو اور اب میں سو جاؤں؟؟"

"ہاں سو جاؤ ویسے میں تھینکس تو نہ بولوں نا؟؟"لہجہ شرارتی تھا۔۔

"نہ بہن مجھے پتہ ہے میری بنی کتنی کنجوس ہے۔۔چل کٹ اب"

مومل نے طنزیہ کہا۔

ہاہاہاہا۔۔وہ تو میں ہوں۔۔چلو کٹ رہی ہوں اللہ حافظ۔۔"

"او کے پھر ملتے ہیں کل انشاءاللہ۔۔خدا حافظ"

اگلے دن وہ دونوں یونیورسٹی کی تمام ترجیہات پوری کر کے نکل ہی رہیں تھیں کہ کسی نسوانی وجود سے زوردار تصادم کے نتیجے میں تینوں کی چیزیں زمین بوس ہو گئیں۔۔

"اوپسسس سوری سوری آپکو لگی تو نہیں ؟؟"

مومل اور بنش نے بے ساختہ پوچھا اور جلدی جلدی اپنا اور مقابل کا سامان اٹھا کر اسکے ہاتھ میں تھمایا۔۔ لیکن جب اس لڑکی کی آنکھوں میں دیکھا تو وہاں آنسوں پلکوں کی باڑ توڑ کر بہہ جانے کو تیار تھے اس سے پہلے وہ دونوں کچھ بولتیں وہ لڑکی اپنی آنکھیں رگڑتی آگے بڑھ گئی اور پیچھے وہ دونوں کندھے اچکاتی چلی گئیں۔۔

یہ منظر ناروے کے شہر اوسلو کی ایک عالیشان یونیورسٹی کا ہے جہاں ہر شخص اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہے وہیں کالی ہڈی پہنے ایک نوجوان ہاتھ میں گٹار لیے کوئی گانا گنگنا رہا تھا۔اور اسٹوڈنٹس کی توجہ کا مرکز بنا ہوا تھا۔ویسے تو وہ ہمیشہ سے ہی کسی کونے میں بیٹھا کرتا تھا لیکن اس کی آواز میں ایسا سحر تھا کہ اس کونے میں بھی رونق لگی ہوتی تھی۔جب وہ گا چکا تو پوری کینٹین تالیوں اور سیٹیوں سے گونج اٹھی۔اس نے سر کو ہلکا سا خم دے کر داد وصول کی۔

---

"افففففف یار اب یہ کسکا ایڈمٹ کارڈ ہے ؟"

مومل سوچ ہی رہی تھی کہ جھماکے سے صبح والی لڑکی اسے یاد آگئی۔وہ جلدی سے بنش کو فون گھماتی ہے۔

"یار مومی تمہارا کارڈ میرے پاس آگیا اور میرا تمہارے پاس تو کل گھر آکر دے دینا اوکے ؟؟"

اگلی طرف سے بنش بغیر کسی کی سنے اپنا ریڈیو پاکستان شروع کر چکی تھی۔

"او بہن زرا حوصلہ رکھو اور اپنی تیز گام کو بریک لگا کر میری بات سنو۔۔"

مومل نے اسے پھر شروع ہونے سے باز رکھا۔۔

"اچھا سنا دو دن کے چھبیس گھنٹے تو سناتی رہتی ہو۔۔"

بنش نے منہ بسورتے ہوئے کہا تھا۔

"ہاں تو میں کہہ رہی تھی کہ تمہارا کارڈ میرے پاس نہیں ہے اس مس ٹکر کے پاس رہ گیا ہے اور مس ٹکر کا میرے پاس ہے۔" مومل نے تفصیل سے بتایا۔

"اوہ اچھا یار ہم اب مس ٹکر کو ڈھونڈے گے کیسے ؟" بنش نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"میرے خیال میں ایڈمٹ کارڈ میں نام، ڈیپارٹ اور ماشاءاللہ سے فون نمبر بھی لکھا جاتا ہے ہے نا؟"

مومل نے ایک دفعہ پھر اسکی عزت افزائی کی تھی۔ "تو؟؟"

بنش کو ابھی بھی سمجھ نہیں آیا تھا، جبکہ مومل نے اس کے کڑھ مغز پر اپنا سر پیٹ لیا۔

"تو یہ کہ لڑکی کا نام زینہ احمد صدیقی ہے اور ہمارے ہی ڈیپارٹ اور کلاس کی ہے اسکا مطلب ہمیں زیادہ نہیں ڈھونڈنا پڑے گا۔"

"ہمم یار ویسے یہ زینہ کیا نام ہوا بھلا؟"

مطلب کہ بنش صاحبہ نے نام کے علاوہ کچھ سنا ہی نہیں تھا۔۔

"ایک کام کرو اسکا نمبر ملاؤ بلکہ اس کے پیرنٹس کا نمبر ملاؤ اور پوچھو کہ یہ زینہ کیا نام ہوا بھلا۔ اور میری جان بخش دے اللہ حافظ۔۔"

مومل اس کے بھونڈے انداز سے تپ ہی تو گئی ہی۔۔۔"

ہیں اس کو کیا ہوا؟ اور پھر بنش کو کوئی راستہ نہیں ملا تو اس نے سو جانا ہی بہتر سمجھا۔

---

اسکی انکھ مسلسل بجتے فون کی آواز سے کھلی پہلے تو اس نے سوچا کہ کال پک نہ کی جائے لیکن کال کرنے والا مستقل مزاج لگتا تھا۔ اس نے جھنجھلا کر فون اٹھایا اور اپنی نیند میں خلل ڈالنے والے کا نام پڑھا اور نام دیکھتے ہی اسکا سارا غصہ جھاگ کی طرح بیٹھ گیا۔ اس نے یس دبا کر کال ریسیو کی۔

"ہیلو!!"

احد نے کال اٹھانے کے بعد کہا۔

"اسلام و علیکم و رحمتہ اللہ و بر کاتہ!!"

سامنے سے شرم دلانے کی حقیر سی کوشش کی گئی تھی۔"و علیکم السلام! کیسا ہے برو؟"

احد نے بے فکرے لہجے میں کہا۔

"تو ایک سال باہر کیا رہ لیا اب مجھے برو بولے گا۔"

ازلان نے شکایتی انداز میں استفسار کیا۔

"اوہو و چل جانی اب بتا کیسا ہے؟"

احد نے اپنی غلطی کو صحیح کیا۔

"میں ایک دم بنداس، جھکاس، مالا مال اور پہلے سے زیادہ ہینڈ سم ہو گیا ہوں تو بتا کہیں کوئی گوری تو نہیں پھسالی تو نے؟"

ازلان نے تفتیشی افسر کی طرح پوچھا۔

"ابے نہیں یار تیرے بھائی کی ایسی قسمت کہاں ایک سال کے لیے تو اوسلو آیا ہوں باقی سیٹنگز پاکستان میں آ کر ہی کروں گا۔"

انداز کچھ شرارتی تھا۔

"او و بھائی بھابھی کے سامنے ایسا بولا نا تو ساری سیٹنگز بگاڑ دینی ہیں آپ کی جلاد صفت منگیتر صاحبہ نے۔"ازلان نے جیسے اسکو وارننگ دی۔

"ہاہاہا!!! بھائی کیوں ڈرا رہا ہے اس چڑیل کی نانی سے"احد نے مصنوعی خوف سے پوچھا۔

"اچھا چھوڑا سے یہ بتا واپسی کب کی ہے پتہ ہے نا ہم سینئرز کی پشتینی روایت کو نبھانا ہے۔ کوئی فریشر نہیں بچنا چاہیے ازلان اینڈ گینگ سے"

"بھائی تو فکر ہی نہ کر فریشرز سے پہلے تیرا بھائی یونی میں موجود ہو گا۔"

احد نے ازلان کو تسلی دی اور چند مزید باتیں کر کے فون بند کر دیا گیا۔

چلیں اب آپ کو "ازلان اینڈ گینگ" کا چھوٹا سا تعارف کرواتے ہیں۔ سب سے پہلے ہیں اپنے ازلان حمدانی جو حمدانی گروپ آف کمپنیز کے اکلوتے چشم و چراغ ہیں۔ اکلوتے ہونے کی وجہ سے تھوڑا شریر ضرور ہے لیکن بدتمیز اور سرکش بالکل نہیں 5.8 جتنا قد سرخ و سفید رنگت چہرے پر ہلکی سی بئیرڈ اور آنکھیں کانچ کی مانند شفاف اور سیاہ بلاشبہ وہ ایک وجیہہ پرسنالٹی کا مالک تھا۔

اب باری آتی ہے عبدالاحد منان کی جو ازلان کی طرح زیادہ شان و شوکت نہیں رکھتا تھا لیکن کسی سے کم بھی نہیں تھا۔ منان صاحب کی کل تین اولادیں تھیں سب سے بڑا احد اس سے دو سال چھوٹی بنش اور سب سے چھوٹا عالیان۔ منان قریشی ویسے تو کمال شخصیت کے مالک تھے لیکن چونکہ وہ ایک آرمی ریٹائرڈ تھے اس لیے ان سے زیادہ اصول پسند کوئی نہ تھا انھوں نے اپنے تینوں بچوں کی تربیت اس نظم و ضبط سے کی تھی کہ لوگ مثالیں دیا کرتے تھے۔ اور اگر انہیں کوئی ہرا سکتا ہے تو وہ صرف انکا بیٹا عبدالاحد منان ہی تھا۔ احد نے ازلان لوگوں کے ساتھ ہی یونیورسٹی میں داخلہ لیا تھا لیکن دوسرے ہی سال ایک اسکالرشپ کے ذریعے ایک سال کے لیے ناروے چلا گیا تھا اب چونکہ ایک سال مکمل ہونے کو تھا تو وہ اب واپسی کی تیاریاں کر رہا تھا۔ وہ اپنے تمام دوستوں میں سب سے پرکشش شخصیت کا مالک تھا۔ گندمی رنگت چہرے کے کھڑے اور تیکھے نقوش ماتھے کو چھوتے گہرے براؤن بال چھ فٹ سے نکلتا قد اور کسرتی بدن اس کی وجاہت کو چار چاند لگا دیتے تھے۔ اس کے علاوہ احد کو گانے کا جنون تھا۔ ہر موقع کی مناسبت سے اس کے پاس ایک گانا موجود ہوتا تھا۔ اور اس کی آواز میں ایک سحر تھا جو سننے والے کو مدہوش کر دے۔

اب باری آتی ہے ہمارے معیز شیخ کی جنکی آدھی زندگی لڑکیاں پٹانے میں نکل گئی اور آدھی کو یہ اشعار اور گانوں کے مشرے الٹ پلٹ کر کے ذائع کر دیں گے۔ یہ اپنی گینگ میں سب سے بڑے بھی ہیں (عمر میں) اور سب سے چھوٹے بھی ہیں (قد میں) حالانکہ اس

کا قد ازلان سے صرف ایک انچ ہی چھوٹا ہے لیکن چھوٹا تو پھر چھوٹا ہی ہوتا ہے نا؟اور اس لیے اس کی گینگ والے اسکو چھٹکو کہہ کر پکارتے ہیں لیکن اگر کسی باہر کے بندے نے اسے چھٹکو کہنے کی غلطی کی تو وہ اوپر نہیں تو ہسپتال ضرور پہنچ جاتا تھا۔

تو اب آخر میں آتے ہیں تقی فرید خان ارے وہ ہی خان جو پٹھان بھی ہوتے ہیں اور جنہیں پشتو بھی نہیں آتی۔فرید خان صاحب کی کراچی شہر میں اپنا گاڑیوں کا بزنس ہے اور ان کے بس دو ہی بیٹے تھے بڑا حسن جس کی شادی تین ماہ قبل ہی انجام پائی ہے اور چھوٹے اور لاڈلے تقی بھائی ویسے تو تقی ایک پر کشش شخص تھا لیکن ان بھائی صاحب کو دیکھ کر لگتا ہے کہ اس میں گلوکوز کی شدت سے کمی پائی جاتی ہے۔کیونکہ وہ سب سے زیادہ دبلا پتلا سا تھا جبکہ چار آدمی کا کھانا اکیلا ہی ہذم کر جاتا تھا۔بقول اس کی گینگ میمبرز کہ جب آندھی چلتی ہے تو ہم تقی کو کس کے پکڑ لیتے ہیں ارے بھئی کہیں اگلے پل ہوا کی سواری کرتا نہ پایا جائے نا۔۔۔

احد اور ازلان تو بچپن سے ہی دوست ہیں جبکہ معیز اور تقی سے انکی دوستی یونی کے پہلے سال میں ہوئی تھی۔۔۔۔

---

"یار بنی جلدی پہنچو اگر آج بھی لیٹ ہوئی نا تو قسم سے میں نے تمہیں چھوڑ کر چلے جانا ہے۔"

وہ پچھلے آدھے گھنٹے سے گھر میں بنش کا انتظار کر رہی تھی اور بنش سدا کی لیٹ لطیف۔۔۔

"پہنچ رہی ہوں یار اب کیا آدھے منہ پر میک اپ اور آدھے کو ایسے ہی چھوڑ کر آجاؤں؟"

بنش نے اسپیکر پر لگے فون کو دیکھ کر کہا۔

"افففف جلدی کرو مجھے پانچ منٹ میں تم یہاں موجود چاہیے ہو۔"

مومل نے حکمیہ انداز میں کہا۔

بنش دس منٹ تک مومل کے گھر پہنچی اور پھر شاپنگ مال کے لیے روانہ ہوئیں کیونکہ کل انکی یونی کا پہلا دن تھا اور انہوں نے کچھ بھی نہیں لیا تھا۔اور اب مال میں مغزماری کر رہیں تھیں۔وہی چاند رات کو شاپنگ کرنے والی عوام!!!

---------------------------------------------

سارا دن مال میں گزارنے کے بعد اب وہ اپنے گھر پہنچیں تھیں۔ابھی بنش نے اپنے روم کا دروازہ کھولا ہی تھا کہ ایک زوردار چیخ سے پورا کمرہ ہل گیا۔۔

"ہادی بھائی!!!!"

وہ اچھلتی ہوئی اسکے بیڈ پر دراز احد کے برابر بیٹھی تھی۔

"اوئے بگز بنی آہستہ بول کیا کان پھاڑنے کا ارادہ ہے؟"

احد نے کان پر ہاتھ رکھ کر ڈرامائی انداز میں بولا۔

"آپ کب آئے اور آپ نے مجھے بتایا کیوں نہیں؟"

بنش نے منہ بسورتے ہوئے کہا صاف ظاہر تھا کہ اب اگلے دو گھنٹے تک اس نے نہیں ماننا۔

"اور یہ بگز بنی نہ بولا کریں آپ مجھے"

"اچھا جی۔۔!! میں تو بگز بنی ہی کہونگا کرلو جو کرنا ہے" انداز حتمی تھا۔

"آپ۔۔۔آپ بہت برے ہو اب آپ پورے دو ڈبے لا کر دیں گے مجھے چوکلیٹ کے۔"

تو بنش کے دل کی بات زبان پر آ ہی گئی تھی۔احد نے مسکرا کر ہامی بھر لی اور ایک جانچتی نظر بنش پر ڈالتے ہوئے کہا۔

"اور۔۔۔تمہاری وہ مس چڑیل کیسی ہیں؟ابھی بھی ویسی ہی ہے یا اب تھوڑا سدھار آ گیا ہے؟"

"قسم سے بھائی آپ نا کبھی میری مومی کو تمیز سے نہیں بلائیں گے وہ بیچاری اتنا مس کرتی رہتی ہے آپ کو اور آپ ہیں کہ کبھی چڑیل کبھی آفت کبھی یہ کبھی وہ۔۔۔"تو ہمیشہ کی طرح بنش کا ریڈیو چل پڑا تھا۔اور احد تو یہ سن کر ہی ساتویں آسمان پر پہنچ گیا کہ مومل بھی اس کو مس کرتی تھی۔۔۔

---

آج انکی یونی کا پہلا دن تھا۔مومل نے جینز کے ساتھ ہلکے نیلے رنگ کی گھٹنوں تک آتی فراک پہنی ہوئی تھی اور لمبے بالوں کی پونی ٹیل بنائے دوپٹے کو گردن کے گرد لپیٹے وہ نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی۔ہاتھ میں بیگ اٹھایا اور ایک نظر اپنے آپ کو آئینے میں دیکھا اور باہر کی جانب نکل پڑی۔۔

دوسری جانب بنش نے سی گرین رنگ کا گھٹنوں سے تھوڑا نیچے آتا کرتا اسٹریٹ ٹراؤزر اور دوپٹے کو سلیقے سے شانوں پر پھیلائے بالوں کو ہاف کیچر میں مقید کیۓ وہ بھی یونی کے لیے تیار نظر آرہی تھی۔۔احد جو کب سے اس کے روم کا دروازہ بجائے جارہا تھا وہ باہر نکلی تو اسی پر چڑھ دوڑی۔۔

"افففف بھائی کتنی دیر کردی آپ نے میں کب سے روم میں بیٹھ کر آپ کا ویٹ کررہی تھی اب چلیں مومی آگئی ہے باہر۔"

احد اسے حق دہک دیکھتا رہ گیا جو کب کی جا بھی چکی تھی۔۔۔

وہ دونوں ابھی کار کے پاس ہی کھڑی تھیں کہ احد ان تک پہنچا اور بھرپور نظر بنش کے ساتھ کھڑی اس پری چہرہ لڑکی کو دیکھا اور بنش سے مخاطب ہوا۔

"چلیں۔۔؟"

اس کی آواز پر مومل نے چونک کر پیچھے دیکھا اور پھر نظر ہٹانا بھول گئی۔۔۔

بنش نے مومل کو یوں حیران دیکھا تو بولی۔۔

"اوہ مومی میں تمہیں بتانا ہی بھول گئی بھائی کل ہی آئے ہیں واپس اور یہ ہی ہمیں پک اینڈ ڈراپ کر دیا کریں گے۔

مومل نے اثبات میں سر ہلایا اور ایک نظر احد کو دیکھ کر سلام کیا۔

"السلام وعلیکم۔۔!!"

"وعلیکم السلام۔۔!!" احد نے سرسری سا جواب دیا۔ اور اس کا وہی رویہ دیکھ کر مومل کو دکھ ہوا۔ لیکن اس نے ظاہر نہ کیا اور کار میں بیٹھ گئی۔

---

ابھی وہ دونوں کلاس میں بیٹھی تھیں کہ انہیں زینہ آتی نظر آئی جس کے چہرے پر وہی ماتم کا سماں تھا۔ انہوں نے ہاتھ کے اشارے سے اسے اپنے پاس بلایا۔

"ارے زینہ کیسی ہو یار۔۔۔؟"

مومل نے خوشدلی سے پوچھا جبکہ اس کے منہ سے اپنا نام سن کر زینہ کے توچھکے ہی چھوٹ گئے۔۔

"ت۔۔۔ تم لوگ کون ہو۔۔ اا۔۔۔ اور تمہیں میرا نام کیسے پتہ۔؟"

اس نے ڈرتے ڈرتے پوچھا جبکہ آنکھوں میں آنسوں بھرنے لگے تھے۔ اس سے پہلے کہ وہ رونا شروع کرتی مومل نے اپنا اور بنش کا تعارف کروایا۔۔

"یار میرا نام مومل فرقان ہے اور یہ بنش منان ہے ہم اس دن تم سے ٹکرا گئے تھے تو ہمارے ایڈمٹ کارڈز آپس میں تبدیل ہو گئے ہیں اسکا کارڈ تمہارے پاس آگیا اور تمہارا میرے پاس یہ لو اپنا ایڈمٹ کارڈ۔۔"

مومل نے تفصیل سے بتاتے ہوئے ایڈمٹ کارڈ اسکی طرف بڑھایا۔۔۔

"یار تم لوگوں کا بہت بہت شکریہ مجھے سمجھ نہیں آرہا کیسے شکریہ ادا کروں تم دونوں کا۔۔"

جو آنسوں وہ کب سے روکے کھڑی تھی اب روانی سے جاری ہونے لگے۔۔۔

"اچھا یار ہم تمہارا شکریہ تب ہی قبول کریں گے جب تم ہم دونوں سے بغیر روئے بات کرو گی۔۔بولو منظور ہے؟"

بنش نے بولتے ساتھ ہی اپنا ہاتھ اس کے آگے بڑھایا جسے اس نے خوشدلی سے تھاما تھا۔

---

ابھی وہ چاروں کلاس لے کر نکلے ہی تھے کہ حسب معمول تقی کو شدید بھوک نے آگھیرا۔۔۔

"یار ازلان ہادی تم دونوں جاؤ اور میرے لیے بس دو برگرز دو فرائز اور ایک سینڈوچ پکڑ لینا کینٹین سے باقی دیکھ لینا اپنا اپنا۔۔۔"

تقی نے ایک لمبی سی انگڑائی لیتے ہوئے ان دونوں پر اپنا حکم صادر کیا۔۔

"اچھا اور تو کیا کریگا پھر۔۔۔"

ازلان نے ایک آبرو اچکاتے ہوئے اپنا مضبوط ہاتھ اس کے کندھے پر رکھا۔۔۔

"میں تم لوگوں کے لیے شکار ڈھونڈوں گا نا ابھی تو ہم نے فریشرز کو یاد دلانا ہے کہ سینئیرز کے بھی کچھ حقوق ہوتے ہیں۔۔۔تم لوگ سامان لے کر اپنے اڈّے پر پہنچو میں اور معیز ڈھونڈتے ہیں پھر۔۔"

ان دونوں نے اس کی بات پر حامی بھری اور کینٹین کی طرف چل پڑے۔۔۔

"ابے معیز یار میں نے بول تو دیا کہ ڈھونڈوں گا لیکن اب ڈھونڈوں کیسے۔۔؟"

چند قدم آگے چل کر تقی نے معیز سے پوچھا۔۔۔

"ابے ڈھونڈنے کی ضرورت ہی نہیں وہ دیکھ شکار خود چل کر ہمارے پاس آرہا ہے۔۔۔"

اس نے سامنے سے آتی مومل، بنش اور زینہ کو دیکھ کر کہا۔۔۔

-----------------------------------------------------------

"سلام لڑکیوں کیسے مزاج ہیں تم تینوں کے۔۔؟"

معیز نے ان تینوں کو روک کر اپنے بتیس دانتوں کی بھرپور نمائش کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔

"وعلیکم السلام جناب ہم کیوں بتانے لگے بھلا آپ کو اپنے مزاج۔۔۔"

بنش نے اسے گھورتے ہوئے پوچھا۔۔

"اچھا بھلے نہ بتاؤ لیکن پلیز اس بیچارے کو کچھ کھانے کو دیدو جو بھی لائے ہو سب دیدو دیکھو کتنا کمزور سا ہے ابھی مر جائے گا بھوک سے۔۔"

معیز نے تقی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جس نے اپنے نام کے ساتھ بیچارہ سن کر فوراً سے مسکینوں والی شکل بنالی تھی۔۔۔

اس سے پہلے وہ تینوں کچھ کہتی ایک زوردار آواز ان کے کانوں سے ٹکرائی۔۔۔

"ارےےےےے تم لوگ ان بیچاروں کو کچھ کھانے کو کیوں نہیں دے رہے۔۔۔ یہ لو یہ کھالو تم دونوں پھر ہمیں دعا دینا۔۔۔"

وہ لڑکی بھی معصوم سی شکل بنا کر اپنا لنچ باکس ان کو تھماتی ہے۔۔۔

"دیکھو کتنی رحم دل انسان ہے یہ لڑکی سیکھو اس سے کچھ بھوکے کی مدددددد۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

اس کی بات منہ میں ہی رہ گئی جب سینڈوچ کا پہلا نوالا منہ میں رکھتے ہی مرچوں کے گولے نے ان دونوں کی زبان کو چھوا تھا۔۔۔۔۔

"اب بتاؤ کروگے آئندہ فریشرز کو تنگ بتاؤ۔۔؟"

وفانے ایک غصیلی نظران دونوں پر ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔

جبکہ وہ تینوں بت بنی منظر کو سمجھنے کی کوشش کر رہیں تھیں۔۔

"سیییی یار مطلب کے سسس اب ہم سینئرز کا اتنا بھی سسس حق نہیں ہے؟؟"

تقی نے پانی کی بوتل منہ سے لگاتے ہوئے بھیگی آنکھوں سے کہا جو مرچوں کے باعث بس بہنے کو تھیں۔۔۔

" بلکل بھی نہیں بلکہ ہم جونئیرز کا کام ہے تم جیسوں کو لائن پر لانا۔۔"

وفانے اسے ایک زبردست گھوری سے نوازا۔

"واہ بھائی تو کر لیا تونے شکار فریشرز کا۔۔؟"

ازلان نے ان دونوں کی حالت پر ہنستے ہوئے پوچھا۔۔۔

"سوری گرلز تم لوگوں کو ان دونمونوں کی وجہ سے پریشانی ہوئی۔۔"

ازلان نے زینہ کو دیکھتے ہوئے کہا جس کی آنکھوں کے کنارے ایک بار پھر نم تھے اور ازلان کو وہ نکھرا نکھرا ستاہوا چہرہ سیدھا اپنے دل میں اترتا محسوس ہوا۔۔۔

"ویسے یہ پہلی بار ہوا ہے کہ ازلان اینڈ گینگ کو کسی فریشر بلکہ گرلز نے ہرادیا۔۔۔

"!!!!...I'm very impressed

احدنے اوران چاروں کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

"بس دیکھ لو پھر ہم بھی کم نہیں ہیں کسی سے۔۔۔۔"مومل نے گردن اکڑا کر کہا۔۔۔

"تو کیا آپ چاروں ازلان اینڈ گینگ کا حصہ بنے گی۔۔۔؟"

ازلان نے مومل کی جانب دوستی کا ہاتھ بڑھایا۔۔

"بن تو جائیں گے تو لیکن اس گینگ کا نام ذرا تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔۔"

جواب وفا کی طرف سے آیا۔۔

"مطلب۔۔؟ہم کچھ سمجھے نہیں۔۔"

تقی نے آئبرو اچکا کر پوچھا۔

"مطلب تمہیں سمجھ آئے گا بھی نہیں اپنے چھوٹے سے دماغ پر زور نہ ڈالو۔۔"

وفا ایک بار پھر تقی پر پھٹ پڑی تھی۔۔

"میرا مطلب ہے کہ اگر اس گینگ میں ہم آٹھ لوگ ہیں تو صرف ازلان کا نام کیوں آئے بھئی آٹھوں کے نام آنے چاہیے نا۔ کیوں لڑکیوں کیا کہتی ہو؟؟"

وفا نے پہلی بات ان چاروں سے اور دوسری لڑکیوں سے۔۔۔

"ہاں ہاں بلکل ہم سب کا نام ہونا چاہیے۔۔"

وہ تینوں  یک زبان ہو کر بولی۔۔

"تو اب ہم ایک ایک کا نام کیسے لگائیں گے بھلا۔۔ تم ہی بتاؤ۔۔"

اب کی بار معیز نے بھی اپنا حصہ ڈالا۔۔

"ارے الووں ہم نے کیا مضمون لکھنا ہے جو ایک ایک کے نام لگائیں گے۔۔"

وفا کا پارا ایک بار پھر ہائی ہوا۔۔

"ہم ایسا کر سکتے ہیں کہ ہر ایک میمبر کے نام کے لیٹرز کو ملا کر ایک نام بنائیں۔۔۔"

زینہ نے دھیمی آواز میں کہا۔۔۔

"واہ واہ بہت اعلیٰ مطلب بہت ہی اعلیٰ کیا آئیڈیا دیا ہے لڑکی نے کمال۔۔۔۔"

ازلان نے کافی اونچی آواز میں اسکی تعریف کی جس پر سب نے اس کو حیرانی سے دیکھا۔۔۔

ازلان کو جب اس بات کا اندازہ ہوا کہ وہ جذبات میں کچھ زیادہ ہی بول گیا ہے تو مسکراہٹ ایسے غائب ہوئی جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔۔۔

"نہیں میرا مطلب تھا اچھا تھا آئیڈیا ہاں اچھا تھا۔۔۔"

اس کی بات پر احد نے بمشکل اپنی اُمڈتی مسکراہٹ کو چھپایا۔۔۔۔

"اچھا لیکن تم لوگوں نے اپنے نام تو بتائے ہی نہیں۔۔"

تقی نے اپنے ذہن پر زور دیا۔۔

"اوہ ہاں میرا نام وفا چودھری ہے اور تم لوگوں سے ابھی ہی ملی ہوں میں۔۔۔"

وفا نے اپنا تعارف کروایا۔۔۔

"میں زینہ شاہ ہوں میں اپنے والدین کی کل کائنات ہوں۔۔ رونا میرا مشغلہ ہے روئے بغیر تو میرا کھانا بھی ہضم نہیں ہوتا۔۔۔ ہر فنی سٹوئیشن میں بھی میرا رونا لازمی ہے۔۔۔"

زینہ نے اپنا تعارف کروایا۔۔۔

"ہیں۔۔!! لیکن ابھی تو تم نے کہا کہ تم زینہ ہو اور ابھی کہہ رہی ہو کہ کائنات ہو۔۔؟"

معیز نے اپنی خراب اردو کا فُل آن مظاہرہ کیا۔۔

"ابے الو۔۔ کل کائنات مطلب اکلوتی اولاد ہے اپنے اما ابا کی۔۔۔"

ازلان نے ایک بار پھر زینہ کی سائیڈ لی۔۔۔

"اور میں بنش ہوں ہادی بھائی کی بہن اور یہ میری بیسٹ فرینڈ اور ہادی بھائی کی منگیتر مومل ہے۔۔۔"

بنش نے جلدی جلدی اپنا ریڈیو پاکستان سنایا اور مومل کے تعارف پر پل بھر کے لئے دونوں کی نگاہیں ملیں تھیں وہیں ازلان کے علاوہ ان سب کی آنکھیں اور منہ کھلے کے کھلے رہ گئے۔۔۔۔

"ابے کمینے تو دو سال سے ہمارے ساتھ ہے اور ہمیں معلوم ہی نہیں کہ تو آلریڈی بکڈ ہے۔۔۔۔"

تقی نے ایک زبردست مکا ہادی کے کندھے پر جڑا۔۔۔

"ہائے۔۔۔ ہمیں تو اپنوں نے مارا غیروں میں کہاں دم تھا

ڈوبی وہاں کشتی جہاں دریا کم تھا

معیز نے اچھے بھلے شعر کو معزور کر کے پیش کیا جس پر شاعری کی دیوانی بنش نے صدمے سے اسے دیکھا اور پھر لنگڑے شعر کی تصیح کی۔۔

"ہمیں تو اپنوں نے 'لوٹا' غیروں میں کہاں دم تھا

ڈوبی وہاں کشتی جہاں 'پانی' کم تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"ارے بنی کتنے شعر صحیح کرو گی اسکا تو الف بے ہی الٹا ہے... ابھی تو اسکے گانے نہیں سنے تم نے۔۔"

بنش کی حالت سمجھتے ہوئے احد نے کہا۔

"بھائی لیکن جو بھی ہے تو نے منگنی کی بریانی تک نہیں کھلائی ہم غریبوں کو۔۔۔"

تقی کو اس کی منگنی سے زیادہ بریانی کا دکھ تھا۔۔

"ابے بھائی وہ تو ابا کو شک تھا کہ باہر کسی گوری سے شادی کر لوں گا اس لیے ہماری منگنی کر وادی وہ تو نکاح پڑھوا دیتے بڑی مشکل سے منگنی پر روکا ہے۔۔۔ایسا کچھ نہیں جیسا تم لوگ سمجھ رہے ہو۔۔"

احد کی بات پر جہاں سب کو اطمینان ہوا وہیں مومل کا دل ایک بار پھر ٹوٹا تھا۔۔۔

"اچھا چھوڑو اس کو وفا پٹاخہ تم نے نام سوچا پھر گروپ کا..؟"

تقی نے وفا کو تپاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

"اوئے گلوکوز کی بوتل پٹاخہ کس کو بولا ہے تم نے ہاں۔۔۔"

وفا نے تقی کو ایک گھونسا لگایا جس سے وہ بیچارہ گھاس پر ہی گر گیا۔۔۔

"تم خود ہی پھٹتی رہتی ہو پٹاخوں کی طرح ہر وقت تو یہ ہی بولونگا نہ اور گلوکوز کی بوتل تم نے مجھے کہا ہے۔۔۔؟"

تقی نے صدمے سے پوچھا۔۔۔

"اور نہیں تو تمہارے فرشتوں کو بولوں۔۔۔؟"

وفا نے غصے سے لال ہوتے چہرے سے کہا۔۔

اس سے پہلے وہ دونوں پھر شروع ہوتے مومل نے دونوں ہاتھوں سے تالی بجاتے ہوئے سب کو متوجہ کیا۔۔

"ہمارے گروپ کا نام ہوگا "THE AFLATOON"

مومل نے وفا کے ہاتھ سے پین اچکا اور رجسٹر پر لکھنے لگی اور ساتھ ہی بول بھی رہی تھی۔۔

"سب سے اوپر احد کاAhad

پھر وفا کاwaFa

اس کے بعد ازلان کاazLaan

پھر زینہ کاzaynAh

پھر تقی کاTaqi

اس کے بعد معیز کاmOiz

پھر میرا یعنی مومل کاmOmal

اور سب سے لاسٹ بنش کاbiNish

”THE AFLATOON“

کیسا لگا پھر نام سبکو۔۔؟؟"

مومل نے پر جوش لہجے میں کہا۔۔۔

"اعلیٰ ہے بھئی ایک سے بڑھ کر ایک ذہین لوگ ہیں ہمارے گروپ میں۔۔۔"

معیز نے گردن اونچی کر کے کہا۔۔۔

"مومی یار کمال نام ہے گڈ ہو گیا یہ تو۔۔"

بنش نے بھی سراہا۔

"یار مجھے نا ایک گانا آرہا ہے بہت زور سے۔۔۔ گا دوں کیا۔۔؟"

احد کے اندر کے عاطف اسلم نے انگڑائی لی۔۔

" جانی تجھے کب سے ہماری اجازت کی ضرورت پڑی ہے بند اس گا بھائی۔۔"

ازلان نے احد کی پیٹھ تھپتھپاتے ہوئے کہا۔۔

ایک منٹ ایک منٹ ہادی بھائی میں اپنا کیمرہ نکال لوں ذرا۔۔۔"

احد کو گلہ کھنگارتے دیکھ کر بنش نے کہا۔۔

وہ سب لوگ "اپنے اڈے" پر ڈیرہ جمائے بیٹھے تھے اور معیز تو ازلان کی گود میں سر رکھے گھاس پر ہی لیٹ گیا تھا۔۔

"اوکے ون!!ٹو!!تھری!!اسٹارٹ۔۔۔"

بنش نے کیمرے میں دیکھ کر کہا جب تک احد اپنا گٹار سنبھال چکا تھا۔۔۔

"یاروں یہی دوستی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قسمت سے جو ملی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سب سنگ چلیں، سب رنگ چلیں۔۔۔۔

چلتے رہیں ہم سداااا۔۔۔۔

یاروں یہی دوستی ہے۔۔۔۔

قسمت سے جو ملی ہے۔۔۔۔

سب سنگ چلیں، سب رنگ چلیں۔۔۔

چلتے رہیں ہم سدااااا۔۔۔

ٹوٹے نہ کبھی ساتھ یہ۔۔۔

چھوٹے نہ کبھی ہاتھ یہ۔۔۔

اپنی تو ہے یہ دعاا۔۔۔۔

ٹوٹے نہ کبھی ساتھ یہ۔۔۔۔

چھوٹے نہ کبھی ہاتھ یہ۔۔۔۔

اپنی تو ہے یہ دعاا۔۔۔۔

یاروں یہی دوستی ہے۔۔۔۔۔

قسمت سے جو ملی ہے۔۔۔۔

سب سنگ چلیں، سب رنگ چلیں۔۔۔

چلتے رہیں ہم سدااااا۔۔۔۔۔

احد نے گانا ختم کیا تو ان سب نے تالیاں بجا کر اسے سراہا۔۔۔ پھر اس نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور ان ساتوں نے اس پر اپنے اپنے ہاتھ رکھے اور نعرہ لگایا

''EAST OR WEST AFLATOONS ARE THE BEST"

اور یہ خوبصورت منظر بنش نے اپنے کیمرے میں محفوظ کر لیا۔۔۔

---

"چلو افلاطونز اب ہم چلتے ہیں ہماری کلاس کا ٹائم ہے۔۔۔"

وفا نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

"ہاں یار میں بھی نکلوں میرا میچ ہے۔۔۔"

ازلان نے بھی اپنے ہاتھ جھاڑے اور اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

"اُفف یار ایک تو تیرے میچ سے میں تنگ آ گیا ہوں ابھی ہم نے بریانی کھانے جانا تھا۔۔۔"

تقی نے سینڈوچ کا آخری بائٹ لیتے ہوئے کہا۔۔

"بھائی تجھے پتہ ہے میں ایک وقت کو تیرے نکاح کی بریانی چھوڑ دوں لیکن میچ چھوڑ دوں یہ ناممکن ہے۔۔ اب میں چلا۔۔۔"

ازلان نے شوخی سے کہا اور اچھلتے کودتے وہاں سے نکل گیا۔۔

"اور بھائی میں بھی تب ہی چلوں گا جب احد یا تو کھلائے گا مجھے۔۔ کیونکہ میں ٹھہرا کنگلہ اور ویسے بھی تیری وجہ سے مرچوں والا سینڈوچ کھا چکا ہوں۔۔"

معیز نے اپنی کنجوسی کو جسٹیفائی کیا۔۔

"ابے چل چھٹکو کھلا دے گا ہمارا پیٹو بھائی ہمیں ہے نا تقی۔۔؟"

احد نے معصوم سی شکل بنا کر ہنسی ضبط کرتے ہوئے کہا۔۔۔

"چلو کنگلو۔۔۔۔ میرے باپ کا بزنس تم لوگوں کو کھلانے میں ہی بیٹھ جائے گا۔۔"

تقی نے منہ بسورتے ہوئے کہا اور کینٹین کی طرف چل دیا۔۔

---

ان لوگوں کو یونی میں تین ماہ گزر چکے تھے اور ان آٹھوں کی دوستی مزید گہری ہو گئی تھی۔۔

ابھی وہ چاروں کینٹین میں ہی بیٹھی تھیں کہ معیز وہاں آتا نظر آیا اور چلتے پھرتے لوگوں کو تنگ بھی کر رہا تھا کبھی کسی لڑکے کے ہاتھ سے برگر اچک لیا تو کبھی کسی لڑکی کے بالوں میں سے کیچر نکالتا وہ ان چاروں کی طرف پہنچا۔۔۔

"وہ دیکھو آ گیا ٹھرکی۔۔۔۔"

بنش نے اس کی حرکتیں دیکھتے ہوئے ان تینوں سے کہا۔۔

"اوئے لڑکیوں کیا کھسر پھسر کی جا رہی ہے۔۔"

معیز نے وہاں آکر دوسری ٹیبل سے کرسی کھینچی اور اسکو الٹا گھما کر بیٹھ گیا۔۔۔

"ہم نا ابھی تمہاری ہی تعریف کر رہے تھے۔۔"

مومل نے چہرے پر مسکراہٹ سجائے معیز سے کہا۔۔۔

"اوہ مومی ڈارلنگ کوئی نئی بات بتاؤ آئی نو اس یونی کی آدھی سے زیادہ گرلز معیز شیخ کی ڈیشنگ پرسنالٹی کی دیوانی ہیں۔اور کچھ تو۔۔۔"

ابھی وہ بول ہی رہا تھا کہ وفا نے اپنا جو گرز والا بھاری پیر اسکی ٹانگ پر مارا اور اسکی چلتی زبان کو بریک لگا۔۔۔

"اوہ ہیلو بھائی پوچھ تو لو ہم کیا بات کر رہے تھے۔۔۔"

بنش نے اسکو گھورتے ہوئے کہا۔۔۔

"واٹ!!!!!! بھائی اوئے بگز بنی بھائی تو نہ بلاؤ یار۔۔۔ تم یونی کی پہلی لڑکی ہو جس نے مجھے بھائی ہی بنا ڈالا۔۔۔"

معیز نے صدمے سے مصنوعی آنسو پونچھتے ہوئے کہا۔۔۔

ابھی وہ کچھ بولنے ہی والی تھی کہ احد اور تقی بھی وہاں پہنچے۔۔

"ابے سالے تجھے اور ازلان کو کوئی اور کام نہیں ہے وہ منحوس میچ دیکھنے چلا گیا اور تو کلاس بنک کر کے ادھر بیٹھا ہوا ہے۔۔۔"

احد نے اسے ایک گھونسا لگایا تھا۔۔

"بھائی میں تو گرلز کو کمپنی دے رہا تھا۔۔۔"

معیز نے مسکینوں والی شکل بناتے ہوئے کہا۔۔

"ہاں ہاں ساری لڑکیاں تیری کمپنی کے ہی تو انتظار میں بیٹھی ہیں۔۔۔"

تقی نے بریانی کی پلیٹ اپنے اگے کھسکاتے ہوئے کہا۔

"بھائی تو تو کچھ بول ہی نہ ایک لڑکی پٹی نہیں ہے آج تک تجھ سے آیا بڑا ہنہہ۔۔۔"

معیز نے تقی کے کندھے پر ایک چپٹ رسید کی۔۔

---

رات کو کھانے کے بعد مومل اپنے کمرے میں گئی تو اس کا فون مسلسل بج رہا تھا۔۔اس نے دیکھا تو افلاطونز کی کال تھی۔۔۔

"اسلام و علیکم مومی بھابھی۔۔۔۔!!!"

اس سے پہلے وہ کچھ بولتی سامنے سے ان چھ لوگوں نے باآواز بلند مومل کو سلام پیش کیا۔۔

"خیریت تو ہے آج اتنی عزت کس خوشی میں دی جارہی ہے۔۔؟"

مومل نے حیرانی سے پوچھا۔۔

"مومی یار کمنگ سنڈے ہادی بھائی کی برتھڈے ہے۔۔"

بنش نے اپنا مدعا بیان کیا۔۔

"تو اس میں، میں کیا کر سکتی ہوں۔۔؟"

مومل کو بنش کی بات سمجھ نہیں آئی تھی۔۔

"یار مومی سین کچھ یوں ہے کہ ہم سب نے ہادی کو سرپرائز دینے کا پلان بنایا ہے اور ہمیں کچھ سمجھ نہیں آرہا کیا کریں اب تم ہی کچھ کر سکتی ہو۔۔"

تقی نے چپس کھاتے ہوئے سارا مسئلہ اس کے گوش گزارا۔۔

"میں کیا آئیڈیا دوں۔۔؟"

مومل نے نظریں جھکائے کہا۔۔

"اف یار مومی یم یہاں تمہارا نکاح نہیں پڑھوا رہیں جو شرما رہی ہو جلدی بتاؤ کوئی آئیڈیا۔۔"

وفا کا پارا ہائی ہو چکا تھا۔۔

"ہاں یار مومی جلدی سوچو کچھ میرا میچ شروع ہو جانا ہے۔۔"

ازلان نے چائے کی چسکیاں لیتے ہوئے کہا۔۔۔

"اچھا ایک کام ہو سکتا ہے۔۔۔"

"کیا۔۔۔"

سب یک زبان بولے۔۔۔

"ازلان تمہارے بابا ہماری یونی کو فنڈز دیتے ہیں نا۔۔۔اور وی۔ سی سر بہت عزت کرتے ہیں انکی۔۔؟"

"ہاں مگر اس سب سے ہادی کا کیا تعلق۔۔۔؟"

ازلان نے عجیب سی شکل بنا کر مومل کو دیکھا۔۔

"ہم اپنے یونی گراؤنڈ میں ایک کانسرٹ آرگنائز کرتے ہیں۔۔

پرمیشن کا کام ازلان سمبھال لے گا۔۔۔ باقی ہم نوٹس بورڈ پر کانسرٹ کا لکھ دیں گے۔۔۔ سنگر ہمارا احد منان۔۔۔ کیسا لگا آئیڈیا۔۔؟"

مومل نے باری سب کو دیکھتے ہوئے ان کی رائے جاننے کی کوشش کی۔۔۔

"باقی سب تو ٹھیک ہے لیکن ہادی گانے کے لیے راضی ہو جائے گا۔۔؟"

تقی نے چپس سے بھرے منہ سے کہا۔۔۔

"ارے ے ے یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے۔۔ہادی بھائی کی سب سے بڑی خواہش ہے کہ وہ کراؤڈ کے سامنے گائیں لیکن بابا کی وجہ سے کبھی کہا نہیں۔ قسم سے انہیں بہت اچھا لگے گا یہ سب۔۔۔"

بنش نے پر جوش لہجے میں کہا۔۔

"اور کانسرٹ ہوسٹ کون کرے گا۔۔۔؟"

اب کی بار کب سے چپ بیٹھی زینہ نے لب کشائی کی۔۔۔

"ارے ے ے۔۔۔!!! یہ اپنا ازلان ہے نا اسکو ویسے بھی کمینٹری کرنے کا بہت شوق ہے یہ کر لے گا۔۔۔کیوں ازلان۔؟؟"

معیز نے ازلان کی طرف دیکھا تو سب کی امید بھری نظروں کے سامنے اس نے بھی ہامی بھر لی۔۔۔

"اوکے تو اس ہفتے کی رات گیارہ سے بارہ کانسرٹ اور بارہ بجے سیلیبریشن ڈن کریں۔۔۔؟؟"معیز اتنی زور سے چیخا کہ ایک پل کو سب کے ہینڈ فری لگے کانوں میں جھنجھناہٹ ہو گئی۔۔۔"

"ڈن۔۔۔۔"

وہ ساتوں ایک ساتھ بولے۔۔۔

---

"ہادی بھائی آپ کو پتہ ہے۔۔؟"

اگلے دن یونیورسٹی سے واپسی پر بنش نے احد سے پوچھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔"

احد نے شرارت سے کہا۔۔۔

"ابھی تو میں نے بتایا ہی نہیں کیسے چلے گا پتہ۔۔۔۔"

بنش نے طنزیہ مسکراہٹ سے کہا۔۔۔

"تو پوچھا کیوں پھر۔۔؟"

پیچھے بیٹھی مومل ان بہن بھائی کی نوک جھوک پر اپنی ہنسی بمشکل ضبط کری ہوئی تھی۔۔۔

"میں کہہ رہی تھی کہ کمنگ سیٹرڈے یونی میں کانسرٹ ہے اور ہم سب کو جانا ہے۔۔۔"

بنش نے جیسے اعلان کیا۔۔۔

"اوکے بوس۔۔!!! گانے کی محفل ہو احد نہ جائے امپوسیبل۔۔۔۔"

احد کے کہنے پر بنش نے ایک فاتحانہ مسکراہٹ مومل کی طرف اچھالی۔۔۔۔

---

آج یونی میں کانسرٹ نائٹ تھی۔۔یونی گراؤنڈ اس وقت اسٹوڈنٹس سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔۔اس سے تھوڑا دور اسٹیج کے برابر دیکھو تو ازلان ہاتھ میں ایک پرچہ پکڑے ہوسٹنگ کی تیاری کر رہا تھا اور ساتھ ساتھ تقی کے ہاتھ سے کولڈ ڈرنک کا کین لے لے کر اس میں سے گھونٹ بھر رہا تھا اتنے میں اسے سامنے سے وفا، مومل اور زینہ آتی ہوئی دکھی۔۔۔

"یار معیز کچھ کر بھائی قسم سے اتنی ٹینشن تو پیپر کے وقت بھی نہیں ہوتی جتنی یہ کمینٹری کرنے میں ہو رہی ہے۔۔"

ازلان نے معیز کے کندھے پر سر رکھے رونی صورت بنا کر کہا۔۔۔

"کمینٹری نہیں ہوسٹنگ ہوتا ہے۔۔۔ تم ہر جگہ اپنے کرکٹ کو گھسا لیا کرو۔۔"

زینہ نے منہ بسورتے ہوئے اس کی اصلاح کی۔۔

"یار جو بھی ہے۔۔مجھے تو بہت ٹینشن ہے رے بابا۔۔۔"

ازلان پھر شروع ہو چکا تھا۔۔

"یار یہ بنش لوگ کہاں رہ گئے مومی فون کر کے پوچھو۔۔"

وفا کے کہنے پر ابھی اس نے فون نکالا ہی تھا کہ تقی کی آوار پر نظریں اٹھا کر دیکھا جہاں سے بنش کے ساتھ احد اپنی تمام تر وجاہت لیے ان ہی کی طرف آرہا تھا۔۔اور مومل نے اپنے دل کو بغاوت کرنے سے باز رکھا۔۔

"کیا ہوا ابھی تک کانسرٹ شروع نہیں ہوا۔۔؟"

احد نے گھڑی میں ٹائم دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔

"بس یار ہونے ہی لگا ہے۔۔چلو اس طرف چلتے ہیں۔۔"

معیزان سب کو اسٹیج کی طرف لے آیا تھا جہاں ازلان ابھی اسٹیج پر چڑھ رہا تھا۔۔

"یا اللہ بس میری عزت رکھ لے زینی کے سامنے ناک نہ کٹ جائے میری۔۔"

ازلان بڑبڑاتے ہوئے اسٹیج پر آکر مائک پکڑ کر اونچی آواز میں کہا۔۔

"السلام وعلیکم کے یو۔۔۔۔

(KARACHI UNIVERSITY)۔۔!!!!"

"وعلیکم السلام۔۔۔۔!!!"

جواب اس سے بھی زیادہ پر جوش آیا تھا۔۔

"ہم آپ سب کو اینوئل میچ۔۔۔اوہ مطلب اینول کانسرٹ میں ویلکم کرتے ہیں۔۔"

"اور اب مزید وقت ضائع کئے بغیر آپ سب کی بھرپور تالیوں میں ہم بلاتے ہیں کے یو کی شان، کے یو کا مان، کے یو کا ہونہار بیٹسمین ہے۔۔مطلب ہونہار طالب علم

'عبد الاحد منان کو۔۔۔۔۔'''

نیچے اسٹوڈنٹس تالیوں اور سیٹیوں کے درمیان اس کا نام پکار رہے تھے جبکہ وہ تو اپنا نام سن کر بے یقینی کے عالم میں ان ساتوں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

"ابے ہماری شکل کیا دیکھ رہا ہے جانا سب تیرا نام پکار رہے ہیں۔۔۔۔"

معیز نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر مسکراتے ہوئے ایک انکھ دبائی۔۔۔اور پھر احد کو چند سیکنڈز لگے سب سمجھنے میں۔۔۔اتنے میں مومل نے اسکا گٹار اٹھا کر اسے تھمایا اور دھیرے سے سرگوشی کی۔۔۔

"بیسٹ آف لک ہادی۔۔۔"

"تم سب سے میں واپس آکر نمٹتا ہوں۔۔۔"

احد نے مسکراتے ہوئے کہا اور اسٹیج کی طرف بھاگا۔۔۔

"جا میرے اریجیت سنگھ جی لے اپنی زندگی۔۔۔"

ازلان جو اسٹیج سے اتر رہا تھا احد کے کندھے کو تھپتھپاتے ہوئے کہا۔۔۔

احد کے اسٹیج پر چڑھتے ہی پورا گراؤنڈ ایک بار پھر اس کے نام کی آوازوں سے گونج اٹھا۔۔۔

احد نے ایک نظر نیچے کھڑی مومل پر ڈالی جو پر امید نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی اور پھر گٹار بجاتے ہوئے گانا شروع کیا۔۔۔

"تو سفر میرا۔۔

ہے تو ہی میری منزل۔۔

ابھی اس نے گانا شروع ہی کیا تھا کہ سارا گراؤنڈ اس کے ساتھ ساتھ گانے لگا۔۔اور وہ گٹار کے تاروں کے ساتھ ساتھ مومل کے دل کے تار بھی چھیڑ گیا تھا۔۔۔

"تو سفر میرا۔۔۔

ہے تو ہی میری منزل۔۔۔

تیرے بنا گزارا۔۔۔

اے دل ہے مشکل۔۔۔۔۔۔

تو میرا خدا۔۔۔

تو ہی دعا میں شامل۔۔۔۔

تیرے بنا گزارا۔۔۔

اے دل ہے مشکل۔۔۔۔۔۔

مجھے آزماتی ہے تیری کمی۔۔۔

میری ہر کمی کو ہے تو لازمی۔۔۔

جنون ہے میرا۔۔۔۔

بنوں میں تیرے قابل۔۔۔۔

تیرے بنا گزارا۔۔۔۔۔

اے دل ہے مشکل۔۔۔۔۔

یہ روح بھی میری۔۔۔۔

یہ جسم بھی میرا۔۔۔۔۔

اتنا میرا نہیں۔۔۔

جتنا ہوا تیرا۔۔۔۔۔

تو نے دیا ہے جو۔۔۔۔۔

وہ درد ہی سہی۔۔۔۔۔

تجھ سے ملا ہے تو۔۔۔

انعام ہے میرا۔۔۔۔

میرا آسمان ڈھونڈے تیری زمین۔۔۔

میری ہر کمی کو ہے تو لازمی۔۔۔

زمین پہ نہ سہی۔۔۔۔۔

تو آسماں میں آمل۔۔۔۔۔

تیرے بنا گزارا۔۔۔۔۔

اے دل ہے مشکل۔۔۔۔۔

اس نے گانا ختم کیا تو پورا گراؤنڈ تالیوں اور احد کے نعروں سے ایک بار پھر گونج اٹھا۔۔۔۔۔

احد نے ان ساتوں کو دیکھا جو سب کے ساتھ مل کر اسکا نام پکار رہے تھے۔۔۔اس نے سب کو اپنی طرف متوجہ کروایا اور اسٹینڈ پر لگے مائک کو ہاتھوں میں لے کر کہا۔۔

I dedicate this song to my best friends my everything ‘THE “ “ ’....AFLATOONS

اور ایک بار پھر گٹار کو ہاتھ میں پکڑے گانا شروع کیا۔۔۔

''سب سے مہنگی ہے۔۔۔

چلتی رہتی ہے۔۔۔۔

رکتی نہیں دوستی۔۔۔۔

تیری میری ایسی دوستی۔۔۔

تیرے لیے۔۔۔۔۔

میرے لیے۔۔۔۔۔۔

سب کے لیے۔۔۔۔۔

دوستی۔۔۔دوستی۔۔۔

ہو ہر جگہ ایسی دوستی۔۔۔۔

جب ہمدم ملے۔۔۔

سب کچھ ملے۔۔۔۔

کرنا نہیں پھر تم شکوے گلے۔۔۔

ہو ہو۔۔۔۔ہو۔۔۔۔۔۔

کچھ لے کے جاتی ہے۔۔۔

دے کے جاتی ہے۔۔۔

ہمیشہ۔۔۔۔۔

دوستی۔۔۔۔۔دوستی۔۔۔۔

تیری میری ایسی دوستی۔۔۔۔۔

دکھ سکھ سہتی ہے۔۔۔

پل پل بہتی ہے۔۔۔

دیکھو۔۔۔۔۔

دوستی۔۔۔۔دوستی۔۔۔۔

تیری میری ایسی دوستی۔۔۔۔

یادیں بھی ہیں۔۔۔۔

سپنے بھی ہیں۔۔۔۔

غیروں میں  یہاں کچھ اپنے بھی ہیں۔۔۔

ہوہو۔۔۔۔ہو۔۔۔۔

جب ان ساتوں سے برداشت نہیں ہوا تو وہ سارے اسٹیج پر چڑھ گئے اور ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر ایک ساتھ گانے لگے۔۔۔۔

"سب سے مہنگی ہے۔۔۔

چلتی رہتی ہے۔۔۔۔

رکتی نہیں۔۔۔۔۔

دوستی۔۔۔۔دوستی۔۔

تیری میری ایسی دوستی۔۔۔۔۔

گانا ختم ہونے کے بعد ازلان نے احد کے ہاتھ سے مائک اچکا اور سب کو اپنی طرف متوجہ کروایا۔۔۔

SO GUYS THERE ARE ONLY TEN SECONDS ARE LEFT IN " AHAD'S BIRTHDAY SO LET'S START THE COUNTDOWN WITH ME......"

10

09

08

ازلان نے کاؤنٹڈاون شروع کیا تو سب اس کے ساتھ ساتھ دہرانے لگے۔۔۔۔

05

04

03

02

01

"!!!!!!!......HAPPY BIRTHDAY AHAD"

پوری یونیورسٹی نے احد کو برتھڈے وش کی اور پھران آٹھوں نے مل کر کیک کٹنگ کی اور احد کو اسنو اسپرے سے نہلانے بعد ان سب نے کیک کے ساتھ انصاف کیا جس میں سے آدھے سے زیادہ کیک تقی اپنی گود میں لے کر وہی اسٹیج پر ہی بیٹھ گیا۔۔۔ جبکہ بنش ہاتھ میں کیمرہ پکڑے ایک ایک منظر کو اس میں قید کر رہی تھی۔۔۔

اور پھر اسی طرح اس یادگار شام کا اختتام ہوا۔۔۔

---

"ارے یار گاڑی کا ٹائر پنکچر کیسے ہو گیا۔۔۔؟"

وہ لوگ صبح یونی جانے کے لیے نکل رہے تھے تب ہی احد نے گاڑی کے ٹائر کو پنکچر دیکھا۔۔۔

"اُفف بھائی ابھی چینج کریں گے تو کلاس مس ہو جانی ہے۔۔۔"

بنش نے احد کو ٹائر نکالتے دیکھا تو بول اٹھی۔۔۔ اتنے میں مومل بھی وہاں آچکی تھی۔۔۔

"السلام وعلیکم۔۔۔ کیا ہوا ابی کوئی مسئلہ ہے۔۔۔؟"

مومل نے پہلے سلام کیا پھر احد کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جو ٹائر کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

"کچھ نہیں یار ٹائر پنکچر ہو گیا ہے گاڑی کا۔۔۔"

بنش نے اپنی جمائی ہاتھ سے روکتے ہوئے کہا۔۔

"تو اب۔۔۔؟"

مومل نے تشویش سے پوچھا۔۔

"تو اب یہ کہ ہم نے یونی پوائنٹ (بس) سے جانا ہے تو اس کے لئے ہمیں اسٹاپ تک جانا ہو گا۔۔۔۔"

جواب بنش کے بجائے احد کی طرف سے آیا تھا۔۔

"اوکے چلو پھر۔۔۔"

وہ لوگ پوائنٹ کے انتظار میں اسٹاپ پر کھڑے تھے کہ احد کی نظر مومل پر پڑی کا ڈوپٹہ بار بار سر سے پھسل رہا تھا۔۔

"بنش ڈوپٹہ صحیح سے لو گر رہا ہے سر سے تمہارے۔۔۔۔"

اس نے کہا بنش سے تھا لیکن اشارہ مومل کی طرف تھا۔۔

"بھائی کیا ہو گیا ہے صحیح سے تو لیا ہوا ہے۔۔۔".

بنش نے اپنے دوپٹے کو دیکھ کر کہا۔۔۔

جبکہ مومل جو احد کا اشارہ سمجھ چکی تھی جلدی سے اپنا گرتا ڈوپٹہ واپس سر پر جمایا۔۔اور احد کو دیکھا جس کے لب پل بھر کو مسکراہٹ میں ڈھلے تھے۔۔۔

---

"بھائی ہم اس میں جائیں گے۔۔؟"

بنش نے حیرانی سے اس چیز کو دیکھا جو اوپر سے نیچے تک اسٹوڈنٹس سے بھری پڑی تھی۔۔۔

"میرے خیال سے تو یہی ہے وہ شاہکار جس کا تھا ہمیں انتظار۔۔۔۔"

احد نے بھی تبصرہ کیا۔۔۔

"لیکن ہم اس میں چڑھے کیسے ؟"

ابھی احد کچھ کہنے ہی والا تھا کہ پوائنٹ واپس چلنے لگا۔۔۔

"ارے ے ے وہ سب بعد میں سوچنا پہلے چڑھو اس میں۔۔۔"

احد کے چلانے پر وہ تینوں اس بس سے ملتی جلتی عجیب سی سواری میں چڑھ تو گئے لیکن کچھ ایسے کہ بنش کا ایک پاؤں پوائنٹ کی آخری سیڑھی پر اور دوسرا باہر کی ٹھنڈی ہوا سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔ جبکہ مومل پوائنٹ کے اندر دونوں پاؤں رکھنے میں کامیاب تو ہو گئی تھی لیکن اس کے بعد اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔۔۔

نہیں نہیں آپ غلط سمجھ رہے ہیں۔۔۔ وہ اندھیرا کسی بے ہوشی کی وجہ سے نہیں بلکہ پوائنٹ میں اسٹوڈنٹس کا ہجوم ہی اتنا تھا کہ اسے بس ایک لڑکی کے سر کے علاوہ کچھ نظر ہی نہیں آ رہا تھا۔۔۔

ارے یہ تو پھر بھی کھلی جگہ تھی لڑکوں کے ایریا میں تو قیامت کا سماں تھا۔۔۔ اور اس مشکل گھڑی میں ہمارے احد بھائی سپائیڈر مین کی طرح دونوں ہاتھوں سے بس کے دروازے کا ہینڈل تھامے پورے کے پورے باہر جھول رہے تھے۔۔۔۔ اور اسے بھی اپنی خوش قسمتی سمجھ رہا تھا کیونکہ ابھی ایک اور اسٹاپ سے بھی اسٹوڈنٹس نے اسی پوائنٹ (.) نامی سواری میں چڑھنا تھا۔۔۔۔

---------------------------------------------------

جب وہ تینوں یونیورسٹی پہنچے تو انکی حالت ایسی تھی کہ وہ پوائنٹ سے نہیں کسی رولر کوسٹر سے آ رہے ہوں۔۔۔احد کے بال ہوں کھڑے تھے کہ مانو چڑیا ابھی گھونسلہ چھوڑ کر اڑی ہو۔۔۔مومل کی پونی ٹیل ڈھیلی ہو چکی تھی جبکہ بنش کی چوٹی میں سے بینڈ کو ہوا اڑا لے گئی تھی۔۔۔۔جب وہ اپنی گینگ کے پاس پہنچے تو سب انہیں ایسے دیکھ (گھور) رہے تھے کہ انسان نہیں ایلیئن دیکھ لیا ہو۔۔۔

"بھائی خیریت کیا راکٹ سے لینڈ ہوئے ہو۔۔؟"

ازلان نے حیرانی سے پوچھا۔۔۔

"ہاں اپنا پوائنٹ راکٹ سے کم بھی نہیں تھا۔۔۔۔"

احد نے ہنستے ہوئے اپنے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے انہیں صحیح کیا۔۔۔

"بنی کیا جلدی جلدی میں چوٹی کو بینڈ لگانا بھول گئی ہو کیا۔۔؟"

زینہ نے اس کے بالوں کی طرف اشارہ کیا۔۔۔

"نہیں بہن ہوا میں اڑ گیا ہے وہ۔۔۔افففف اب کیا کروں آخری کلاس تک تو سارے بال کھل جانے ہیں۔۔۔"

بنش نے بالوں کو دیکھتے ہوئے کہا جو آدھے سے زیادہ کھل چکے تھے۔۔۔

"اوئے بگز بنی یہ لگالو آج ہی لائبہ کے سر سے نکالا تھا۔۔۔"

معیز نے اپنی جیب سے کیچر نکال کر اسکی جانب اچھالا جسے اس نے سرعت سے کیچ کر لیا۔۔۔۔

"ویسے تو میں اس لائبہ کی کسی چیز کو ہاتھ نہ لگاؤں لیکن مجبوری ہے تو لگا ہی لیتی ہوں۔۔۔"

بنش نے منہ چڑاتے ہوئے بالوں کو جوڑے کی شکل میں باندھ لیا۔۔۔

"اب چلو بھئی ورنہ پروفیسر نے گھسنے نہیں دینا کلاس میں۔۔۔"

وفانے ان سب کو گھورتے ہوئے کہااور پھر سب کلاس کی جانب چل پڑے۔۔۔۔

---

"سر مے وی کم اِن۔۔۔؟؟"

احد کے کہنے پر سر کے بورڈ پر چلتے ہاتھ تھمے تھے۔۔۔

"نو۔۔۔!!!"

سر نے ناک سے کرخت آواز میں کہا۔۔۔۔

"سر پلیز سر۔۔"

اب کی بار ازلان نے کہا تھا۔۔۔

"نو۔۔۔ تم لوگ پورے ساڑھے سات منٹ لیٹ ہو۔۔۔"

سر نے گھڑی میں ٹائم دیکھتے ہوئے اسی لہجے میں کہا۔۔۔

اور نا چاہتے ہوئے بھی ان لوگوں کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی جسے وہ بڑی مشکل سے روکنے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔

"سر۔۔۔"

تقی کے کہنے پر تو سر سیخ پا ہی ہو گئے۔۔

"روز تم چاروں لیٹ آتے ہو آج کیا بہانہ ہے تم لوگوں کے پاس۔۔۔؟"

سر نے درشتگی سے کہا۔۔۔

"سر ہم پھنس گئے تھے۔"

"سر میں گر گیا تھا۔"

"ٹریفک بہت تھا سر۔۔"

"سر وہ پوائنٹ۔۔۔۔۔"

چاروں نے الگ الگ بہانے بنا ڈالے۔۔۔

"گیٹ آؤٹ فرام مائی کلاس۔۔۔۔"

اب کی بار تو ان چاروں کو اپنی ہنسی روکنا محال ہو گیا۔۔۔

"سر ہم پہلے کب اندر ہیں۔۔

"تم لوگ جاتے ہو یا۔۔۔۔"

اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور کہتے اور ان کی ہنسی کا فوارہ چھوٹتا ان چاروں نے سرپٹ دوڑ لگائی۔۔۔۔

اور تھوڑا آگے پہنچ کر وہ لوگ پاگلوں کی طرح ہنسے جا رہے تھے کہ احد کی نظر نوٹس بورڈ پر پڑی۔۔۔۔

"ابے یہ کیا ہے۔۔۔؟"

اس نے ہونقوں کی طرح بورڈ پر دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

"یار ازلان غور سے دیکھیو یہ وہ تو نہیں ہے نا جو میں سمجھ رہا ہوں۔۔۔۔؟"

تقی نے بسکٹ کھاتا ہاتھ روک کر ازلان سے کہا۔۔۔۔

"نہیں یار یہ نہیں ہو سکتا۔۔۔۔"

ازلان نے بے یقینی کے عالم میں کہا۔۔۔

"بھائی یہ ہو چکا ہے اور یہ سچ ہے کہ اگلے مہینے سے ہمارے فائنل ایگزامس ہیں۔۔۔۔"

احد نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا وہیں معیز نے بھی اپنا ساؤنڈ سسٹم آن کیا۔۔۔۔

"ہم پر یہ کس نے گرین رنگ ڈالا

بے فکری نے ہماری ہمیں مار ڈالا۔۔۔"

بھائی بس کر ایسی سٹوئیشن میں بھی تجھے گانا ہے وہ بھی غلط۔۔۔۔"

ازلان نے معیز کو ایک مکا جڑا۔۔۔۔۔

اب وہ چاروں کینٹین کی منڈیر پر لائن سے بیٹھے اپنی قسمت پر ماتم کر رہے تھے۔۔۔۔

"بھائی سمندر جتنا سلیبس ہے۔۔۔"

ازلان نے سگریٹ کا کش بھر کر احد کی طرف بڑھایا۔۔۔۔

"ہم معصوم دریا جتنا پڑھ پاتے ہیں۔۔۔"

احد نے بھی ایک کش بھر کر سگریٹ معیز کو پکڑائی۔۔۔

"مجھے تو بالٹی بھر یاد ہوتا ہے۔۔۔۔"

معیز نے بھی کش بھر کر آگے بڑھایا۔۔۔

"جوس کے گلاس جتنا پیپر میں لکھ سکتا ہوں۔۔۔"

تقی نے سگریٹ کو نیچے پھینک کر اپنے جوتے کی نوک سے مسل دیا۔۔۔

"چلو بھر نمبر ملینگے اور تم چاروں اسی میں ڈوب کر مر جانا۔۔۔"

وفا کی آوار پر ان چاروں نے پیچھے مڑ کر دیکھا جہاں وفا کے ساتھ وہ تینوں بھی کھڑی تھی۔۔۔۔

"استغفر اللہ وفا شبھ شبھ بولو۔۔۔"

تقی نے دل پر ہاتھ رکھ کر وفا سے کہا۔۔۔۔

"چل بھائی کوئی اپنا نہیں ہے یہاں آ جا ہم نالے میں اپنا گھر بسائیں۔۔۔ شاپر پہنے گے نیلے رنگ کا وہ بھی ٹچ بٹن لگا کر۔۔۔ اصل سکون تو نالے میں ہی ہے۔۔۔"

معیز نے تقی کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر مصنوعی آنسوں پونچھے۔۔۔

"آئے ہائے بھائی تو ہی رہ لے نالے میں مجھے تو وہاں کچھ کھانے کو بھی نہیں ملنا۔۔۔"

تقی کو سب سے پہلے کھانا یاد رہا۔۔۔

"تم لوگ تھوڑی دیر چپ رہو گے ہمیں افسوس تو کرنے دو تم لوگوں سے۔۔۔"

مومل نے ان دونوں کو گھورتے ہوئے کہا۔۔۔

"ہائے میں تو فیل ہونے والی ہوں قسم سے کچھ نہیں پڑھا میں نے۔۔۔"

زینہ نے اپنے آنسو پونچھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"بہن تم آخری بار کب ہنسی تھی تم کو دیکھ کر تو وہ گانا یاد آتا ہے۔۔۔۔

"رونی سی صورت۔۔۔

آنکھوں میں آنسوں۔۔۔

ہر موقع پر وہ بہائے۔۔۔۔

معیز نے گانے کو توڑ مڑوڑ کر پیش کیا۔۔۔۔

"آئے ہائے۔۔۔۔"

اس کے کہنے پر سب نے یک زبان آگے کی لائن گائی تھی۔۔۔۔

---

اگلا پورا ہفتہ ان لوگوں کا پڑھائی میں گزرا۔۔۔

تمام لڑکیاں خوب دن رات ایک کر کے پڑھنے میں مصروف رہیں۔۔۔

احد نے میوزک کو تھوڑے ٹائم کے لیے چھوڑا ہوا تھا۔۔۔

ازلان نے چائے کی چسکیاں لیتے لیتے اور ورلڈ کپ کے تمام میچز دیکھتے ہوئے تھوڑی بہت پڑھائی بھی کر لی تھی۔۔۔۔

معیز نے توار دو ادب کے تمام اشعار کو اپنے موزے اور آستینوں کو حفظ کروالیا تھا۔۔۔زیادہ نہیں بس ایک موزے پر دس دس اشعار لکھے گئے تھے۔۔۔۔

جبکہ تقی کو کھانے سے فرصت ملتی تو وہ کبھی کبھی پڑھ بھی لیتا تھا۔۔۔۔

غرض ان آٹھوں کے لیے ایک ہفتہ امتحان میں گزارنا خاصہ مشکل ثابت ہوا تھا۔۔۔۔۔

آج انکا آخری پیپر تھا ازلان اور احد ابھی پیپر دے کر نکلے تھے جبکہ معیز اور تقی ابھی پیپر کر رہیں تھے۔۔۔۔

"اور بھائی اب تو آخری سال ہے یونی میں کب بولے گا لڑکی سے ؟"

احد کے اچانک سوال پر ازلان نے ایک دم سے گردن اسکی جانب موڑی۔۔۔۔

"کک۔۔۔ کیا بول رہا ہے بھائی کونسی لڑکی۔۔۔؟"

ازلان نے خود کو کمپوز کرنے کی ناکام کوشش کی۔۔۔۔۔

"بھائی میں بھی جانتا ہوں اور تو بھی جانتا ہے پھر بات لمبی کرنے کا مقصد۔۔۔؟"

احد نے لگی لپٹی رکھے بغیر کہا۔۔۔

"بھائی میں زینی سے محبت کرتا ہوں اب سے نہیں جب اسے پہلی بار دیکھا تھا تب سے اسکی ہر وقت آنسوں سے بھری آنکھیں میرے دل میں ہلچل مچا دیتی ہیں۔۔۔ مجھے۔۔۔ مجھے ایسا لگتا ہے کہ میں ان گہری آنکھوں سے کلین بولڈ ہو جاؤں گا۔۔۔ بھائی اسکی باتیں میرے دل کی تمام وکٹیں اڑا دیتی ہیں۔۔۔۔ میرا دل چاہتا ہے کہ یہ پاور پلے کبھی ختم نہ ہو۔۔۔۔ بس اس دل کی پچ پر ہمیشہ اسی کی بیٹنگ جاری رہے اور میں کبھی اسے آوٹ نہ ہونے دوں۔۔۔۔"

ازلان نے جذبات سے چور لہجے میں اپنی کمینٹری احد کے گوش گزاری۔۔۔۔

"بھائی یہ ساری باتیں تو مجھے کیوں بتا رہا ہے جا کر زینہ سے بول۔۔۔"

"بھائی مجھے ڈر لگتا ہے کہ اگر وہ مجھے پسند نہ کرتی ہوئی تو۔۔۔۔"

"ابے سالے جب تک تو بولے گا نہیں تب تک کیسے پتہ چلے گا کہ اس کے دل میں بھی کرکٹ کا ماحول ہے یا نہیں۔۔۔۔"

احد نے تپے ہوئے لہجے میں کہا۔۔۔

"بھائی ایک دو دن تک ہمت جمع کر کے کہہ دونگا۔۔۔"

اس کی بزدلی پر احد اپنا سر پیٹ کر رہ گیا۔۔۔۔

---

آج بالآخر ازلان نے زینہ کو پروپوز کرنے کا ارادہ کر لیا تھا

ابھی وہ چاروں لڑکیوں کا ہی انتظار کر رہے تھے جو لیب میں پریکٹیکل کے لیے گئیں ہوئی تھی۔۔۔

"بھائی کب آئے گی مجھے کہیں میری بات سن کر منہ پر چھکا نہ لگا دے۔۔۔

"ازلان ادھر اُدھر چکر لگاتے ہوئے سوچ رہا تھا۔۔"

اتنے میں وہ چاروں بھی وہاں تک آ پہنچی تھیں۔۔

"اوئے افلاطونوں ایسے بندروں کی طرح کیوں کھڑے ہو۔۔۔ کسی نے کچھ کہا ہے کیا.....؟"

وفا نے آستینوں کو اوپر چڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔

"ارے نہیں پٹاخہ ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔۔"

تقی نے بر گر ٹھونستے ہوئے کہا۔۔

"تمہیں۔۔۔ تمہیں کتنی دفعہ کہا ہے کہ پٹاخہ نہ بولا کرو مجھے یو گلوکوز کی بوتل۔۔"

وفا نے اس کے اوپر مکوں کی برسات کر دی تھی۔۔۔

"سنو تم لوگ بعد میں لڑ لینا پہلے ازلان کی بات سن لو۔۔۔"

احد نے ان دونوں کو گھورتے ہوئے کہا جو ہمیشہ کی طرح پھر لڑنے کے لیے پر تول رہے تھے۔۔۔

"زینہ میں۔۔۔ مجھے تم سے کچھ کہنا ہے۔۔۔"

"ہاں بولو ازلان سن رہی ہوں میں۔۔"

زینہ نے پریشانی سے کہا۔۔۔

"مس زینہ شاہ۔۔!!! میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں اور مجھے تم سے شادی کرنی ہے۔۔ کیا تم بھی مجھ سے شادی کرو گی۔۔؟"

ازلان اپنی بات کہہ کر پرامید نظروں سے زینہ کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

جبکہ زینہ کی تو اچانک ہی ہنسی چھوٹ گئی اور پھر قہقہوں میں تبدیل ہو گئی۔۔۔۔

سب اسے حیرانی سے دیکھ رہے تھے جبکہ ازلان تو اس کو ہنستے ہوئے دیکھ کر مبہوت ہی ہو گیا۔۔۔

"بھائی یہ تو عجیب لڑکی ہے جب ہنسنا ہوتا ہے تو آنسوں بہا رہی ہوتی ہے اور اب ایموشنل سین تھا تو قہقہے لگا کر ہنس رہی ہے۔۔۔"

معیز نے تقی کے کان میں سرگوشی کی۔۔۔

"زینی۔۔۔۔ تم ہنس کیوں رہی ہو جواب تو دو میری بات کا۔۔۔۔"

ازلان نے زینہ کو کہا دودھیا چہرہ ہنس ہنس کے لال ہو گیا تھا۔۔۔۔

"ازلان ہاہاہاہا۔۔۔۔ میں۔۔ میں جان بوجھ کر۔۔۔۔ ہاہاہا۔۔۔ نہیں ہنس رہی ہوں۔۔۔۔ آئی ایم ہاہاہا۔۔۔۔ رئیلی سوری ہاہاہا۔۔۔"

زینہ نے ہنسی کے درمیان کہا جبکہ آنکھوں میں ایک بار پھر آنسوں جمع تھے۔۔۔۔

"افففف یار یہ صحیح کہہ رہی ہے آج پریکٹیکل کرتے ہوئے اس نے لافنگ گیس (nitrous oxide) انہیل کر لی تھی اور اب گیس اپنا اثر دکھا رہی ہے۔۔۔۔۔"

مومل نے کہا تو ازلان کی جان میں جان آئی۔۔۔۔

"تو اب۔۔۔؟ کیا تم مجھ سے شادی نہیں کرو گی زینی؟"

ازلان نے زینہ کو ایک بار پھر مخاطب کیا جو ہنس بھی رہی تھی اور رو بھی رہی تھی۔۔۔۔

"از۔۔ ازلان ہاہاہا میں تم سے ہاہاہا شادی کرنے کو تیار ہوں۔۔۔ ہاہاہا۔۔۔۔۔۔"

زینہ نے آنسوں پونچھتے ہوئے سر کو زور زور سے اثبات میں ہلاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"مان گئی مان گئی لڑکی مان گئی معیز نے چلا چلا کر اعلان کیا اور پھر ازلان نے ہنستی ہوئی زینہ کی بائیں ہاتھ کی تیسری انگلی میں ایک نازک سی انگھوٹی پہنائی تھی۔۔۔۔۔

"یار لیکن یہ دوبارہ ٹھیک کیسے ہو گی۔۔۔؟"

احد نے تشویش کا اظہار کیا۔۔۔۔

"ارے ابھی کچھ دیر میں گیس کا اثر ختم ہو جائے گا پھر نارمل ہو جائے گی۔۔۔۔۔"

مومل کے بتانے پر سب نے سکون کا سانس لیا اور ازلان اور زینہ کو مبارکباد بھی دی۔۔۔۔۔

رات کو بنش اپنے روم میں بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھی جب احد اندر داخل ہوا اور اس کے ہاتھ سے ریموٹ چھین کر چینل تبدیل کیا اور ایک نیوز چینل پر روکا۔۔۔۔

"بھائی یار کیا مسئلہ ہے۔۔۔۔"

بنش نے منہ بسورتے ہوئے کہا۔۔۔

"ششش۔۔۔دیکھو تو کون آ رہا ہے۔۔۔"

احد نے اسکی نظر ٹی وی کی جانب کی جہاں کوئی ٹاک شو چل رہا تھا اور مہمان کوئی بڈھا سا آدمی تھا۔۔۔

"مجھے کیا پتہ کون ہے اور آپ کب سے یہ فضول ٹاک شوز دیکھنے لگے۔۔۔؟"

بنش نے نا سمجھی سے پوچھا۔۔۔

"ارے ے ے غور سے دیکھو یہ بڈھا جانا پہچانا نہیں لگتا۔۔۔"

اب کی بار بنش نے اس آدمی کو غور سے دیکھا تو ایک دم سے احد کی طرف مڑی۔۔۔

"بھائی یہ۔۔۔ یہ تو معیز ہے۔۔۔۔۔ یہ یہاں کیسے پہنچا۔۔؟"

بنش نے حیرانی اور بے یقینی کے ملے جلے تاثرات سے کہا۔۔۔

"وہ لمبی کہانی ہے ابھی تم دیکھو اسے۔۔۔"

اب وہ پوری طرح سے ٹی وی کی جانب متوجہ تھے۔۔۔ جہاں اینکر معیز کا تعارف کروا رہا تھا۔۔۔

"جی تو ناظرین آج کے ہمارے مہمان پاکستان کے قابل ترین سائنسدان ڈاکٹر عبدالحدید خان۔۔۔۔۔۔"

اس کے نام پکارنے پر بنش نے احد کو نا سمجھی سے دیکھا۔۔۔

"ہیں!!! پر اسکا نام تو معیز ہے۔۔۔"

"ارے تم دیکھو تو سہی۔۔۔"

احد نے پھر بنش کو کہا جس سے چند منٹ خاموش بیٹھا نہیں جا رہا تھا۔۔۔۔

"السلام و علیکم ڈاکٹر صاحب۔۔۔ کیسے مزاج ہیں آپ کے؟"

اینکر نے معیز کو مخاطب کرتے ہوئے کہا

"اااا۔۔۔ وہ سانس رک جاتی ہے کبھی کبھی اور پھیپھڑے کام کرنا چھوڑ دیتے ہیں اور کبھی کبھی گھٹن کا احساس ہوتا ہے باقی میں فٹ ہوں۔۔۔"

معیز نے اپنی آواز کو ایسا تبدیل کیا کہ بنش تو بنش احد بھی گنگ رہ گیا۔۔۔۔

"اچھا آج کل کیا کر رہے ہیں آپ۔؟"

اس نے پھر سوال پوچھا۔۔۔

"اااا۔۔۔ایک خفیہ پروجیکٹ پر کام کر رہے ہیں۔۔۔"

معیز نے بھی فل سائنسدانوں والے انداز میں کہا۔۔۔

"نہیں مطلب کس قسم کا خفیہ پروجیکٹ ہے یہ؟؟"

اینکر نے ٹھوڑی پر ہاتھ رکھ کر سوال کیا۔۔۔

"خفیہ خفیہ ہوتا ہے وہ کسی کو بتایا نہیں جاتا۔۔۔جب تیار ہو جائیگا تب دیکھ لینا"

معیز بتانے کے موڈ میں نہیں لگ رہا تھا۔۔۔

"ارے بھئی وہ تو پتہ ہے کہ خفیہ ہے پر عوام جاننا چاہتے ہیں کہ ایسا کونسا خفیہ پروجیکٹ ہے۔۔۔"

اب کی بار اینکر تھوڑی سختی سے بولا۔۔۔۔

"اچھا تمہیں بتا رہا ہوں بتانا نہیں کسی کو۔۔۔ہیں؟"

معیز لائیو شو میں بیٹھ کر یہ بات کر رہا تھا جبکہ گھر پر بیٹھے ان ساتوں کا ہنس ہنس کے برا حال تھا۔۔۔

"ہم چار ہزار گز کے پلاٹ پر اپنا مکان بنا رہیں ہیں۔۔۔۔"

معیز نے سرگوشی کے سے انداز میں کہا جس پر اینکر نے اپنا سر پیٹ لیا۔۔۔

"میں سمجھا آپ کسی نیوکلیئر پروجیکٹ کی بات کر رہے تھے۔۔۔"

"نہیں نہیں۔۔دیکھو اب کوئی نیو پر کام نہیں کرتا سب اولڈ پر کر رہے ہیں اور نیو کو کلیئر کرنے کے چکر میں ہیں۔۔۔۔"

اسکی یہ والی بات پر جہاں ان سب کے ہنس ہنس کے پیٹ میں بل پڑ گئے تھے وہیں اینکر کا تو دماغ ہی گھوم گیا اور اس نے ٹاپک چینج کرنے میں ہی بہتری سمجھی۔۔۔

"اچھا آپ بیس سال امریکہ میں رہے کیا کرتے تھے وہاں۔۔؟"

"جی ہاں ہم بیس سال رہے تھے وہاں سب سے پہلے تو ہم کھو گئے۔۔ کسی کو مل کر ہی نہیں دیے۔۔۔"

"آپ نے کیا کیا اتنے عرصے وہاں۔۔؟"

"کس نے؟"

معیز بھی اینکر کو تپانے کے موڈ میں تھا۔۔

"ارے بھئی آپ نے اور کس نے۔۔۔"

"اچھا تو ہم نے پہلے چوڑے پائینچے کی پتلون بنائی جسکا نام رکھا پینٹا۔۔۔۔"

"آپ نے پتلون کا نام پینٹار کھا؟"

"ہاں پہلے پینٹار کھا پھر وہ ہمیں کچھ پسند نہیں آئی پھر ہم نے ایک دکان بنائی اور اسکا نام رکھا گون۔۔۔۔ تو وہ پینٹا گون بن گیا۔۔۔"

"اچھا پھر کیا کیا آپ نے؟"

اینکر نے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔

"پھر ہم نے سوچا ڈرائے کلیننگ کا تو ہم نے کہا کہ واشنگ پاؤڈر بنایا جائے تو ہم نے واشنگ پاؤڈر بنایا اور اسکا نام رکھا کلین ٹن۔۔۔"

"کیا کیا دوبارہ بتائیں ذرا۔۔۔"

اسے لگا کہ اسکے سننے میں کوئی غلطی ہو گئی ہے۔۔۔

"بھئی یا تو تم بہرے ہو یا میرے بولنے میں مسئلہ ہے میں نے کہا واشنگ پاؤڈر کا نام کلین ٹن رکھا۔۔"

"تو امریکہ والوں کو نام پسند نہیں آیا انہوں نے بند کروا دیا۔۔۔"

"بھائی مجھے لگتا ہے اب اسے دھکے دے کر نکالیں گے سٹوڈیو سے۔۔۔"

بنش نے احد سے کہا۔۔۔

"ہاہاہا لگتا تو ایسا ہی ہے۔۔۔"

احد نے بھی ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

"پھر ہم نے ڈرائے کلیننگ کی دکان کھولی اور بھئی اسکا نام رکھا 'واشنگٹن ڈی سی' پتہ نہیں مجھ سے کیا دشمنی تھی امریکہ والوں کو اسے بھی بند کروا دیا کہ یہ تو ہمارے شہر کا نام ہے حالانکہ ڈی سی سے میری مراد ڈرائے کلینرز تھی۔۔۔۔"

پھر انگریزوں نے نکال دیا ہمیں وہاں سے اور ہم پاکستان میں سائنس دان بن گئے۔۔۔"

"اچھا جی ناظرین اب ہمیں اجازت دے آپ سے پھر ملاقات ہو گی اللہ حافظ۔۔۔"

اینکر نے جلدی جلدی شو ختم کیا اور اسکی جانب متوجہ ہوا۔ جو اپنی موچھیں نکال رہا تھا۔۔۔

"تم نے میرے سیاسی شو کو کامیڈی بنا دیا۔۔۔"

اینکر نے آگ بگولہ ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

"ہاں وہ سب تو ٹھیک ہے لیکن میرے پیسے۔۔۔۔۔"

معیز نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔۔۔

"پیسے۔۔۔ابے سالے تیری وجہ سے میری نوکری داؤپر لگ گئی ہے اور تجھے پیسے چاہیے۔۔۔۔رک ابھی دیتا ہوں تیرے پیسے۔۔۔۔ سیکیورٹی!!!!سیکیورٹی!!!!"

اس کے چلانے پر گارڈز بھاگتے ہوئے آئے تھے۔۔۔۔

"اس آدمی کو دھکے دے کر نکالو یہاں سے فوراً۔۔۔۔"

اس سے پہلے گارڈز اسے نکالتے وہ پہلے ہی نو دو گیارہ ہو گیا تھا۔۔۔

-------------------------------------------------------

ابھی وہ اسٹوڈیو سے نکلا ہی تھا کہ اسکا موبائل بجنا شروع ہو گیا اور وہی افلاطونی فوج کا فون تھا۔۔۔

"ابے سالے کیا تباہی مچا کر آرہا ہے تو۔۔۔"

تقی نے چینختے ہوئے کہا۔۔۔

"اوئے کمینے کان پھاڑے گا کیا میرے۔۔۔سارے دن کے کھانے کی طاقت ہمارے اوپر نکالیو۔۔۔۔"

احد نے فون کان سے ہٹاتے ہوئے کہا۔۔۔

"ابے بھائی میں معصوم تو شو دیکھنے گیا تھا سالوں کا مہمان نہیں آیا تو مجھے گھسیٹ کر بٹھا دیا ہاٹ سیٹ پر۔۔۔"

"بھائی تو تو پہلے ہی ہاٹ ہے اب تو جل کر راکھ ہو گیا ہو گا۔۔۔"

ازلان نے ہنستے ہوئے کہا اور اسکی بات پر سب نے جاندار قہقہ لگایا۔۔۔

"اور تم نے وہاں بھی اپنی دو نمبر اردو سے ٹاک شو کو کامیڈی سرکس بنا دیا۔۔۔"

اب کی بار بنش نے بھی اپنا حصہ ڈالا۔۔۔

"ہاں تو میں کیا کرتا میں نے اس سے بولا بھی کہ میری اردو خداب ہے تو اس نے مجھے امریکن ہی بناڈالا۔۔۔۔"

اسکی بات پر ایک بار پھر ان لوگوں کی ہنسی چھوٹ گئی تھی۔۔۔

-----------------------------------------------

اگلے دن چاروں کلاس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک احد کو کیا سوجھی اس نے ان چاروں کی طرف جھکتے ہوئے گانا شروع کیا۔۔۔۔۔

"سن۔۔۔"

"سنا۔۔۔"

ازلان نے آگے کی لائن گائی۔۔۔۔۔

"ہاتھی کا انڈہ لا۔۔۔۔۔۔"

جی ہاں یہ لائن ہمارے معیز نے ہی گائی تھی جس پر وہ چاروں اپنا منہ پھاڑ کر ہنسے تھے۔۔۔۔۔۔

"یہ کیا ہو رہا ہے پیچھے۔۔۔۔؟"

سر نے اپنا چشمہ ناک پر رکھ کر کہا۔۔۔۔۔۔

"سر۔۔۔۔۔۔۔۔ہاہاہا"

ازلان کھڑا ہو کر سر کو بتا ہی رہا تھا کہ ان تینوں کے ہنسنے کی وجہ سے وہ بھی سر کے سامنے ہنس پڑا۔۔۔۔

"گیٹ آؤٹ فرام مائی کلاس ناؤ۔۔۔۔۔۔۔"

سر نے اتنی زور سے کہا کہ کلاس کی دیواروں نے بھی اپنے ہاتھ جوڑ لیے تھے۔۔۔۔اور وہ چاروں بھی اپنے بیگز اٹھا کر وہاں سے رفو چکر ہو گئے تھے۔۔۔۔۔۔

------------------------------------------------------

"ابے ہاتھی کا انڈہ لا کیا ہوتا ہے بے۔۔۔۔۔"

احد نے ہنس ہنس کر کہا۔۔۔۔

"بھائی میں تو اپنے بچپن سے ہی ہاتھی کا انڈہ لا بولتا ہوں۔۔۔"

"اوو بھائی آتی کیا کھنڈالہ ہوتا ہے جنگلی۔۔۔۔۔"

"...What....!!!!! My whole life was a lie yaar"

"بھائی تیری لائف تو ہر گانے کے معاملے میں لائے ہے۔۔۔"

تقی نے بھی ٹکڑا دیا۔۔۔

"یارررررر۔۔۔۔۔اب نہیں ہوتا مجھ سے مزید انتظار میری شادی کرواؤ بھئی۔۔۔۔۔۔۔"

اچانک سے ازلان کی آواز ان کے کانوں سے ٹکرائی۔۔۔۔

"بھائی تجھے کس نے کاٹ لیا جو اچانک شادی کی پڑ گئی ہے۔۔۔۔"

تقی نے اس کو دیکھ کر کہا۔۔۔

"نا بھائی تیری محبوبہ نے تربیلا ڈیم بہا دینا ہے شادی کا سن کر ہی۔۔۔"

معیز نے اسکو منع کیا۔۔۔

"بھائی لڑکی کو پٹانا میرا کام ہے اب بس کرنی ہے مجھے شادی۔۔۔"

ازلان نے حتمی فیصلہ سنایا۔۔۔

"لیکن بھائی لڑکیاں تو میں اعلیٰ پٹاتا ہوں۔۔۔۔۔"

معیز نے فرضی کالر کھڑے کئے۔۔۔

"ابے گدھے۔۔۔۔۔اپنی لڑکی کو تو میں ہی پٹاؤنگانا۔۔۔۔۔"

ازلان نے اسکو ایک چپٹ رسید کی۔۔۔۔۔۔

"جا منالے اپنی پارو کو آرہی ہے وہ۔۔۔۔"

احد نے ان چاروں کو دیکھتے ہوئے کہا جو ہاتھوں میں کتابیں اٹھائے چلی آرہی تھی۔۔۔۔۔

"پارو۔۔۔اوہ آئی مین زینہ مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے۔۔۔۔"

ازلان نے زینہ کو دیکھتے ہوئے کہا

"اکیلے میں۔۔۔۔!!!!"

پیچھے سے تقی نے فرائز کھاتے ہوئے کہا۔۔۔جس پر ان سب نے اسے گھورا تھا۔۔۔۔

"ہاں کہیں اور چل کر بات کرتے ہیں یہاں ان نمونوں نے کچھ کہنے نہیں دینا۔۔۔۔"

"اوکے چلو۔۔۔۔۔"

ان دونوں کے جانے کے بعد مومل نے تشویش سے کہا۔۔۔

"اسے کیا بات کرنی ہے زینی سے وہ بھی اکیلے میں۔۔۔۔۔"

"چل جائے گا پتہ تم اپنے ذہن پر زور نہ دیا کرو۔۔۔۔"

احد نے شرارت سے کہا جس پر اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑی موٹی کتاب اس کے کندھے پر ماری تھی۔۔۔۔۔"

"مومی دو منٹ بات سننا۔۔۔"

ابھی احد کچھ کہتا کہ کسی لڑکے کے منہ سے مومل کا نام سن کر پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔۔

"اوہ سلمان آتی ہوں ویٹ۔۔۔۔"

وہ اس کی جانب بھاگتی ہوئی گئی اور ازلان پیچھے کھڑا دیکھتا ہی رہ گیا۔۔۔۔

"بنی یہ کون ہے۔۔۔۔۔"

احد نے بنش نے پوچھا۔۔۔

"بھائی یہ مومی کے دور کا کزن ہے ہماری ہی کلاس میں ہوتا ہے۔۔"

"اوہ تو اس دور کے کزن کی ایک آواز پر محترمہ بھاگی بھاگی چلی گئیں۔۔۔۔"

احد بس سوچ ہی سکا تھا۔۔۔

---

"بولو کیا کہنا تھا تمہیں۔۔۔"

زینہ نے ازلان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔۔

"میں بس یہ کہنا چاہتا ہوں کہ مجھے تم سے فوراً شادی کرنی ہے بس۔۔۔۔"

ازلان نے اسکی آنکھوں میں دیکھ کر ایک ہی سانس میں پوری بات کہہ ڈالی۔۔۔

"تم پاگل ہو گئے ہو ازلان ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔"

زینہ نے بھی اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا تھا۔۔۔

"کیوں نہیں ہو سکتا۔۔۔میں تم سے محبت کرتا ہوں اور تم بھی جب مجھ سے محبت کرتی ہو تو کیوں نہیں ہو سکتا بھلا۔۔۔؟"

"ازلان ابھی تو میری پڑھائی بھی ختم نہیں ہوئی اور اتنی بھی کیا جلدی ہو رہی ہے تمہیں۔۔۔"

زینہ کی آنکھیں بولتے بولتے ایک بار پھر بھیگ گئیں تھیں۔۔۔

"تو میری جان میں کونسا رخصتی کا کہہ رہا ہوں میں تو بس ابھی نکاح کرنا چاہتا ہوں۔۔۔اور رہی بات جلدی کی۔۔۔تو ہاں بہت جلدی ہے مجھے اپنا بنانے کی تمہیں۔۔۔"

ازلان نے اس کے آنسوں پونچھتے ہوئے کہا۔۔۔

"چلو اب جلدی جلدی ہاں بولو میرا میچ شروع ہونے والا ہے بھئی۔۔۔"

ازلان نے گھڑی میں دیکھتے ہوئے کہا جس پر زینہ ہنس پڑی۔۔۔

"اوکے آئی ایم ریڈی!!! کل بھیج دینا اپنے پیرنٹس کو۔۔۔"

زینہ نے دھیمی آواز میں کہا۔۔۔

"چھکااا۔۔۔۔۔۔۔"

ازلان نے اتنی اونچی آواز میں کہا کہ ان سے کچھ فاصلے پر کھڑے ان ساتوں کو باآسانی سنائی دیا۔۔۔

"مبارک ہو مان گئی ہے لڑکی۔۔۔۔"

احد نے اسکی آواز سن کر کہا۔۔۔

"ہیں کیا مطلب ہے اس بات کا۔۔۔؟"

بنش نے نا سمجھی سے احد کو دیکھا۔۔

"اسکا مطلب یہ کہ تیاریاں شروع کرو لڑکیوں ہمارے بھائی کی شادی ہے رے۔۔۔۔۔۔۔"

معیز نے بولنے کے ساتھ ہی یونی گراؤنڈ میں بھنگڑے ڈالنے شروع کر دیئے۔۔۔۔۔

"ارے بھئی ایسے کیسے ابھی تو زینہ نے پڑھائی بھی ختم نہیں کی۔۔۔رکو ابھی پوچھتی ہوں اس سے تو میں۔۔۔۔"

وفا تو آستینیں چڑھا کر آگے چل دی کہ مومل نے اسے ہاتھ سے کھینچ کر پیچھے کیا۔۔۔۔۔

"ارے پاگل ہو گئی ہو کیا وفا کیوں پھاپھے کٹنی پھوپھو کا رول پلے کرنا ہے تمہیں۔۔۔۔۔۔جو چل رہا ہے نہ چلنے دو۔۔۔۔"

مومل کے کہنے پر وفا بھی وہیں رک گئی۔۔۔

"ویسے پٹاخہ تمہیں آخر مسئلہ کیا ہے شادی سے۔۔۔۔"

تقی کی زبان میں کھجلی پیدا ہوئی۔۔۔۔

"بس ہے مسئلہ میرا دل چاہتا ہے کہ ہر شادی کو رکوا دوں میں۔۔۔۔اور تم سے کتنی دفعہ کہا ہے کہ مت کہا کرو مجھے پٹاخہ۔۔۔۔"

وفا نے جارحانہ انداز میں اس کی جانب قدم بڑھائے۔۔۔

"ارے تم تو ناراض ہی ہو گئی اچھا نہ سوری مس وفا چودھری۔۔۔۔"

اسکے قدم اپنی جانب بڑھتے دیکھ کر تقی سیدھا لائن پر آگیا مبادا وہ سارا غصہ اس پر ہی نہ نکال دے۔۔۔۔۔

---

اگلے دن ازلان مسٹر اینڈ مسز حمدانی کے ساتھ زینہ کے گھر پہنچا۔۔۔۔۔

"بابا میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ تاریخ لئے بغیر آپ نے ہلنا نہیں ہے اپنی جگہ سے۔۔۔۔"

ازلان نے مسٹر حمدانی کو وارن کرتے ہوئے کہا۔۔۔

"بیٹا جی ہم آپ کے باپ ہیں یا آپ ہمارے۔۔۔۔؟"

انہوں نے ایک آئبرو اچکاتے ہوئے کہا۔۔۔

"نہیں مطلب بابا میں تو التجا کر رہا ہوں آپ سے۔۔۔۔۔۔"

ازلان انکی بات پر تار کی طرح سیدھا ہوا۔۔۔۔

"گڈ اب کا ہو گیا تو ہم شاہ صاحب سے بھی کچھ بات کر لیں۔۔۔۔؟"

"جی جی بالکل کریں۔۔۔۔"

ازلان فوراً سیدھا ہو کر صوفے پر ٹکا۔۔۔۔۔

"شاہ صاحب!! ہم آپ سے کچھ مانگنا چاہتے ہیں۔۔۔۔"

مسٹر حمدانی نے بات کا آغاز کیا۔۔۔اور وہیں ازلان کا موبائل بجا۔۔۔۔

"ابے فون کو اسپیکر پر لگا ہم سب نے تیرے سسر کی بات سننی ہے۔۔۔"

احد کی آواز کان میں گونجی تھی۔۔۔۔

"کون سب۔۔۔؟"

ازلان نے دبی دبی آواز میں کہا۔۔۔

"ہم سب۔۔۔۔!!!"

جواب ان ساتوں افلاطونز کی طرف سے آیا تھا۔۔۔

"زینی تم بھی ہو یہاں۔۔۔۔"

ازلان نے ناسمجھی سے پوچھا۔۔۔

"ہاں تو میں بھی تو سنوں بابا کیا جواب دیتے ہیں۔"

زینہ نے شرارت سے کہا۔۔۔

"ابے اب کیا ساری بات یہیں نکال دو گے کیا اسپیکر کر فون کو۔۔۔۔"

معیز نے بے چینی سے کہا۔۔۔۔۔۔

"اچھا میں اسپیکر کرتا ہوں لیکن تم لوگوں نے ایک لفظ نہیں کہنا۔۔۔۔۔۔"

ازلان نے ان سب کو وارن کرتے ہوئے فون اسپیکر پر لگایا۔۔۔۔

"بھائی صاحب میری تو ایک ہی بیٹی ہے بڑے نازوں سے پالا ہے ہم نے اسے۔۔۔بہت حساس بچی ہے ہماری۔۔۔۔

اگر زینہ بیٹی راضی ہے تو مجھے بھی کوئی اعتراض نہیں اس رشتے پر۔۔۔۔۔"

شاہ صاحب نے بیٹی کی خوشی کو ترجیح دی۔۔۔

"شاہ صاحب ہمیں بس تاریخ دے دیں باقی کام تو یہ نالائق پہلے ہی کر چکا ہے۔۔۔۔"

مسٹر حمدانی نے ازلان کو گھورتے ہوئے کہا جو ہاتھ میں موبائل پکڑے سر جھکائے بیٹھا تھا۔۔۔۔

"میرے خیال سے اگلے مہینے کی دس تاریخ کیسی رہے گی۔۔۔؟"

مسز حمدانی نے شاہ صاحب اور انکی بیگم کی جانب دیکھ کر انکی رائے جاننی چاہی۔۔۔۔

"بسم اللہ جی بسم اللہ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔۔"

شاہ صاحب خوشی سے کہا۔۔۔۔

"یاہووووو۔۔۔!!!!!!!"

ابھی وہ آپس میں مبارک سلامت ہی کر رہے تھے کہ ازلان کے موبائل سے ان سب کی آواز گونجی۔۔۔۔

"ازلان یہ سب کیا تھا بیٹا۔۔۔۔؟"

مسز حمدانی نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"ماما وہ دوست تھے۔۔۔۔۔"

ازلان نے جھینپتے ہوئے فوراً فون کٹ کیا کہ وہ افلاطونز جذبات میں آکر کچھ ایسا ویسا نہ بول دیں اور اسکا بسا بسایا رشتہ ٹوٹ جائے۔۔۔۔

---

شادی کی تیاریوں میں کب ایک مہینہ گزرا کسی کو پتہ نہیں چلا۔۔۔ساری لڑکیاں شاپنگ مال کے چکر کاٹتی رہیں جبکہ لڑکے مفت کے ڈرائیور بنے کبھی ازلان کے گھر تو کبھی زینہ کے گھر کے چکر کاٹ رہے تھے۔۔۔۔

آج زینہ اور ازلان کی کمبائن مایوں تھی کمبائن مطلب ڈبل ہنگامہ ہونے جارہا تھا اس وقت زینہ کے گھر میں عید کا سماں تھا مہمانوں اور رشتے داروں کا تانتا بندھا ہوا تھا۔۔۔ جہاں احد اور معیز گھر کی ڈیکوریشن کا کام دیکھ رہے تھے وہیں بنش وفا اور مومل تقی کے ساتھ کچن میں کام کم ادھم زیادہ مچارہیں تھیں۔۔۔ جبکہ تقی بھائی تو اپنا پسندیدہ کام کرنے میں مصروف تھے۔۔۔جی جی وہ مہمانوں کی مٹھائی پر اپنے ہاتھ صاف کر رہے تھے۔۔۔۔اتنے میں وہ دونوں بھی ہاتھوں اور گلے میں پھولوں کی لڑیاں لٹکائے کچن میں آئے تو وہاں ان چاروں کے ہنسنے کی آوازیں سن کر تو انکے تن بدن میں آگ لگ گئی وہ پیر پٹختے ہوئے ادھر آئے۔۔۔۔

"ابے تقی تو کیا پاگل ہو گیا ہے؟ جب سے آیا ہے یہیں بیٹھ کر ٹھونسے چلے جارہا ہے۔۔۔۔"

احد نے غصے سے کہا۔۔۔

"بھائی میرے خیال سے اب تک تو اس نے تین چار لیٹر مٹھائیاں تو کھالیں ہو نگی۔۔۔؟"

معیز نے ٹھوڑی پر ہاتھ جمائے اپنا اندازہ لگایا۔۔۔

"لیٹر نہیں کلو میں ہوتی ہیں مٹھائیاں ایڈیٹ۔۔!!"

بنش نے اپنے ہاتھ میں پکڑا پانی سے بھرا گلاس اسکی جانب اچھالا اور اسکا چہرہ اور شرٹ کا گریبان پورا بھیگ گیا۔۔۔

"یہ۔۔۔یہ کیا۔۔۔"

ابھی وہ کچھ بولتا ہی کہ احد نے آگے بڑھ کر اسکی گردن دبوچی۔۔۔

"بہن ہے میری۔۔۔!!"

احد کہ کہنے پر جہاں معیز ہلکا ہوا وہیں بنش نے ایک جتاتی نظر سے اسے دیکھا۔۔۔

"اور تو چل رہا ہے یا تیری سنگل پسلی کو ہم اٹھا کر لے جائے....."

احد کے آئبرو اچکا کر کہنے پر تقی تو وہاں سے بھاگ نکلا۔۔۔۔

"ارے بچیوں تم لوگ ابھی تک تیار نہیں ہوئیں۔۔۔؟"

لڑکوں کے جانے کے بعد زینہ کی ماما نے کچن میں آکر کہا۔۔۔۔

"جی آنٹی بس یہ تھال ڈیکوریٹ کرلیں پھر جاتے ہیں۔۔"

مومل نے کہا۔۔۔

"چلو ٹھیک ہے آجاؤ جلدی سے۔۔۔"

وہ کہہ کر چلی گئیں پھر اپنا کام ختم کر کے وہ تینوں بھی تیار ہونے نکل پڑی۔۔۔

اس وقت زینہ کے گھر کا لان پوری طرح سے سجا ہوا تھا لان میں کرسیوں کے بجائے تھوڑا دیسی ماحول بنایا گیا تھا کہ نیچے گھاس پر ابٹن کے رنگ کی دری اور اس کے اوپر جگہ جگہ ہرے گاؤ تکیے رکھے گئے تھے۔۔۔ سامنے کی طرف اسٹیج بنایا گیا تھا جہاں ابھی ان افلاطونی فوج نے دھمال ڈالنا تھا جبکہ اسٹیج کے تھوڑی سائیڈ پر گیندے کے پھولوں سے سجا ایک بڑا سا جھولا لٹکایا گیا تھا جس پر ہماری دلہن کو براجمان ہونا تھا۔۔۔

---

"ابے ازلان کیا کر رہا ہے نیچے سب ویٹ کر رہیں ہیں جلدی اٹھ جا بھائی۔۔۔"

اس وقت وہ تینوں ازلان کے روم میں تیار کھڑے تھے جبکہ ازلان۔۔۔ وہ تو پی ایس ایل دیکھتے ہوئے چائے کی چسکیاں لے رہا تھا۔۔۔۔

"بھائی بس دو منٹ رک جا لاسٹ آور ہے کچھ بھی ہو سکتا ہے۔۔۔۔"

"بھائی تیرے نہ دیکھنے سے کراچی ہار نہیں جائے گا نہ ہی بابر عاظم نے بیٹ چھوڑ دینا ہے آگر تو نے نہیں دیکھا تو۔۔۔"

تقی جو اس وقت کائی رنگ کے شلوار قمیض میں ملبوس تھا ازلان کے ہاتھ سے کپ چھین کر کہا اور ایک ہی سانس میں پوری چائے اپنے اندر انڈیل دی۔۔۔

"رک تو ایسے نہیں مانے گا معیز ٹی وی کا تار نکال دے اور رک تجھے تیار بھی میں ہی کر دیتا ہوں۔۔۔۔"

احد کو تو اب غصہ ہی چڑھ گیا تھا اس سے پہلے کہ وہ ازلان کو ہاتھ لگاتا وہ اپنے کپڑے اٹھائے باتھ روم میں گھس گیا۔۔۔

"دیکھ لوں گا تجھے احد کے بچے۔۔۔"

ازلان کی آواز باتھ روم سے گونجی تھی۔۔۔

---------------------------------------------------

وہ اس وقت پیلے رنگ کے سادہ کام والے غرارے میں سر پر بڑا سا ڈوپٹہ جمائے اپنی تمام تر خوبصورتی سمیٹے آئینے کے سامنے بیٹھی تھی جبکہ بنش اور مومل اس کے کانوں میں پھولوں کے جھمکے ڈال رہیں تھیں۔۔۔۔وفا اس کے ماتھے پر ٹیکا صحیح کر رہی تھی اور وہ خود اپنے ہاتھوں میں ہرے رنگ کی چوڑیاں اور گجرے پہن رہی تھی۔۔۔۔زینہ اس وقت سادہ سے میک اپ میں بھی خوب جچ رہی تھی۔۔۔۔۔

جبکہ وہ تینوں ایک جیسی ابٹن اور ہرے رنگ کی کمدار فراک کے ساتھ چوڑی دار پاجامہ پہنے ہوئے ڈوپٹے کو ایک کندھے سے لے کر دوسرے ہاتھ سے تھاما ہوا تھا اور بالوں کو چوٹی کی شکل دے کر اس میں پراندے ڈالے ہوئے تھے۔۔۔۔بلاشبہ وہ بھی مخالف کے دل پر بجلیاں گرانے کی حد تک پیاری لگ رہیں تھیں۔۔۔۔

"چلو یار اب زینی کو لے جاتے ہیں نیچے ازلان لوگ کب سے آ گئے ہیں۔۔۔۔۔"

مومل نے کھڑکی سے جھانک کر کہا جہاں ازلان کے ساتھ وہ تینوں ڈھول کی تھاپ پر بھنگڑے ڈالتے ہوئے نظر آ رہے تھے۔۔۔۔۔

"ہاں چلو بس ریڈی ہے ہماری دلہنیا۔۔۔۔۔"

بنش نے شوخی سے کہا۔۔۔۔اور پھر وہ تینوں اسے لے کر لان کی طرف چل دی۔۔۔۔

"بھائی دیکھ آ رہی ہے۔۔۔۔۔"

ازلان نے زینہ کو پیلے ڈوپٹے کے سائے میں آتا دیکھ کر اپنے برابر بیٹھے احد کو کہنی مار کر متوجہ کیا۔۔۔۔

"ہاں بھائی آ تو رہی ہے۔۔۔۔۔"

احد مومل کو دیکھ رہا تھا جو ایک ہاتھ سے اوپر ڈوپٹے کا کونا پکڑی ہوئی تھی جبکہ دوسرے ہاتھ سے زینہ کا غرارہ سنبھالی ہوئی تھی۔۔۔۔

"بھائی میں اپنی والی کی بات کر رہا ہوں۔۔۔"

ازلان نے احد کو دیکھا جو کہیں اور ہی کھویا ہوا تھا۔۔۔۔

"اور میں اپنی والی کی بات کر رہا ہوں۔۔۔۔۔"

احد نے بھی اسی کے انداز سے کہا۔۔۔

زینہ کو لا کر اسٹیج پر بنے جھولے پر بٹھا دیا گیا اور پھر ازلان کو بھی رسم کے لیے اس کے پہلو میں بٹھایا گیا۔۔۔

"ارے یار زینی باخدا تم تو بسمہ معروف سے بھی زیادہ حسین لگ رہی ہو۔۔۔۔۔۔"

ازلان نے اس کے برابر بیٹھتے ہوئے کہا جس پر زینہ نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔

"یہ۔۔۔۔یہ بسمہ کون ہے ازلان۔۔۔۔۔"

اس کی آنکھوں میں آنسوں بھرنے لگے تھے۔۔۔۔۔

"ارے تمہیں بسمہ معروف نہیں پتہ!!!!!!"

ازلان نے شاکڈ کی کیفیت میں پوچھا۔۔۔۔

"نہیں پتہ مجھے۔۔۔۔"

زینہ نے لٹھ مار جواب دیا۔۔۔۔

"یار ہماری قومی وومین ٹیم کی کیپٹن ہے بسمہ کیا کمال لگ رہی تھی وہ اپنی مہندی پر۔۔۔۔۔۔"

اسکے کہنے پر زینہ کا منہ بن گیا جبکہ اس کی مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی۔۔۔۔۔

"تم کیوں جل رہی ہو یار۔۔۔۔۔"

ازلان نے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر کہا۔۔۔

"ہنہہ میں کیوں جلوں گی۔۔۔۔"

انرازوہی تھا۔۔۔

"یار تم واقعی بہت پیاری لگ رہی ہو چاہے قسم لے لو۔۔۔۔"

ابھی وہ کچھ بولتی کہ وفا کی آوار پر دونوں چونکے۔۔۔۔۔

"اووو ہیلو!!!! تم لوگوں کو جتنا رومینس کرنا ہے نا کل نکاح کے بعد کر لیا ابھی ہم اپکی اجازت سے رسم شروع کریں۔۔۔۔۔؟"

وفا نے ان دونوں کو گھورتے ہوئے کہا۔۔۔

"ارے ہاں ہاں کیوں نہیں اپنا ہی اسٹیڈیم اوہ!! مطلب اپنا ہی گھر سمجھو۔۔۔۔"

ازلان کے دماغ میں ابھی بھی میچ ہی چل رہا تھا۔۔۔۔

اس کے بعد رسم شروع ہوئی۔۔۔زینہ کی والدہ نے ان دونوں کے ہاتھوں میں پتے رکھ کر اس پر مہندی لگائی پھر باری باری ان دونوں کو ابٹن لگا کر مٹھائی کھلائی۔۔۔۔

اس کے بعد دیگر مہمانوں نے بھی رسم ادا کی پھر ان افلاطونز کی باری آئی۔۔۔

سب سے پہلے معیز نے ازلان کو ابٹن لگا کر اسکا سفید کرتا گندا کیا پھر زینہ کو مٹھائی کھلانے کے بعد ازلان کے منہ میں پوری چم چم ٹھونس دی۔ جسے نگلنا اس کے لئے عذاب بن گیا۔۔۔اس کے بعد تقی نے تمیز کے دائرے میں رہتے ہوئے اسے ابٹن لگایا اور مٹھائی کھلانے کے لیے اس کے قریب لے کر گیا جب اس نے منہ کھولا تو اس کے بجائے پوری گلاب جامن اپنے منہ میں بھر لی۔۔۔۔

"بس کر بھائی جب سے مٹھائی کھا رہا ہے شوگر ہو جائے گی۔۔۔۔" تقی ازلان کو کہتا ایک اور مٹھائی اچکتا وہاں سے پیچھے ہٹا۔۔۔۔

احد کے آنے تک وہ پورا ابٹن میں نہا چکا تھا لیکن احد تو پھر احد ہی ہے نا۔۔۔۔

"اور میرے شیر بس اتنا سا ابٹن رک ذرا۔۔۔۔۔"

احد نے کہنے کے ساتھ ہی ابٹن اپنے دونوں ہاتھوں میں بھر کے اس کے منہ اور ہاتھوں پر مل دیا۔۔۔۔

"چل اب میں کہہ سکتا ہوں کہ آج میرے دوست کے ہاتھ پیلے ہو گئے۔۔۔"

احد نے مصنوعی آنسوں پونچھتے ہوئے کہا جس پر لان میں پر شگاف قہقہ پڑا تھا۔۔۔

ابھی وہ سب ہنس رہے تھے کہ ایک آواز گونجی۔۔۔۔

"ارے بھئی میں تو رہ ہی گیا۔۔۔"

سلمان نے آگے بڑھ کر اسے ابٹن لگایا۔۔۔

"اُفف یہ منحوس یہاں کیوں آیا ہے۔۔۔"

احد نے ناگواری سے سر جھٹکتے ہوئے سوچا۔۔۔۔

"ارے سلمان تم یہاں کیسے۔۔۔؟"

مومل نے خوشگوار حیرت سے پوچھا جس پر احد تو تلملا کر رہ گیا۔۔۔۔

"یار مومی ازلان کے ڈیڈ اور میرے ڈیڈ بزنس پارٹنرز ہیں دیٹس وائے۔۔۔۔۔"

"ہنہہ مومل اسکی مومی کب سے ہو گئی۔۔۔"

احد نے غصے سے اپنی مٹھی بھینچ لی۔۔۔۔۔

"اوکے گائز میں چلا مجھے ضروری کام ہے۔۔۔۔ کانگریٹس برو۔۔۔۔"

سلمان پہلا جملہ ان سب سے جبکہ دوسرا ازلان کو بول کر وہاں سے نکل گیا۔۔۔۔

---------------------------------------

رات کو سب مہمانوں کے جانے کے بعد وہ چاروں اسٹیج پر چڑھ گئے تھے اور تقی نے "شکر ونداں رے" والا گانا لگا دیا تھا جس پر وہ چاروں اپنے عجیب و غریب کرتب دکھا رہے تھے اسٹیپ کے نام پر دو چار بار ازلان کا تھپڑ تقی اور معیز کو بھی لگ چکا تھا اور نیچے دری پر بیٹھی وہ چاروں ہنس ہنس کے لوٹ پوٹ ہو گئیں تھیں۔۔۔۔۔

"تم لوگوں کو بڑی ہنسی آ رہی ہے۔۔۔"

معیز نے ان چاروں کو دیکھتے ہوئے کہا جو کب سے ہنسی جا رہی تھی۔۔۔

"ہاں تو تم لوگوں کو ڈانس کرنا آتا تو ہے نہیں جب سے کرتب دکھا رہے ہو ہمیں۔۔"

وفا نے ہنسی کے درمیان کہا۔۔۔

"اچھا یہ ڈانس نہیں تھا تو پھر کیا تھا۔۔؟"

تقی نے صدمے سے کہا۔۔۔۔

"خیر جو تم لوگ کر رہے تھے اسے لکی ایرانی سرکس ضرور کہہ سکتے ہیں مگر ڈانس بالکل بھی نہیں۔۔"

مومل نے ایک ادا سے کہا۔۔۔

"تو میڈم آپ چاروں کا اپنے بارے میں کیا خیال ہے۔۔۔"

احد نے ہاتھ سینے پر باندھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"ہم لوگوں کو تم سے بہتر ڈانس کرنا آتا ہے۔۔۔"

وفا نے بھی دوپٹے کو سائیڈ سے گرہ لگا کر کہا۔۔۔

"تو دیر کس بات کی ہے دکھادو اگر اتنا ہی اچھا ڈانس آتا ہے تو۔۔۔۔"

ازلان نے بھی چیلنج کیا۔۔۔

"اگر ہم جیت گئے پھر۔۔۔۔۔؟"

زینہ نے ایک آئبر و اچکاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"تو ہماری طرف سے تم لوگوں کو نکاح کی رات کو ڈنر۔۔۔۔۔"

احد نے جوش سے کہا۔۔۔۔

"بھائی تیرا تو ٹھیک ہے ہمیں کیوں پھنسا رہا ہے۔۔۔۔"

سدا کے کنجوس معیز نے احد کے کان میں سرگوشی کی۔۔۔

"ابے تو چپ کر ہار جائے گی یہ۔۔۔۔بولو منظور ہے۔۔۔۔۔"

ازلان نے اسے تسلی دینے کے بعد ان چاروں سے پوچھا۔۔۔

"منظور ہے۔۔۔۔!!"

وہ چاروں یک زبان بولی۔۔۔۔۔

”....Ok Girls The Stage Is All Yours“

یہ کہتے ہوئے وہ چاروں نیچے کودے اور گانا پلے کیا۔۔۔۔

"شکر ونداں رے، مورا پیا مو سے ملن آیو۔۔۔۔

شکر ونداں رے، مورا پیا مو سے ملن آیو۔۔۔

ابھی گانا شروع ہی ہوا تھا کہ ان چاروں کو سانپ سونگھ گیا۔۔۔۔

"بھائی یہ تو کوریو گرافر کی طرح ڈانس کر رہی ہیں۔۔۔۔"۔

معیز نے پریشانی سے کہا۔۔۔۔

"چل بھئی گئے کام سے۔۔۔۔"

اب کی بار تقی نے گولا کباب کی پلیٹ ہاتھ میں پکڑے کہا۔۔۔۔۔

گانا ختم ہونے کے بعد وہ چاروں اسٹیج سے نیچے اتر آئی۔۔۔۔

"ہاں تو ہمارا ڈنر ریڈی رکھئے گا آپ لوگ ٹھیک ہے۔۔۔"

مومل نے اپنا پراندہ گھماتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

"اچھا ٹھیک ہے اب زیادہ اوور بھی نہیں ہو۔۔۔۔۔"

معیز نے منہ بسورتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"یار میرا اور زینی کا ڈانس تو رہ ہی گیا نا۔۔۔۔"

"ہاں بھئی ہمارے دلہا دلہن کا اسپیشل ڈانس تو ہونا چاہیے۔۔۔۔۔۔"

بنش کے کہنے پر سب نے ہاں میں ہاں ملائی۔۔۔۔

"بھائی تو پی ایس ایل کا "تیار ہو" والا لگاؤں یا "کراچی کنگز لگا کے ونگز"۔۔۔۔۔"

احد نے شرارت سے کہا۔۔۔

"بھائی تمیز کا گانا لگادے۔۔۔۔۔"

ازلان نے بگڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"چل میں خود ہی گالیتا ہوں تیرے لیے۔۔۔۔۔"

احد نے کہتے ہوئے اپنا گٹار اٹھایا اور گانا شروع کیا۔۔۔

"کچی ڈوریوں، ڈوریوں، ڈوریوں سے

مینوں تو باندھ لے۔۔۔"

احد نے گانا شروع کیا تو ازلان نے زینہ کی جانب اپنا ہاتھ بڑھایا جسے اس نے دل سے تھاما تھا۔۔۔۔

"پکی یاریوں، یاریوں، یاریوں میں

آندے نہ فاصلے۔۔۔۔

یہ ناراضگی کاغذی ساری تیری

میرے سوہنیاں سن لے میری۔۔۔

دل دیاں گلاں۔۔۔۔۔

کرانگے نال نال بہہ کے۔۔۔۔

انکھ نال انکھ نوں ملا کے۔۔۔۔

دل دیاں گلاں۔۔۔ہائے۔۔۔۔

کارانگے روز روز بہہ کے۔۔۔

سچیاں محبتاں نبھا کے۔۔۔۔

وہ دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھ رہے تھے جبکہ زینہ کی آنکھیں بھیگی ہوئی تھیں اور دو موتی اسکی آنکھوں سے ٹوٹ گرے تھے۔۔۔۔ازلان نے اسے سر کے اشارے سے منع کیا تو اس نے اپنے آنسوں صاف کئے اور مسکرادی۔۔۔۔

ستائے مینوں کیوں۔۔۔

دکھائے مینوں کیوں۔۔۔۔

ایویں جھوٹی موٹی رسکے رسا کے۔۔۔۔۔

دل دیاں گلاں ہائے۔۔۔۔۔

کرانگے نال نال بہہ کے۔۔۔۔

انکھ نال انکھ نوں ملا کے۔۔۔۔۔۔

گانا ختم ہوا تو ایک سحر ٹوٹا جو ان دونوں کی آنکھوں میں بندھ گیا تھا۔۔۔۔۔

"چل بھائی اب ڈانس بھی ہو گیا اب چل گھر دیر ہو گئی ہے کافی۔۔۔۔"

احد کے کہنے پر سب اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے اور اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہوئے۔۔۔۔۔

-----------------------------------------

آج شاہ ولا میں خوشی کا سماں تھا جبکہ ہمدانی ہاؤس میں بھی رونق کا ماحول تھا مسٹر اینڈ مسز ہمدانی تو اکلوتے بیٹے کی شادی کی خوشی میں پوری دنیا خریدنے کے درپے تھے۔۔۔۔

ازلان تو خوشی کے مارے آسمانوں پر تھا جبکہ ذہنوں کو تو سمجھ ہی نہیں آرہا تھا کہ وہ خوشی منائے یا پھر ہمیشہ کی طرح آنسو ہی بہائے وفا موومل اور بنش صبح سے ہی زینی کے گھر پر ہلہ گلہ مچا رہیں تھیں جبکہ احد، معیز اور تقی تو صبح سے بھنگڑے ڈالنے میں مصروف تھے اور ازلان آج اپنا میچ چھوڑ کر سیلون میں اپنے آپ کو چمکا رہا تھا بقول وفا کہ اگر ہماری معصوم سی لڑکی نے اسے ایسی خوفناک حالت (جو اسکا روز کا حلیہ ہوتا تھا) میں دیکھ لیا تو ڈر کے مارے ہارٹ فیل ہی نہ ہو جائے۔۔۔۔

چونکہ نکاح ظہر کی نماز کے بعد تھا تو آج ان سب کی صبح نو بجے ہی ہو گئی تھی جوان کے حساب سے آدھی رات تھی۔۔۔۔۔

-----------------------------

"ارے لڑکیوں مہندی لگ گئی زینی بٹیا کے۔۔۔۔؟"

زبیدہ خانم (زینہ کی والدہ) نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے پوچھا جہاں پارلر کی لڑکیاں ان تینوں کے مہندی لگا رہیں تھیں۔۔۔۔

"وفا بیٹا آپ نہیں لگوائے گی مہندی؟؟"

انہوں نے وفا سے پوچھا جو سپیکر کے پاس کھڑی گانے سلیکٹ کر رہی تھی۔۔۔۔

"نہیں آنٹی مجھے مہندی سے الرجی ہے۔۔۔"

وفا نے سہولت سے منع کیا جبکہ اسکے اس جھوٹ پر ان تینوں نے مایوسی سے اسکی جانب دیکھا۔۔۔۔

"وفا یار میری خاطر ہی لگوا لو نا۔۔"

زینہ نے پر امید نظروں سے اسے دیکھا۔۔

"زینی میں تمہارے نکاح میں آگئی ہوں نا یہ ہی کافی ہے اب مجھے کچھ کہنے پر مجبور نہ کرو۔۔۔"

وفا ایک دم ہی غصے میں آگئی تھی۔۔۔۔

"اچھا اوکے اب ڈانٹ کیوں رہی ہو نہ لگاؤ۔۔"

زینہ نے ڈرتے ہوئے کہا۔۔۔

"اچھا بس بس اب اٹھو سارے اور تیاری پکڑو بارہ بج رہے ہیں۔۔۔"

مومل کے کہنے پر وہ سب اپنے کپڑے اٹھا کر چل دیں۔۔۔

---

وائٹ اور گولڈن رنگ کی کلر تھیم میں وہ تینوں قیامت ڈھا رہی تینوں نے ایک ہی رنگ کے مختلف غرارے زیب تن کئے ہوئے تھے جبکہ زینہ نے سفید میکسی پر سرخ ڈوپٹہ اوڑھا ہوا تھا شاید آج اسکا ارادہ ازلان ہمدانی کے ہوش اڑانے کا تھا۔۔۔

زینہ صبح سے اپنے آنسوں بہائے جا رہی تھی اور اب تو وہ تینوں بھی اسکو چپ کروا کروا کے تنگ آچکی تھیں تو وہ تو مست سیلفیز لینے میں مگن تھیں۔۔۔

"یار میں رو رہی ہوں اور تم تینوں سیلفیز لے رہی ہو قسم سے بات نہ کرنا اب کوئی بھی۔۔۔۔"

زینہ منہ پھلائے بیٹھ گئی۔۔۔۔

"ہاں ہاں اب ہم سے تھوڑی بات کریں گی محترمہ اب تو بس۔۔۔۔"

بنش کا جملہ منہ میں ہی رہ گیا جب زینہ نے اپنا ہیل والا پیر اسے دے مارا۔۔۔۔

"افففف اللہ جی۔۔۔"

ابھی وہ کچھ بولتی ہی کہ نیچے سے ڈھول دھماکے کی آوازیں آنے لگیں اور ان تینوں نے وہاں سے دوڑ لگا دی۔

ارے بھئی دلہے والوں کا استقبال بھی تو کرنا تھا۔۔۔۔

"یار یہ بنش ہے!!!!!"

معیز نے بنش کو پہلی بار اتنا تیار دیکھا تھا تو ایک پل کے لیے تو وہ ساکت رہ گیا۔۔اور اسے پتہ ہی نہ چلا کہ انجانے میں وہ احد سے کہہ گیا ہے۔۔۔

"نہیں یہ میری بہن ہے غالباً۔۔۔"

احد نے ایک زبردست گھوری سے اسے نوازا۔۔۔

"بھائی میں تو بہت خوش ہوں۔۔۔۔"

اچانک ازلان نے ان دونوں کے درمیان آ کر ناچنا شروع کر دیا اور وہ دونوں بھی خوب مزے لے رہیں تھے۔۔۔

"ارے بھئی کہاں چل دیئے پہلے ہمارا نیگ دو ہمیں۔۔۔"

وہ لوگ اندر داخل ہونے لگے تھے کہ وفا نے آگے بڑھ کر انہیں روک دیا۔۔۔۔

"کونسا نیگ بھئی ابھی رخصتی تھوڑی ہو رہی ہے۔۔۔"

جواب ازلان کی بجائے تقی نے دیا۔۔

"اوو گلوکوز کی بوتل تم چپ رہو تمہاری باری میں نمٹ لیں گے تم سے۔۔۔"

وفا نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔۔

"ہاں بھئی بہنوں کا حق ہوتا ہے یہ تو۔۔"

بنش نے کمر پر دونوں ہاتھ ٹکائے کہا۔۔

"توبہ ہے اس پٹاخہ کو میں اپنی بہن کبھی نہ بناؤں۔۔۔"

وہ بس سوچ ہی سکا۔۔۔

"نہ بھئی ہم نہیں دے رہے کوئی نیگ ویگ فالتو اتنا پیسہ خرچ ہو۔۔۔"

معیز نے بھی بیچ میں چھلانگ لگائی۔۔۔

"بالکل بھائی ہم تیرے ساتھ ہیں ان فقیروں کو ایک پیسہ نہ دینا۔۔"

احد نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔۔۔

"بھائی چپ کرو تم لوگ جب میں دے رہا ہوں پیسے تو کیا مسئلہ ہے۔۔۔۔"

ازلان نے بے چینی سے کہا۔۔۔

"ہاں تو رکھو یہاں پورے پچاس ہزار روپے۔۔۔"

مومل نے اپنی ہتھیلی آگے پھیلائی۔۔۔

"واٹ....!!!! پچاس ہزار۔۔۔"

"یہ لو اب جانے دو مجھے میری زینی کے پاس۔۔۔"

ابھی ان تینوں کے منہ کھلے ہی تھے ازلان نے رقم انکے ہاتھ میں پکڑا دی اور آگے بڑھ گیا۔۔۔۔

"یار مجھے ٹینشن ہو رہی ہے۔۔۔"

زینہ نے اپنے ہاتھ مڑوڑتے ہوئے کہا۔۔۔

"جب اسکو بول رہی تھی کہ ہاں ازلان میں کروں گی تم سے شادی جب نہ ہوئی تجھے ٹینشن۔۔"

وفا نے اسکی نقل اتارتے ہوئے کہا۔۔۔

اتنے میں زینہ کے اما ابا اور قاضی صاحب بھی اندر داخل ہوئے۔۔۔۔اور زینہ کے سر اور چہرے پر سرخ ڈوپٹہ ڈال دیا جس پر "ازلان کی دلہن" سنہرے حروف سے لکھا ہوا تھا۔۔۔ قاضی صاحب نے نکاح پڑھوانا شروع کیا۔۔۔

"زینہ احمد شاہ صدیقی ولد محمد احمد شاہ صدیقی آپ کا نکاح ازلان ہمدانی ولد آفاق ہمدانی سے بعوض پچاس لاکھ روپے سکہ رائج الوقت کے کروایا جاتا ہے۔۔ یا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔۔؟"

بس یہ لمحہ تھا کہ زینہ کی آنکھوں سے دو موتی ٹوٹ گریں اور پھر آنسوؤں میں روانی آگئی اور پھر شاہ صاحب نے اسکے سر پر ہاتھ رکھا اور اس نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔

"جی قبول ہے۔۔"

اس نے آنسوؤں کے درمیان رندھی ہوئی آواز میں کہا۔۔۔

"کیا آپ کو قبول ہے۔۔؟"

"جی قبول ہے....."

"بیٹی کیا آپ کو قبول ہے؟"

"مجی مجھے قبول ہے۔۔۔۔۔"

زینہ نے بمشکل الفاظ ادا کئے اور تڑپ کر اپنے اما اور ابا کے گلے لگ کر رو دی۔۔۔۔۔

---

"بھائی مجھے ڈر لگ رہا ہے اگر لڑکی نے منع کر دیا تو۔۔۔۔"

ازلان نے احد کے کان میں سرگوشی کی۔۔۔۔۔

"بھائی جو بھی ہو تیرے نکاح کے لیے جو چھوارے منگوائے ہیں وہ تو میں کھا کر ہی رہوں گا۔۔۔۔۔۔"

تقی نے بریانی کی دیگ میں سے آلو اچکتے کہا۔۔۔۔۔

"بھائی چپ کر امام صاحب آرہے ہیں۔۔۔۔۔۔"

معیز نے قاضی کو امام بناتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

"ابے سالے امام آکر تیرا جنازہ پڑھوایگا کیا۔۔۔۔۔؟۔۔۔۔ قاضی صاحب ہے یہ۔۔"

احد نے اسکی تصحیح کی۔۔۔۔۔۔

"بھائی سب چپ کرو ابھی مجھے قبول ہے بولنے کا ہے۔۔۔۔"

ازلان نے چوڑے بنتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

قاضی صاحب اور مسٹر ہمدانی ازلان کے برابر بیٹھے۔۔۔۔۔

"ازلان ہمدانی ولد آفاق ہمدانی آپکو زینہ احمد شاہ صدیقی ولد محمد احمد شاہ صدیقی سے بعوض حق مہر پچاس لاکھ کے پڑھوایا جاتا ہے کیا آپ کو قبول ہے۔۔۔؟"

"ایک

--------- Forwarded message ----------

From: Bushra zahid zbushra396@gmail.com

Date: Wed, Feb 3, 2021, 12:20 AM

Subject: novel to pdf

To: novelsnagri@gmail.com

یاراں نال بہاراں

از بشریٰ قریشی۔۔۔

اسلام و علیکم !!!!

امید ہے آپ سب بخیر و عافیت ہونگے۔۔۔یاراں نال بہاراں میرا پہلا ناول ہے۔اس ناول میں آپ دوستوں کے الگ الگ پہلوؤں سے متعارف ہونگے۔۔۔اوراس کو پڑھ کر آپ کی اداسی انشاءاللہ دور ہو گی چہروں پر مسکراہٹ آجائے گی۔۔۔امید کرتی ہوں کہ آپ کو یہ ناول انشاءاللہ ضرور پسند آئے گا۔اور آپ کا ساتھ مجھے مزید لکھنے کو مجبور کر دے گا۔۔۔

کہانی ہے یاروں کے یار کی

کچھ شغل ✌ کچھ ملال کی

بھروسے اور پیار کی ❤ ❤

شرارت اور مزاق کی ✌

احساس اور جذبات کی

اپنے اور پرائے کی ♥

دوستوں اور عزیزوں کی

یاراں نال بہاراں کی

موسم بہار کی دلکش رات کے پچھلے پہر جہاں ہر ایک اپنے اپنے بستروں میں نیند کی آغوش میں مست تھا وہیں کراچی کے ایک پوش علاقے میں واقع بنگلے کی دوسری منزل کی کھڑکی میں روشنی چمک رہی تھی۔اندر دیکھو تو کاسنی رنگ کے سادہ شلوار قمیض میں ملبوس اٹھتی ناک کھڑے نین نقوش کندھے سے تھوڑے اوپر آتے ہلکے بھورے بالوں کو اونچی پونی ٹیل میں قید کئے ایک لڑکی کچھ تذبذب

کی حالت میں ادھر اُدھر کچھ تلاش کرنے میں مصروف تھی اور ساتھ ساتھ منہ میں کچھ بڑبڑا بھی رہی تھی۔۔کہ اچانک اسکی ماما کمرے میں داخل ہوتی ہیں۔۔

"بنش بیٹا!! ابھی تک جاگ رہی ہو صبح یونیورسٹی نہیں جانا کیا ایڈمیشن کے لئے؟"زینب بیگم اسے اس وقت جاگتا دیکھ کر کچھ حیران تھیں۔

"ماما یار!! جب سے اپنی فوٹو گرافس ڈھونڈ رہی ہوں مل ہی نہیں رہیں۔"

"اپنے بیڈ کے نیچے دیکھو وہیں گری پڑی ہونگی۔اور یہ ماما یار کونسی بلا ہے ابھی تمہاری دادو نے سن لیا نا۔۔۔"انکی بات ادھوری ہی رہ گئی کہ بنش صاحبہ کی زبان میں کھجلی پیدا ہوئی اور بول پڑی۔

"تو زلیخا بیگم کو تیسرا دوڑا بھی پڑ جانا ہے دل کا"

اسکی بات پر ماما نے اسے زبردست گھوری سے نوازا اور کمرے سے واک آؤٹ کر گئیں"اور وہ پھر سے بڑبڑا رہی تھی۔۔

"اففففف اب کیا کروں؟؟ہاں مومی کو فون کرتی ہوں ویسے بھی وہ الو دن بھر سوتی اور رات گئے جاگتی ہے"اب وہ اپنے موبائل پر اپنی بیسٹ فرینڈ مومل کا نمبر ڈائل کرتی ہے۔

دوسری جانب یعنی تین گلیاں چھوڑ کر کسی گھر میں مستقل کوئی ٹون بج رہی تھی بالآخر مومل صاحبہ اپنا فون ڈھونڈنے میں کامیاب ہوئی اور۔۔۔

"ہیلو۔۔۔۔"

بالکل دوسری جانب بنش میڈم پھر بات کاٹ کر شروع ہو گئی تھی۔۔۔

"یار مومی ہیلو ویلو چھوڑو ایک بہت بڑا مسئلہ ہو گیا ہے"

"ڈونٹ ٹیل می بنی کہ تمہیں رات کے اس وقت بھوک لگی ہے اور قسم لے لو آج ماما نے آلو ٹینڈے بنائے ہیں۔۔۔"

"ارے پاگل ہے کیا وہ مسئلہ نہیں ہے اور اب کیا میں ہفتے میں چار دن آنٹی کے ہاتھ کا کھانا نہیں کھا سکتی؟؟؟"

"ہاں میری جان چار دن کیا تم تو آٹھ دن بھی ہمارے گھر کا کھانا ہی کھاؤ..."مومل نے منہ بسورتے کہا۔

"افففف یار میری بات تو سن۔۔۔۔۔"اب کے مومل کو بنش تھوڑی پریشان لگی۔۔۔

"بولو بنی کیا بات ہے؟"مومل نے تشویش کا اظہار کیا۔

"یار مم میری۔۔میری فوٹو گرافس نہیں مل رہیں!!!!!"جہاں بنش کہ آنسوں جاری تھے وہیں دوسری طرف مومل کی ہنسی نہیں تھم رہی تھی۔"تم۔۔تم ہنس رہی ہو؟"

"نہیں تو کیا میں تمہاری طرح آنسوئوں کی آبشار بہادوں؟؟اتنی سی بات ہے یار ا یونیورسٹی کے برابر شاپ ہے کل ساتھ چلتے ہیں تمہاری پکس بھی بنوالیں گے اور فارم بھی جمع کرا دیں گے ڈَن؟؟"مومل نے جیسے مسئلہ حل کیا۔۔

"او کے ڈَن"

بنش پر سکون ہوئی تھی۔۔۔

"چلو اب آنسو پونچھو اور اب میں سو جاؤں؟؟"

"ہاں سو جاؤ ویسے میں تھینکس تو نہ بولوں نا؟؟"لہجہ شرارتی تھا۔۔

"نہ بہن مجھے پتہ ہے میری بنی کتنی کنجوس ہے۔۔چل کٹ اب"

مومل نے طنزیہ کہا۔

ہاہاہاہا۔۔وہ تو میں ہوں۔۔چلو کٹ رہی ہوں اللہ حافظ۔۔"

"اوکے پھر ملتے ہیں کل انشاءاللہ۔۔ خدا حافظ"

اگلے دن وہ دونوں یونیورسٹی کی تمام ترجیہات پوری کر کے نکل ہی رہیں تھیں کہ کسی نسوانی وجود سے زوردار تصادم کے نتیجے میں تینوں کی چیزیں زمین بوس ہو گئیں۔۔

"اوپسسس سوری سوری آپکو لگی تو نہیں؟؟"

مومل اور بنش نے بے ساختہ پوچھا اور جلدی جلدی اپنا اور مقابل کا سامان اٹھا کر اسکے ہاتھ میں تھمایا۔۔ لیکن جب اس لڑکی کی آنکھوں میں دیکھا تو وہاں آنسوں پلکوں کی باڑ توڑ کر بہہ جانے کو تیار تھے اس سے پہلے وہ دونوں کچھ بولتیں وہ لڑکی اپنی آنکھیں رگڑتی آگے بڑھ گئی اور پیچھے وہ دونوں کندھے اچکاتی چلی گئیں۔۔

یہ منظر ناروے کے شہر اوسلو کی ایک عالیشان یونیورسٹی کا ہے جہاں ہر شخص اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہے وہیں کالی ہڈی پہنے ایک نوجوان ہاتھ میں گٹار لیے کوئی گانا گنگنارہا تھا۔اور اسٹوڈنٹس کی توجہ کا مرکز بنا ہوا تھا۔ویسے تو وہ ہمیشہ سے ہی کسی کونے میں بیٹھا کرتا تھا لیکن اس کی آواز میں ایسا سحر تھا کہ اس کونے میں بھی رونق لگی ہوتی تھی۔جب وہ گا چکا تو پوری کینٹین تالیوں اور سیٹیوں سے گونج اٹھی۔اس نے سر کو ہلکا سا خم دے کر داد وصول کی۔

---

"افففففف یار اب یہ کسکا ایڈمٹ کارڈ ہے؟"

مومل سوچ ہی رہی تھی کہ جھماکے سے صبح والی لڑکی اسے یاد آ گئی۔وہ جلدی سے بنش کو فون گھماتی ہے۔

"یار مومی تمہارا کارڈ میرے پاس آگیا اور میرا تمہارے پاس تو کل گھر آ کر دے دینا اوکے؟؟"

اگلی طرف سے بنش بغیر کسی کی سنے اپنا ریڈیو پاکستان شروع کر چکی تھی۔

"اوو بہن زرا حوصلہ رکھو اور اپنی تیز گام کو بریک لگا کر میری بات سنو۔۔"

مومل نے اسے پھر شروع ہونے سے باز رکھا۔۔

"اچھا سنا دو دن کے چھبیس گھنٹے تو سناتی رہتی ہو۔۔"

بنش نے منہ بسورتے ہوئے کہا تھا۔

"ہاں تو میں کہہ رہی تھی کہ تمہارا کارڈ میرے پاس نہیں ہے اس مس ٹکر کے پاس رہ گیا ہے اور مس ٹکر کا میرے پاس ہے۔" مومل نے تفصیل سے بتایا۔

"اوہ اچھا یار ہم اب مس ٹکر کو ڈھونڈے گے کیسے ؟" بنش نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"میرے خیال میں ایڈمٹ کارڈ میں نام، ڈیپارٹ اور ماشاءاللہ سے فون نمبر بھی لکھا جاتا ہے ہے نا؟"

مومل نے ایک دفعہ پھر اسکی عزت افزائی کی تھی۔ "تو؟؟"

بنش کو ابھی بھی سمجھ نہیں آیا تھا، جبکہ مومل نے اس کے کرڑھ مغز پر اپنا سر پیٹ لیا۔

"تو یہ کہ لڑکی کا نام زینہ احمد صدیقی ہے اور ہمارے ہی ڈیپارٹ اور کلاس کی ہے اسکا مطلب ہمیں زیادہ نہیں ڈھونڈنا پڑے گا۔"

"ہمم یار ویسے یہ زینہ کیا نام ہوا بھلا؟"

مطلب کہ بنش صاحبہ نے نام کے علاوہ کچھ سنا ہی نہیں تھا۔۔

"ایک کام کرو اسکا نمبر ملاؤ بلکہ اس کے پیرنٹس کا نمبر ملاؤ اور پوچھو کہ یہ زینہ کیا نام ہوا بھلا۔ اور میری جان بخش دے اللہ حافظ۔۔"

مومل اس کے بھونڈے انداز سے تپ ہی تو گئی ہی۔۔۔"

ہیں اس کو کیا ہوا؟ اور پھر بنش کو کوئی راستہ نہیں ملا تو اس نے سو جانا ہی بہتر سمجھا۔

---

اسکی انکھ مسلسل بجتے فون کی آواز سے کھلی پہلے تو اس نے سوچا کہ کال پک نہ کی جائے لیکن کال کرنے والا مستقل مزاج لگتا تھا۔اس نے جھنجھلا کر فون اٹھایا اور اپنی نیند میں خلل ڈالنے والے کا نام پڑھا اور نام دیکھتے ہی اسکا سارا غصہ جھاگ کی طرح بیٹھ گیا۔اس نے یس دبا کر کال ریسیو کی۔

"ہیلو!!"

احد نے کال اٹھانے کے بعد کہا۔

"اسلام وعلیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ!!"

سامنے سے شرم دلانے کی حقیر سی کوشش کی گئی تھی۔"وعلیکم السلام! کیسا ہے برو؟"

احد نے بے فکرے لہجے میں کہا۔

"تو ایک سال باہر کیا رہ لیا اب مجھے برو بولے گا۔"

ازلان نے شکایتی انداز میں استفسار کیا۔

"اوہو و چل جانی اب بتا کیسا ہے؟"

احد نے اپنی غلطی کو صحیح کیا۔

"میں ایک دم بنداس، جھکاس، مالامال اور پہلے سے زیادہ ہینڈ سم ہو گیا ہوں تو بتا کہیں کوئی گوری تو نہیں پھسالی تو نے؟"

ازلان نے تفتیشی افسر کی طرح پوچھا۔

"ابے نہیں یار تیرے بھائی کی ایسی قسمت کہاں ایک سال کے لیے تو اوسلو آیا ہوں باقی سیٹنگز پاکستان میں آ کر ہی کروں گا۔"

انداز کچھ شرارتی تھا۔

"اووبھائی بھابھی کے سامنے ایسا بولا نا تو ساری سیٹنگز بگاڑ دینی ہیں آپ کی جلاد صفت منگیتر صاحبہ نے۔۔"ازلان نے جیسے اسکو وارننگ دی۔

"ہاہاہا!!! بھائی کیوں ڈرا رہا ہے اس چڑیل کی نانی سے"احد نے مصنوعی خوف سے پوچھا۔

"اچھا چھوڑ اسے یہ بتا واپسی کب کی ہے پتہ ہے نا ہم سینئرز کی پشتینی روایت کو نبھانا ہے۔کوئی فریشر نہیں بچنا چاہیے ازلان اینڈ گینگ سے"

"بھائی تو فکر ہی نہ کر فریشرز سے پہلے تیرا بھائی یونی میں موجود ہوگا۔"

احد نے ازلان کو تسلی دی اور چند مزید باتیں کر کے فون بند کر دیا گیا۔

چلیں اب آپ کو "ازلان اینڈ گینگ" کا چھوٹا سا تعارف کرواتے ہیں۔سب سے پہلے ہیں اپنے ازلان حمدانی جو حمدانی گروپ آف کمپنیز کے اکلوتے چشم وچراغ ہیں۔اکلوتے ہونے کی وجہ سے تھوڑا شریر ضرور ہے لیکن بدتمیز اور سرکش بالکل نہیں 5.8 جتنا قد سرخ و سفید رنگت چہرے پر ہلکی سی بئیرڈ اور آنکھیں کانچ کی مانند شفاف اور سیاہ بلاشبہ وہ ایک وجہہ پرسنالٹی کا مالک تھا۔

اب باری آتی ہے عبدالاحد منان کی جو ازلان کی طرح زیادہ شان وشوکت نہیں رکھتا تھا لیکن کسی سے کم بھی نہیں تھا۔منان صاحب کی کل تین اولادیں تھیں سب سے بڑا احد اس سے دو سال چھوٹی بنش اور سب سے چھوٹا عالیان۔منان قریشی ویسے تو کمال شخصیت کے مالک تھے لیکن چونکہ وہ ایک آرمی ریٹائرڈ تھے اس لیے ان سے زیادہ اصول پسند کوئی نہ تھا انہوں نے اپنے تینوں بچوں کی تربیت اس نظم وضبط سے کی تھی کہ لوگ مثالیں دیا کرتے تھے۔اور اگر انہیں کوئی ہرا سکتا ہے تو وہ صرف انکا بیٹا عبدالاحد منان ہی تھا۔احد نے ازلان لوگوں کے ساتھ ہی یونیورسٹی میں داخلہ لیا تھا لیکن دوسرے ہی سال ایک اسکالرشپ کے ذریعے ایک سال کے لیے ناروے چلا گیا تھا اب چونکہ ایک سال مکمل ہونے کو تھا تو وہ اب واپسی کی تیاریاں کر رہا تھا۔وہ اپنے تمام دوستوں میں سب سے پرکشش شخصیت کا مالک تھا۔گندمی رنگت چہرے کے کھڑے اور تیکھے نقوش ماتھے کو چھوتے گہرے براؤن بال چھ فٹ سے نکلتا قد

اور کسرتی بدن اس کی وجاہت کو چار چاند لگا دیتے تھے۔اس کے علاوہ احد کو گانے کا جنون تھا۔ہر موقع کی مناسبت سے اس کے پاس ایک گانا موجود ہوتا تھا۔اور اس کی آواز میں ایک سحر تھا جو سننے والے کو مدہوش کر دے۔

اب باری آتی ہے ہمارے معیز شیخ کی جنکی آدھی زندگی لڑکیاں پٹانے میں نکل گئی اور آدھی کو یہ اشعار اور گانوں کے مثرے الٹ پلٹ کر کے ذائع کر دیں گے۔یہ اپنی گینگ میں سب سے بڑے بھی ہیں (عمر میں) اور سب سے چھوٹے بھی ہیں (قد میں) حالانکہ اس کا قد ازلان سے صرف ایک انچ ہی چھوٹا ہے لیکن چھوٹا تو پھر چھوٹا ہی ہوتا ہے نا؟اور اس لیے اس کی گینگ والے اسکو چھٹکو کہہ کر پکارتے ہیں لیکن اگر کسی باہر کے بندے نے اسے چھٹکو کہنے کی غلطی کی تو وہ اوپر نہیں تو ہسپتال ضرور پہنچ جاتا تھا۔

تو اب آخر میں آتے ہیں تقی فرید خان ارے وہ ہی خان جو پٹھان بھی ہوتے ہیں اور جنہیں پشتو بھی نہیں آتی۔فرید خان صاحب کی کراچی شہر میں اپنا گاڑیوں کا بزنس ہے اور ان کے بس دو ہی بیٹے تھے بڑا احسن جس کی شادی تین ماہ قبل ہی انجام پائی ہے اور چھوٹے اور لاڈلے تقی بھائی ویسے تو تقی ایک پر کشش شخص تھا لیکن ان بھائی صاحب کو دیکھ کر لگتا ہے کہ اس میں گلوکوز کی شدت سے کمی پائی جاتی ہے۔کیونکہ وہ سب سے زیادہ دبلا پتلا سا تھا جبکہ چار آدمی کا کھانا اکیلا ہی ہذم کر جاتا تھا۔بقول اس کی گینگ میمبرز کہ جب آندھی چلتی ہے تو ہم تقی کو کس کے پکڑ لیتے ہیں ارے بھئی کہیں اگلے پل ہوا کی سواری کرتا نہ پایا جائے نا۔۔۔

احد اور ازلان تو بچپن سے ہی دوست ہیں جبکہ معیز اور تقی سے انکی دوستی یونی کے پہلے سال میں ہوئی تھی۔۔۔۔

---

"یار بنی جلدی پہنچو اگر آج بھی لیٹ ہوئی نا تو قسم سے میں نے تمہیں چھوڑ کر چلے جانا ہے۔"

وہ پچھلے آدھے گھنٹے سے گھر میں بنش کا انتظار کر رہی تھی اور بنش سدا کی لیٹ لطیف۔۔۔

"پہنچ رہی ہوں یار اب کیا آدھے منہ پر میک اپ اور آدھے کو ایسے ہی چھوڑ کر آ جاؤں؟"

بنش نے اسپیکر پر لگے فون کو دیکھ کر کہا۔

"افففف جلدی کرو مجھے پانچ منٹ میں تم یہاں موجود چاہیے ہو۔"

مومل نے حکمیہ انداز میں کہا۔

بنش دس منٹ تک مومل کے گھر پہنچی اور پھر شاپنگ مال کے لیے روانہ ہوئیں کیونکہ کل انکی یونی کا پہلا دن تھا اور انہوں نے کچھ بھی نہیں لیا تھا۔اور اب مال میں مغزماری کر رہیں تھیں۔وہی چاند رات کو شاپنگ کرنے والی عوام!!!

---

سارا دن مال میں گزارنے کے بعد اب وہ اپنے گھر پہنچیں تھیں۔ابھی بنش نے اپنے روم کا دروازہ کھولا ہی تھا کہ ایک زوردار چیخ سے پورا کمرہ ہل گیا۔۔

"ہادی بھائی!!!!"

وہ اچھلتی ہوئی اسکے بیڈ پر دراز احد کے برابر بیٹھی تھی۔

"اوئے بگز بنی آہستہ بول کیا کان پھاڑنے کا ارادہ ہے؟"

احد نے کان پر ہاتھ رکھ کر ڈرامائی انداز میں بولا۔

"آپ کب آئے اور آپ نے مجھے بتایا کیوں نہیں؟"

بنش نے منہ بسورتے ہوئے کہا صاف ظاہر تھا کہ اب اگلے دو گھنٹے تک اس نے نہیں ماننا۔

"اور یہ بگز بنی نہ بولا کریں آپ مجھے"

"اچھا جی۔۔!! میں تو بگز بنی ہی کہونگا کرلو جو کرنا ہے" انداز حتمی تھا۔

"آپ۔۔۔آپ بہت برے ہو اب آپ پورے دو ڈبّے لا کر دیں گے مجھے چوکلیٹ کے۔"

تو بنش کے دل کی بات زبان پر آ ہی گئی تھی۔احد نے مسکرا کر ہامی بھر لی اور ایک جانچتی نظر بنش پر ڈالتے ہوئے کہا۔

"اور۔۔۔ تمہاری وہ مس چڑیل کیسی ہیں؟ ابھی بھی ویسی ہی ہے یا اب تھوڑا سدھار آ گیا ہے؟"

"قسم سے بھائی آپ نا کبھی میری مومی کو تمیز سے نہیں بلائیں گے وہ بیچاری اتنا مس کرتی رہتی ہے آپ کو اور آپ ہیں کہ کبھی چڑیل کبھی آفت کبھی یہ کبھی وہ۔۔۔"تو ہمیشہ کی طرح بنش کا ریڈیو چل پڑا تھا۔اور احد تو یہ سن کر ہی ساتویں آسمان پر پہنچ گیا کہ موِمل بھی اس کو مس کرتی تھی۔۔۔

---

آج انکی یونی کا پہلا دن تھا۔موِمل نے جینز کے ساتھ ہلکے نیلے رنگ کی گھٹنوں تک آتی فراک پہنی ہوئی تھی اور لمبے بالوں کی پونی ٹیل بنائے دوپٹے کو گردن کے گرد لپیٹے وہ نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی۔ہاتھ میں بیگ اٹھایا اور ایک نظر اپنے آپ کو آئینے میں دیکھا اور باہر کی جانب نکل پڑی۔۔

دوسری جانب بنش نے سی گرین رنگ کا گھٹنوں سے تھوڑا نیچے آتا کرتا اسٹریٹ ٹراؤزر اور دوپٹے کو سلیقے سے شانوں پر پھیلائے بالوں کو ہاف کیچر میں مقید کئے وہ بھی یونی کے لیے تیار نظر آ رہی تھی۔۔احد جو کب سے اس کے روم کا دروازہ بجائے جا رہا تھا وہ باہر نکلی تو اسی پر چڑھ دوڑی۔۔

"افففف بھائی کتنی دیر کر دی آپ نے میں کب سے روم میں بیٹھ کر آپ کا ویٹ کر رہی تھی اب چلیں مومی آ گئی ہے باہر۔"

احد اسے حق دہک دیکھتا رہ گیا جو کب کی جا بھی چکی تھی۔۔۔

وہ دونوں ابھی کار کے پاس ہی کھڑی تھیں کہ احد ان تک پہنچا اور بھرپور نظر بنش کے ساتھ کھڑی اس پری چہرہ لڑکی کو دیکھا اور بنش سے مخاطب ہوا۔

"چلیں۔۔؟"

اس کی آواز پر مومل نے چونک کر پیچھے دیکھا اور پھر نظر ہٹانا بھول گئی۔۔۔

بنش نے مومل کو یوں حیران دیکھا تو بولی۔۔

"اوہ مومی میں تمہیں بتانا ہی بھول گئی بھائی کل ہی آئے ہیں واپس اور یہ ہی ہمیں پک اینڈ ڈراپ کر دیا کریں گے۔

مومل نے اثبات میں سر ہلایا اور ایک نظر احد کو دیکھ کر سلام کیا۔

"السلام و علیکم۔۔!!"

"وعلیکم السلام۔۔!!" احد نے سرسری سا جواب دیا۔ اور اس کا وہی رویہ دیکھ کر مومل کو دکھ ہوا۔ لیکن اس نے ظاہر نہ کیا اور کار میں بیٹھ گئی۔

---

ابھی وہ دونوں کلاس میں بیٹھی تھیں کہ انہیں زینہ آتی نظر آئی جس کے چہرے پر وہی ماتم کا سماں تھا۔ انہوں نے ہاتھ کے اشارے سے اسے اپنے پاس بلایا۔

"ارے زینہ کیسی ہو یار۔۔۔؟"

مومل نے خوشدلی سے پوچھا جبکہ اس کے منہ سے اپنا نام سن کر زینہ کے تو چھکے ہی چھوٹ گئے۔۔

"ت۔۔۔ تم لوگ کون ہو۔۔ اا۔۔۔ اور تمہیں میرا نام کیسے پتہ۔؟"

اس نے ڈرتے ڈرتے پوچھا جبکہ آنکھوں میں آنسوں بھرنے لگے تھے۔ اس سے پہلے کہ وہ رونا شروع کرتی مومل نے اپنا اور بنش کا تعارف کروایا۔۔

"یار میرا نام مومل فرقان ہے اور یہ بنش منان ہے ہم اس دن تم سے ٹکرا گئے تھے تو ہمارے ایڈمٹ کارڈز آپس میں تبدیل ہو گئے ہیں اسکا کارڈ تمہارے پاس آگیا اور تمہارا میرے پاس یہ لو اپنا ایڈمٹ کارڈ۔۔"

مومل نے تفصیل سے بتاتے ہوئے ایڈمٹ کارڈ اسکی طرف بڑھایا۔۔۔

"یار تم لوگوں کا بہت بہت شکریہ مجھے سمجھ نہیں آرہا کیسے شکریہ ادا کروں تم دونوں کا۔۔"

جو آنسوں وہ کب سے روکے کھڑی تھی اب روانی سے جاری ہونے لگے۔۔۔

"اچھا یار ہم تمہارا شکریہ تب ہی قبول کریں گے جب تم ہم دونوں سے بغیر روئے بات کرو گی۔۔ بولو منظور ہے؟"

بنش نے بولتے ساتھ ہی اپنا ہاتھ اس کے آگے بڑھایا جسے اس نے خوشدلی سے تھاما تھا۔

---

ابھی وہ چاروں کلاس لے کر نکلے ہی تھے کہ حسب معمول تقی کو شدید بھوک نے آگھیرا۔۔۔

"یار ازلان ہادی تم دونوں جاؤ اور میرے لیے بس دو برگرز دو فرائز اور ایک سینڈوچ پکڑ لینا کینٹین سے باقی دیکھ لینا اپنا اپنا۔۔۔"

تقی نے ایک لمبی سی انگڑائی لیتے ہوئے ان دونوں پر اپنا حکم صادر کیا۔۔

"اچھا اور تو کیا کریگا پھر۔۔۔"

ازلان نے ایک آبرو اچکاتے ہوئے اپنا مضبوط ہاتھ اس کے کندھے پر رکھا۔۔۔

"میں تم لوگوں کے لیے شکار ڈھونڈوں گا نا ابھی تو ہم نے فریشرز کو یاد دلانا ہے کہ سینئیرز کے بھی کچھ حقوق ہوتے ہیں۔۔۔ تم لوگ سامان لے کر اپنے اڈّے پر پہنچو میں اور معیز ڈھونڈتے ہیں پھر۔۔"

ان دونوں نے اس کی بات پر حامی بھری اور کینٹین کی طرف چل پڑے۔۔۔

"ابے معیز یار میں نے بول تو دیا کہ ڈھونڈوں گا لیکن اب ڈھونڈوں کیسے۔۔؟"

چند قدم آگے چل کر تقی نے معیز سے پوچھا۔۔۔

"ابے ڈھونڈنے کی ضرورت ہی نہیں وہ دیکھ شکار خود چل کر ہمارے پاس آرہا ہے۔۔۔"

اس نے سامنے سے آتی مومل، بنش اور زینہ کو دیکھ کر کہا۔۔۔

---

"سلام لڑکیوں کیسے مزاج ہیں تم تینوں کے۔۔؟"

معیز نے ان تینوں کو روک کر اپنے بتیس دانتوں کی بھرپور نمائش کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔

"وعلیکم السلام جناب ہم کیوں بتانے لگے بھلا آپ کو اپنے مزاج۔۔۔"

بنش نے اسے گھورتے ہوئے پوچھا۔۔

"اچھا بھلے نہ بتاؤ لیکن پلیز اس بیچارے کو کچھ کھانے کو دیدو جو بھی لائے ہو سب دیدو دیکھو کتنا کمزور سا ہے ابھی مر جائے گا بھوک سے۔۔"

معیز نے تقی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جس نے اپنے نام کے ساتھ بیچارہ سن کر فوراً سے مسکینوں والی شکل بنالی تھی۔۔۔

اس سے پہلے وہ تینوں کچھ کہتی ایک زوردار آواز ان کے کانوں سے ٹکرائی۔۔۔

"ارےےےےے تم لوگ ان بیچاروں کو کچھ کھانے کو کیوں نہیں دے رہے۔۔۔ یہ لو یہ کھالو تم دونوں پھر ہمیں دعا دینا۔۔۔"

وہ لڑکی بھی معصوم سی شکل بنا کر اپنا لنچ باکس ان کو تھماتی ہے۔۔۔

"دیکھو کتنی رحم دل انسان ہے یہ لڑکی سیکھو اس سے کچھ بھوکے کی مدددددد۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

اس کی بات منہ میں ہی رہ گئی جب سینڈوچ کا پہلا نوالا منہ میں رکھتے ہی مرچوں کے گولے نے ان دونوں کی زبان کو چھوا تھا۔۔۔۔۔۔

"اب بتاؤ کرو گے آئندہ فریشرز کو تنگ بتاؤ۔۔؟"

وفا نے ایک غصیلی نظر ان دونوں پر ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔

جبکہ وہ تینوں بت بنی منظر کو سمجھنے کی کوشش کر رہیں تھیں۔۔

"سیییی یار مطلب کے سسسس اب ہم سینئرز کا اتنا بھی سسس حق نہیں ہے؟؟"

تقی نے پانی کی بوتل منہ سے لگاتے ہوئے بھیگی آنکھوں سے کہا جو مرچوں کے باعث بس بہنے کو تھیں۔۔۔

" بلکل بھی نہیں بلکہ ہم جونئیرز کا کام ہے تم جیسوں کو لائن پر لانا۔۔"

وفا نے اسے ایک زبردست گھوری سے نوازا۔

"واہ بھائی تو کرلیا تو نے شکار فریشرز کا۔۔؟"

ازلان نے ان دونوں کی حالت پر ہنستے ہوئے پوچھا۔۔۔

"سوری گرلز تم لوگوں کو ان دو نمونوں کی وجہ سے پریشانی ہوئی۔۔"

ازلان نے زینہ کو دیکھتے ہوئے کہا جس کی آنکھوں کے کنارے ایک بار پھر نم تھے اور ازلان کو وہ نکھرا نکھرا ستا ہوا چہرہ سیدھا اپنے دل میں اترتا محسوس ہوا۔۔۔

"ویسے یہ پہلی بار ہوا ہے کہ ازلان اینڈ گینگ کو کسی فریشر بلکہ گرلز نے ہرادیا۔۔۔

"I'm very impressed...!!!!"

احد نے اوران چاروں کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

"بس دیکھ لو پھر ہم بھی کم نہیں ہیں کسی سے۔۔۔۔"مومل نے گردن اکڑا کر کہا۔۔۔

"تو کیا آپ چاروں ازلان اینڈ گینگ کا حصہ بنے گی۔۔۔؟"

ازلان نے مومل کی جانب دوستی کا ہاتھ بڑھایا۔۔۔

"بن تو جائیں گے تو لیکن اس گینگ کا نام ذرا تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔۔۔"

جواب وفا کی طرف سے آیا۔۔۔

"مطلب۔۔۔؟ہم کچھ سمجھے نہیں۔۔۔"

تقی نے آ ئبرو اچکا کر پوچھا۔۔

"مطلب تمہیں سمجھ آئے گا بھی نہیں اپنے چھوٹے سے دماغ پر زور نہ ڈالو۔۔۔"

وفا ایک بار پھر تقی پر پھٹ پڑی تھی۔۔

"میرا مطلب ہے کہ اگر اس گینگ میں ہم آٹھ لوگ ہیں تو صرف ازلان کا نام کیوں آئے بھئی آٹھوں کے نام آنے چاہیے نا۔۔کیوں لڑکیوں کیا کہتی ہو؟؟"

وفا نے پہلی بات ان چاروں سے اور دوسری لڑکیوں سے۔۔۔۔

"ہاں ہاں بلکل ہم سب کا نام ہونا چاہیے۔۔"

وہ تینوں یک زبان ہو کر بولی۔۔

"تو اب ہم ایک ایک کا نام کیسے لگائیں گے بھلا۔۔۔ تم ہی بتاؤ۔۔"

اب کی بار معیز نے بھی اپنا حصہ ڈالا۔۔۔

"ارے الووں ہم نے کیا مضمون لکھنا ہے جو ایک ایک کے نام لگائیں گے۔۔۔"

وفا کا پارا ایک بار پھر ہائی ہوا۔۔۔

"ہم ایسا کر سکتے ہیں کہ ہر ایک میمبر کے نام کے لیٹرز کو ملا کر ایک نام بنائیں۔۔۔"

زینہ نے دھیمی آواز میں کہا۔۔۔۔

"واہ واہ بہت اعلیٰ مطلب بہت ہی اعلیٰ کیا آئیڈیا دیا ہے لڑکی نے کمال۔۔۔۔"

ازلان نے کافی اونچی آواز میں اسکی تعریف کی جس پر سب نے اس کو حیرانی سے دیکھا۔۔۔۔

ازلان کو جب اس بات کا اندازہ ہوا کہ وہ جذبات میں کچھ زیادہ ہی بول گیا ہے تو مسکراہٹ ایسے غائب ہوئی جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔۔۔

"نہیں میرا مطلب تھا اچھا تھا آئیڈیا ہاں اچھا تھا۔۔۔"

اس کی بات پر احد نے بمشکل اپنی اڈتی مسکراہٹ کو چھپایا۔۔۔۔۔

"اچھا لیکن تم لوگوں نے اپنے نام تو بتائے ہی نہیں۔۔"

تقی نے اپنے ذہن پر زور دیا۔۔

"اوہ ہاں میرا نام وفا چودھری ہے اور تم لوگوں سے ابھی ہی ملی ہوں میں۔۔۔"

وفا نے اپنا تعارف کروایا۔۔۔

"میں زینہ شاہ ہوں میں اپنے والدین کی کل کائنات ہوں۔۔رونا میرا مشغلہ ہے روئے بغیر تو میرا کھانا بھی ہضم نہیں ہوتا۔۔۔ہر فنی سٹوئیشن میں بھی میرا رونا لازمی ہے۔۔۔"

زینہ نے اپنا تعارف کروایا۔۔

"ہیں۔۔!! لیکن ابھی تو تم نے کہا کہ تم زینہ ہو اور ابھی کہہ رہی ہو کہ کائنات ہو۔۔؟"

معیز نے اپنی خراب اردو کا فُل آن مظاہرہ کیا۔۔

"ابے الو۔۔۔کل کائنات مطلب اکلوتی اولاد ہے اپنے اما ابا کی۔۔۔"

ازلان نے ایک بار پھر زینہ کی سائیڈ لی۔۔۔

"اور میں بنش ہوں ہادی بھائی کی بہن اور یہ میری بیسٹ فرینڈ اور ہادی بھائی کی منگیتر مومل ہے۔۔۔"

بنش نے جلدی جلدی اپنا ریڈیو پاکستان سنایا اور مومل کے تعارف پر پل بھر کے لئے دونوں کی نگاہیں ملیں تھیں وہیں ازلان کے علاوہ ان سب کی آنکھیں اور منہ کھلے کے کھلے رہ گئے۔۔۔۔

"ابے کمینے تو دو سال سے ہمارے ساتھ ہے اور ہمیں معلوم ہی نہیں کہ تو آلریڈی بکڈ ہے۔۔۔۔"

تقی نے ایک زبردست مکا ہادی کے کندھے پر جڑا۔۔۔

"ہائے۔۔۔ہمیں تو اپنوں نے مارا غیروں میں کہاں دم تھا

ڈوبی وہاں کشتی جہاں دریا کم تھا

معیز نے اچھے بھلے شعر کو معزور کر کے پیش کیا جس پر شاعری کی دیوانی بنش نے صدمے سے اسے دیکھا اور پھر لنگڑے شعر کی تصحیح کی۔۔

"ہمیں تو اپنوں نے 'لوٹا' غیروں میں کہاں دم تھا

ڈوبی وہاں کشتی جہاں 'پانی' کم تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"ارے بنی کتنے شعر صحیح کرو گی اسکا تو الف بے ہی الٹا ہے... ابھی تو اسکے گانے نہیں سنے تم نے۔۔"

بنش کی حالت سمجھتے ہوئے احد نے کہا۔

"بھائی لیکن جو بھی ہے تو نے منگنی کی بریانی تک نہیں کھلائی ہم غریبوں کو۔۔۔"

تقی کو اس کی منگنی سے زیادہ بریانی کا دکھ تھا۔۔

"ابے بھائی وہ تو ابا کو شک تھا کہ باہر کسی گوری سے شادی کر لوں گا اس لیے ہماری منگنی کروا دی وہ تو نکاح پڑھوا دیتے بڑی مشکل سے منگنی پر روکا ہے۔۔۔ایسا کچھ نہیں جیسا تم لوگ سمجھ رہے ہو۔۔"

احد کی بات پر جہاں سب کو اطمینان ہوا وہیں مومل کا دل ایک بار پھر ٹوٹا تھا۔۔۔

"اچھا چھوڑو اس کو وفا پٹاخہ تم نے نام سوچا پھر گروپ کا۔۔؟"

تقی نے وفا کو تپاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

"اوئے گلوکوز کی بوتل پٹاخہ کس کو بولا ہے تم نے ہاں۔۔۔"

وفا نے تقی کو ایک گھونسا لگایا جس سے وہ بیچارہ گھاس پر ہی گر گیا۔۔۔

"تم خود ہی پھٹتی رہتی ہو پٹاخوں کی طرح ہر وقت تو یہ ہی بولو نگا نہ اور گلوکوز کی بوتل تم نے مجھے کہا ہے۔۔۔؟"

تقی نے صدمے سے پوچھا۔۔۔

"اور نہیں تو تمہارے فرشتوں کو بولوں۔۔۔؟"

وفا نے غصے سے لال ہوتے چہرے سے کہا۔۔

اس سے پہلے وہ دونوں پھر شروع ہوتے مومل نے دونوں ہاتھوں سے تالی بجاتے ہوئے سب کو متوجہ کیا۔۔

"ہمارے گروپ کا نام ہوگا"THE AFLATOON"

مومل نے وفا کے ہاتھ سے پین اچکا اور رجسٹر پر لکھنے لگی اور ساتھ ہی بول بھی رہی تھی۔۔

"سب سے اوپر احد کا Ahad

پھر وفا کا waFa

اس کے بعد ازلان کا azLaan

پھر زینہ کا zaynAh

پھر تقی کا Taqi

اس کے بعد معیز کا mOiz

پھر میرا یعنی مومل کا mOmal

اور سب سے لاسٹ بنش کا biNish

"THE AFLATOON"

کیسا لگا پھر نام سکو۔۔؟؟"

مومل نے پرجوش لہجے میں کہا۔۔۔

"اعلیٰ ہے بھئی ایک سے بڑھ کر ایک ذہین لوگ ہیں ہمارے گروپ میں۔۔۔"

معیز نے گردن اونچی کر کے کہا۔۔۔

"مومی یار کمال نام ہے گڈ ہو گیا یہ تو۔۔"

بنش نے بھی سراہا۔

"یار مجھے نا ایک گانا آرہا ہے بہت زور سے۔۔۔ گا دوں کیا۔۔؟"

احد کے اندر کے عاطف اسلم نے انگڑائی لی۔۔

"جانی تجھے کب سے ہماری اجازت کی ضرورت پڑی ہے بنداس گا بھائی۔۔"

ازلان نے احد کی پیٹھ تھپتھپاتے ہوئے کہا۔۔

ایک منٹ ایک منٹ ہادی بھائی میں اپنا کیمرہ نکال لوں ذرا۔۔۔"

احد کو گلہ کھنگارتے دیکھ کر بنش نے کہا۔۔

وہ سب لوگ "اپنے اڈے" پر ڈیرہ جمائے بیٹھے تھے اور معیز تو ازلان کی گود میں سر رکھے گھاس پر ہی لیٹ گیا تھا۔۔

"اوکے ون!! ٹو!! تھری!! اسٹارٹ۔۔۔"

بنش نے کیمرے میں دیکھ کر کہا جب تک احد اپنا گٹار سنمبھال چکا تھا۔۔۔

"یاروں یہی دوستی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قسمت سے جو ملی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سب سنگ چلیں، سب رنگ چلیں۔۔۔۔

چلتے رہیں ہم سداااا۔۔۔۔۔

یاروں یہی دوستی ہے۔۔۔۔

قسمت سے جو ملی ہے۔۔۔۔

سب سنگ چلیں، سب رنگ چلیں۔۔۔

چلتے رہیں ہم سدااااا۔۔۔

ٹوٹے نہ کبھی ساتھ یہ۔۔۔

چھوٹے نہ کبھی ہاتھ یہ۔۔۔

اپنی تو ہے یہ دعاا۔۔۔۔

ٹوٹے نہ کبھی ساتھ یہ۔۔۔۔

چھوٹے نہ کبھی ہاتھ یہ۔۔۔۔

اپنی تو ہے یہ دعاا۔۔۔۔

یاروں یہی دوستی ہے۔۔۔۔۔

قسمت سے جو ملی ہے۔۔۔۔

سب سنگ چلیں، سب رنگ چلیں۔۔۔

چلتے رہیں ہم سدا!!!!۔۔۔۔

احد نے گانا ختم کیا تو ان سب نے تالیاں بجا کر اسے سراہا۔۔۔ پھر اس نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور ان ساتوں نے اس پر اپنے اپنے ہاتھ رکھے اور نعرہ لگایا

"EAST OR WEST AFLATOONS ARE THE BEST"

اور یہ خوبصورت منظر بنش نے اپنے کیمرے میں محفوظ کر لیا۔۔۔

---

"چلو افلاطونز اب ہم چلتے ہیں ہماری کلاس کا ٹائم ہے۔۔۔"

وفا نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

"ہاں یار میں بھی نکلوں میرا میچ ہے۔۔۔"

ازلان نے بھی اپنے ہاتھ جھاڑے اور اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

"اُفف یار ایک تو تیرے میچ سے میں تنگ آگیا ہوں ابھی ہم نے بریانی کھانے جانا تھا۔۔۔"

تقی نے سینڈوچ کا آخری بائٹ لیتے ہوئے کہا۔۔

"بھائی تجھے پتہ ہے میں ایک وقت کو تیرے نکاح کی بریانی چھوڑ دوں لیکن میچ چھوڑ دوں یہ ناممکن ہے۔۔اب میں چلا۔۔۔"

ازلان نے شوخی سے کہا اور اچھلتے کودتے وہاں سے نکل گیا۔۔

"اور بھائی میں بھی تب ہی چلوں گا جب احد یا تو کھلائے گا مجھے۔۔ کیونکہ میں ٹھہرا کنگلہ اور ویسے بھی تیری وجہ سے مرچوں والا سینڈوچ کھا چکا ہوں۔۔"

معیز نے اپنی کنجوسی کو جسٹیفائی کیا۔۔

"ابے چل چھٹکو کھلا دے گا ہمارا پیٹو بھائی ہمیں ہے نا تقی۔۔؟"

احد نے معصوم سی شکل بنا کر ہنسی ضبط کرتے ہوئے کہا۔۔۔

"چلو کنگلو۔۔۔ میرے باپ کا بزنس تم لوگوں کو کھلانے میں ہی بیٹھ جائے گا۔۔"

تقی نے منہ بسورتے ہوئے کہا اور کینٹین کی طرف چل دیا۔۔۔

---

ان لوگوں کو یونی میں تین ماہ گزر چکے تھے اور ان آٹھوں کی دوستی مزید گہری ہو گئی تھی۔۔

ابھی وہ چاروں کینٹین میں ہی بیٹھی تھیں کہ معیز وہاں آتا نظر آیا اور چلتے پھرتے لوگوں کو تنگ بھی کر رہا تھا کبھی کسی لڑکے کے ہاتھ سے برگر اچک لیا تو کبھی کسی لڑکی کے بالوں میں سے کیچر نکالتا وہ ان چاروں کی طرف پہنچا۔۔۔

"وہ دیکھو آ گیا ٹھرکی۔۔۔"

بنش نے اس کی حرکتیں دیکھتے ہوئے ان تینوں سے کہا۔۔

"اوئے لڑکیوں کیا کھسر پھسر کی جا رہی ہے۔۔"

معیز نے وہاں آکر دوسری ٹیبل سے کرسی کھینچی اور اسکو الٹا گھما کر بیٹھ گیا۔۔۔

"ہم نا ابھی تمہاری ہی تعریف کر رہے تھے۔۔"

مومل نے چہرے پر مسکراہٹ سجائے معیز سے کہا۔۔۔

"اوہ مومی ڈارلنگ کوئی نئی بات بتاؤ آئی نو اس یونی کی آدھی سے زیادہ گرلز معیز شیخ کی ڈیشنگ پرسنالٹی کی دیوانی ہیں۔اور کچھ تو۔۔۔"

ابھی وہ بول ہی رہا تھا کہ وفا نے اپنا جو گرز والا بھاری پیر اسکی ٹانگ پر مارا اور اسکی چلتی زبان کو بریک لگا۔۔۔

"اوہ ہیلو بھائی پوچھ تو لو ہم کیا بات کر رہے تھے۔۔۔"

بنش نے اسکو گھورتے ہوئے کہا۔۔۔

"واٹ!!!!!!بھائی اوئے بگز بنی بھائی تو نہ بلاؤ یار۔۔۔تم یونی کی پہلی لڑکی ہو جس نے مجھے بھائی ہی بنا ڈالا۔۔۔"

معیز نے صدمے سے مصنوعی آنسو پونچھتے ہوئے کہا۔۔۔

ابھی وہ کچھ بولنے ہی والی تھی کہ احد اور تقی بھی وہاں پہنچے۔۔

"ابے سالے تجھے اور ازلان کو کوئی اور کام نہیں ہے وہ منحوس میچ دیکھنے چلا گیا اور تو کلاس بنک کر کے ادھر بیٹھا ہوا ہے۔۔۔"

احد نے اسے ایک گھونسا لگایا تھا۔۔

"بھائی میں تو گرلز کو کمپنی دے رہا تھا۔۔۔"

معیز نے مسکینوں والی شکل بناتے ہوئے کہا۔۔

"ہاں ہاں ساری لڑکیاں تیری کمپنی کے ہی تو انتظار میں بیٹھی ہیں۔۔۔"

تقی نے بریانی کی پلیٹ اپنے اگے کھسکاتے ہوئے کہا۔

"بھائی تو تو کچھ بول ہی نہ ایک لڑکی پٹی نہیں ہے آج تک تجھ سے آیا بڑا ہہنہ۔۔۔"

معیز نے تقی کے کندھے پر ایک چپٹ رسید کی۔۔

-------------------------------------------------------------

رات کو کھانے کے بعد مومل اپنے کمرے میں گئی تو اس کا فون مسلسل بج رہا تھا۔۔اس نے دیکھا تو افلاطونز کی کال تھی۔۔۔

"اسلام و علیکم مومی بھابھی۔۔۔۔۔!!!"

اس سے پہلے وہ کچھ بولتی سامنے سے ان چھ لوگوں نے باآواز بلند مومل کو سلام پیش کیا۔۔۔

"خیریت تو ہے آج اتنی عزت کس خوشی میں دی جارہی ہے۔۔۔؟"

مومل نے حیرانی سے پوچھا۔۔۔

"مومی یار کمنگ سنڈے ہادی بھائی کی برتھڈے ہے۔۔۔"

بنش نے اپنا مدعا بیان کیا۔۔۔

"تو اس میں، میں کیا کرسکتی ہوں۔۔؟"

مومل کو بنش کی بات سمجھ نہیں آئی تھی۔۔۔

"یار مومی سین کچھ یوں ہے کہ ہم سب نے ہادی کو سرپرائز دینے کا پلان بنایا ہے اور ہمیں کچھ سمجھ نہیں آرہا کیا کریں اب تم ہی کچھ کر سکتی ہو۔۔۔"

تقی نے چپس کھاتے ہوئے سارا مسئلہ اس کے گوش گزارا۔۔۔

"میں کیا آئیڈیا دوں۔۔۔؟"

مومل نے نظریں جھکائے کہا۔۔۔

"اف یار مومی یم یہاں تمہارا نکاح نہیں پڑھوا رہیں جو شرما رہی ہو جلدی بتاؤ کوئی آئیڈیا۔۔۔"

وفا کا پارا ہائی ہو چکا تھا۔۔۔

"ہاں یار مومی جلدی سوچو کچھ میرا میچ شروع ہو جانا ہے۔۔۔"

ازلان نے چائے کی چسکیاں لیتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"اچھا ایک کام ہو سکتا ہے۔۔۔"

"کیا۔۔۔۔"

سب یک زبان بولے۔۔۔

"ازلان تمہارے بابا ہماری یونی کو فنڈز دیتے ہیں نا۔۔۔۔اور وی۔ سی سر بہت عزت کرتے ہیں انکی۔۔؟"

"ہاں مگر اس سب سے ہادی کا کیا تعلق۔۔۔؟"

ازلان نے عجیب سی شکل بنا کر مومل کو دیکھا۔۔۔

"ہم اپنے یونی گراؤنڈ میں ایک کانسرٹ آرگنائز کرتے ہیں۔۔

پرمیشن کا کام ازلان سمبھال لے گا۔۔۔ باقی ہم نوٹس بورڈ پر کانسرٹ کا لکھ دیں گے۔۔۔ سنگر ہمارا احد منان۔۔۔۔ کیسا لگا آئیڈیا۔۔۔؟"

مومل نے باری سب کو دیکھتے ہوئے ان کی رائے جاننے کی کوشش کی۔۔۔۔

"باقی سب تو ٹھیک ہے لیکن ہادی گانے کے لیے راضی ہو جائے گا۔۔؟"

تقی نے چپس سے بھرے منہ سے کہا۔۔۔۔

"ارے ے یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے۔۔ہادی بھائی کی سب سے بڑی خواہش ہے کہ وہ کراؤڈ کے سامنے گائیں لیکن بابا کی وجہ سے کبھی کہا نہیں۔قسم سے انہیں بہت اچھا لگے گا یہ سب۔۔۔"

بنش نے پر جوش لہجے میں کہا۔۔۔

"اور کانسرٹ ہوسٹ کون کرے گا۔۔۔؟"

اب کی بار کب سے چپ بیٹھی زینہ نے لب کشائی کی۔۔۔

"ارے ے۔۔۔!!! یہ اپنا ازلان ہے نا اسکو ویسے بھی کمینٹری کرنے کا بہت شوق ہے یہ کرلے گا۔۔۔کیوں ازلان۔؟؟"

معیز نے ازلان کی طرف دیکھا تو سب کی امید بھری نظروں کے سامنے اس نے بھی ہامی بھرلی۔۔۔

"اوکے تو اس ہفتے کی رات گیارہ سے بارہ کانسرٹ اور بارہ بجے سیلیبریشن ڈن کریں۔۔۔؟؟"معیز اتنی زور سے چیخا کہ ایک پل کو سب کے ہینڈ فری لگے کانوں میں جھنجھناہٹ ہو گئی۔۔۔"

"ڈن۔۔۔۔"

وہ ساتوں ایک ساتھ بولے۔۔۔

---

"ہادی بھائی آپ کو پتہ ہے۔۔؟"

اگلے دن یونیورسٹی سے واپسی پر بنش نے احد سے پوچھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔"

احد نے شرارت سے کہا۔۔۔

"ابھی تو میں نے بتایا ہی نہیں کیسے چلے گا پتہ۔۔۔۔"

بنش نے طنزیہ مسکراہٹ سے کہا۔۔۔

"تو پوچھا کیوں پھر۔۔؟"

پیچھے بیٹھی مومل ان بہن بھائی کی نوک جھوک پر اپنی ہنسی بمشکل ضبط کری ہوئی تھی۔۔۔

"میں کہہ رہی تھی کہ کمنگ سیٹرڈے یونی میں کانسرٹ ہے اور ہم سب کو جانا ہے۔۔۔"

بنش نے جیسے اعلان کیا۔۔۔

"اوکے بوس۔۔!!!گانے کی محفل ہو احد نہ جائے امپوسیبل۔۔۔۔"

احد کے کہنے پر بنش نے ایک فاتحانہ مسکراہٹ مومل کی طرف اچھالی۔۔۔۔

---

آج یونی میں کانسرٹ نائٹ تھی۔۔یونی گراؤنڈ اس وقت اسٹوڈنٹس سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔۔۔اس سے تھوڑا دور اسٹیج کے برابر دیکھو تو ازلان ہاتھ میں ایک پرچہ پکڑے ہوسٹنگ کی تیاری کر رہا تھا اور ساتھ ساتھ تقی کے ہاتھ سے کولڈ ڈرنک کا کین لے لے کر اس میں سے گھونٹ بھر رہا تھا اتنے میں اسے سامنے سے وفا، مومل اور زینہ آتی ہوئی دکھی۔۔۔

"یار معیز کچھ کر بھائی قسم سے اتنی ٹینشن تو پیپر کے وقت بھی نہیں ہوتی جتنی یہ کمینٹری کرنے میں ہو رہی ہے۔۔"

ازلان نے معیز کے کندھے پر سر رکھے رونی صورت بنا کر کہا۔۔۔

"کمینٹری نہیں ہوسٹنگ ہوتا ہے۔۔۔تم ہر جگہ اپنے کرکٹ کو گھسا لیا کرو۔۔"

زینہ نے منہ بسورتے ہوئے اس کی اصلاح کی۔۔۔

"یار جو بھی ہے۔۔مجھے تو بہت ٹینشن ہے رے بابا۔۔"

ازلان پھر شروع ہو چکا تھا۔۔

"یار یہ بنش لوگ کہاں رہ گئے مومی فون کر کے پوچھو۔۔"

وفا کے کہنے پر ابھی اس نے فون نکالا ہی تھا کہ تقی کی آواز پر نظریں اٹھا کر دیکھا جہاں سے بنش کے ساتھ احد اپنی تمام تر وجاہت لیے ان ہی کی طرف آ رہا تھا۔۔اور مومل نے اپنے دل کو بغاوت کرنے سے باز رکھا۔۔

"کیا ہوا ابھی تک کانسرٹ شروع نہیں ہوا۔۔؟"

احد نے گھڑی میں ٹائم دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔

"بس یار اہونے ہی لگا ہے۔۔چلو اس طرف چلتے ہیں۔۔"

معیزان سب کو اسٹیج کی طرف لے آیا تھا جہاں ازلان ابھی اسٹیج پر چڑھ رہا تھا۔۔

"یا اللہ بس میری عزت رکھ لے زینی کے سامنے ناک نہ کٹ جائے میری۔۔"

ازلان بڑبڑاتے ہوئے اسٹیج پر آ کر مائک پکڑ کر اونچی آواز میں کہا۔۔

"السلام وعلیکم کے یو۔۔۔۔

(KARACHI UNIVERSITY)۔۔!!!!"

"وعلیکم السلام۔۔۔۔!!!"

جواب اس سے بھی زیادہ پر جوش آیا تھا۔۔

"ہم آپ سب کو اینوئل میچ۔۔۔اوہ مطلب اینول کانسرٹ میں ویلکم کرتے ہیں۔۔"

"اور اب مزید وقت ضائع کئے بغیر آپ سب کی بھرپور تالیوں میں ہم بلاتے ہیں کے یو کی شان، کے یو کا ہونہار بیٹسمین۔۔۔ مطلب ہونہار طالب علم

'عبدالاحد منان کو۔۔۔۔۔'"

نیچے اسٹوڈنٹس تالیوں اور سیٹیوں کے درمیان اس کا نام پکار رہے تھے جبکہ وہ تو اپنا نام سن کر بے یقینی کے عالم میں ان ساتوں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

ابے ہماری شکل کیا دیکھ رہا ہے جا نا سب تیرا نام پکار رہے ہیں۔۔۔۔"

معیز نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر مسکراتے ہوئے ایک انکھ دبائی۔۔۔اور پھر احد کو چند سیکنڈز لگے سب سمجھنے میں۔۔۔اتنے میں مومل نے اسکا گٹار اٹھا کر اسے تھمایا اور دھیرے سے سرگوشی کی۔۔۔

"بیسٹ آف لک ہادی۔۔۔"

"تم سب سے میں واپس آکر نمٹتا ہوں۔۔۔"

احد نے مسکراتے ہوئے کہا اور اسٹیج کی طرف بھاگا۔۔۔

"جا میرے اریجیت سنگھ جی لے اپنی زندگی۔۔۔"

ازلان جو اسٹیج سے اتر رہا تھا احد کے کندھے کو تھپتھپاتے ہوئے کہا۔۔۔

احد کے اسٹیج پر چڑھتے ہی پورا گراؤنڈ ایک بار پھر اس کے نام کی آوازوں سے گونج اٹھا۔۔۔

احد نے ایک نظر نیچے کھڑی مومل پر ڈالی جو پر امید نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی اور پھر گٹار بجاتے ہوئے گانا شروع کیا۔۔۔

"تو سفر میرا۔۔۔

ہے توہی میری منزل۔۔

ابھی اس نے گانا شروع ہی کیا تھا کہ سارا گراؤنڈ اس کے ساتھ ساتھ گانے لگا۔۔اور وہ گٹار کے تاروں کے ساتھ ساتھ مومل کے دل کے تار بھی چھیڑ گیا تھا۔۔۔

"تو سفر میرا۔۔۔

ہے توہی میری منزل۔۔۔

تیرے بنا گزارا۔۔۔

اے دل ہے مشکل۔۔۔۔۔۔

تو میرا خدا۔۔۔

توہی دعا میں شامل۔۔۔۔

تیرے بنا گزارا۔۔۔

اے دل ہے مشکل۔۔۔۔۔۔

مجھے آزماتی ہے تیری کمی۔۔۔

میری ہر کمی کو ہے تو لازمی۔۔۔

جنون ہے میرا۔۔۔۔

بنوں میں تیرے قابل۔۔۔۔

تیرے بنا گزارا۔۔۔۔۔

اے دل ہے مشکل۔۔۔۔۔

یہ روح بھی میری۔۔۔۔

یہ جسم بھی میرا۔۔۔۔۔

اتنا میرا نہیں۔۔۔

جتنا ہوا تیرا۔۔۔۔۔

تو نے دیا ہے جو۔۔۔۔۔

وہ درد ہی سہی۔۔۔۔۔

تجھ سے ملا ہے تو۔۔۔

انعام ہے میرا۔۔۔۔

میرا آسمان ڈھونڈے تیری زمین۔۔۔

میری ہر کمی کو ہے تو لازمی۔۔۔

زمین پہ نہ سہی۔۔۔۔۔

تو آسماں میں آمل۔۔۔۔۔

تیرے بنا گزارا۔۔۔۔۔

اے دل ہے مشکل۔۔۔۔۔

اس نے گانا ختم کیا تو پورا گراؤنڈ تالیوں اور احد کے نعروں سے ایک بار پھر گونج اٹھا۔۔۔۔۔

احد نے ان ساتوں کو دیکھا جو سب کے ساتھ مل کر اسکا نام پکار رہے تھے۔۔۔اس نے سب کو اپنی طرف متوجہ کروایا اور اسٹینڈ پر لگے مائک کو ہاتھوں میں لے کر کہا۔۔

I dedicate this song to my best friends my everything ‘THE “
“ ’....AFLATOONS

اور ایک بار پھر گٹار کو ہاتھ میں پکڑے گانا شروع کیا۔۔۔

"سب سے مہنگی ہے۔۔۔

چلتی رہتی ہے۔۔۔۔

رکتی نہیں دوستی۔۔۔۔

تیری میری ایسی دوستی۔۔۔

تیرے لیے۔۔۔۔۔

میرے لیے۔۔۔۔۔۔

سب کے لیے۔۔۔۔۔

دوستی۔۔۔دوستی۔۔۔

ہو ہر جگہ ایسی دوستی۔۔۔۔

جب ہمدم ملے۔۔۔

سب کچھ ملے۔۔۔۔

کرنا نہیں پھر تم شکوے گلے۔۔۔

ہو ہو۔۔۔۔ہو۔۔۔۔۔۔

کچھ لے کے جاتی ہے۔۔۔

دے کے جاتی ہے۔۔۔

ہمیشہ۔۔۔۔۔

دوستی۔۔۔۔۔دوستی۔۔۔

تیری میری ایسی دوستی۔۔۔۔۔

دکھ سکھ سہتی ہے۔۔۔

پل پل بہتی ہے۔۔۔

دیکھو۔۔۔۔۔

دوستی۔۔۔۔دوستی۔۔۔۔

تیری میری ایسی دوستی۔۔۔۔

یادیں بھی ہیں۔۔۔۔

سپنے بھی ہیں۔۔۔۔

غیروں میں یہاں کچھ اپنے بھی ہیں۔۔۔

ہو ہو۔۔۔۔ہو۔۔۔۔

جب ان ساتوں سے برداشت نہیں ہوا تو وہ سارے اسٹیج پر چڑھ گئے اور ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر ایک ساتھ گانے لگے۔۔۔۔

"سب سے مہنگی ہے۔۔۔

چلتی رہتی ہے۔۔۔۔

رکتی نہیں۔۔۔۔۔

دوستی۔۔۔۔دوستی۔۔

تیری میری ایسی دوستی۔۔۔۔۔

گانا ختم ہونے کے بعد ازلان نے احد کے ہاتھ سے مائک اچکا اور سب کو اپنی طرف متوجہ کروایا۔۔۔

SO GUYS THERE ARE ONLY TEN SECONDS ARE LEFT IN " AHAD'S BIRTHDAY SO LET'S START THE COUNTDOWN WITH "......ME

10

09

08

ازلان نے کاؤنٹڈاون شروع کیا تو سب اس کے ساتھ ساتھ دہرانے لگے۔۔۔۔

05

04

03

02

01

"HAPPY BIRTHDAY AHAD.......!!!!!!!"

پوری یونیورسٹی نے احد کو برتھڈے وش کی اور پھران آٹھوں نے مل کر کیک کٹنگ کی اور احد کو اسنو اسپرے سے نہلانے بعد ان سب نے کیک کے ساتھ انصاف کیا جس میں سے آدھے سے زیادہ کیک تقی اپنی گود میں لے کر وہی اسٹیج پر ہی بیٹھ گیا۔۔۔ جبکہ بنش ہاتھ میں کیمرہ پکڑے ایک ایک منظر کو اس میں قید کر رہی تھی۔۔۔

اور پھر اسی طرح اس یادگار شام کا اختتام ہوا۔۔۔

---

"ارے یار گاڑی کا ٹائر پنکچر کیسے ہو گیا۔۔؟"

وہ لوگ صبح یونی جانے کے لیے نکل رہے تھے تب ہی احد نے گاڑی کے ٹائر کو پنکچر دیکھا۔۔

"اف بھائی ابھی چینج کریں گے تو کلاس مس ہو جانی ہے۔۔۔"

بنش نے احد کو ٹائر نکالتے دیکھا تو بول اٹھی۔۔۔اتنے میں مومل بھی وہاں آچکی تھی۔۔۔

"السلام وعلیکم۔۔۔کیاہوا ابی کوئی مسئلہ ہے۔۔؟"

مومل نے پہلے سلام کیا پھر احد کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جو ٹائر کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

"کچھ نہیں یار ٹائر پنکچر ہو گیا ہے گاڑی کا۔۔۔"

بنش نے اپنی جمائی ہاتھ سے روکتے ہوئے کہا۔۔۔

"تو اب۔۔۔؟"

مومل نے تشویش سے پوچھا۔۔

"تو اب یہ کہ ہم نے یونی پوائنٹ (بس) سے جانا ہے تو اس کے لئے ہمیں اسٹاپ تک جانا ہو گا۔۔۔۔"

جواب بنش کے بجائے احد کی طرف سے آیا تھا۔۔۔

"اوکے چلو پھر۔۔۔"

وہ لوگ پوائنٹ کے انتظار میں اسٹاپ پر کھڑے تھے کہ احد کی نظر مومل پر پڑی کا ڈوپٹہ بار بار سر سے پھسل رہا تھا۔۔

"بنش ڈوپٹہ صحیح سے لو گر رہا ہے سر سے تمہارے۔۔۔۔"

اس نے کہا بنش سے تھا لیکن اشارہ مومل کی طرف تھا۔۔۔

"بھائی کیا ہو گیا ہے صحیح سے تو لیا ہوا ہے۔۔۔".

بنش نے اپنے دوپٹے کو دیکھ کر کہا۔۔۔

جبکہ مومل جو احد کا اشارہ سمجھ چکی تھی جلدی سے اپنا گرتا ڈوپٹہ واپس سر پر جمایا۔۔اور احد کو دیکھا جس کے لب پل بھر کو مسکراہٹ میں ڈھلے تھے۔۔۔

---

"بھائی ہم اس میں  جائیں گے۔۔؟"

بنش نے حیرانی سے اس چیز کو دیکھا جو اوپر سے نیچے تک اسٹوڈنٹس سے بھری پڑی تھی۔۔۔۔

"میرے خیال سے تو یہی ہے وہ شاہکار جس کا تھا ہمیں انتظار۔۔۔۔۔"

احد نے بھی تبصرہ کیا۔۔۔

"لیکن ہم اس میں چڑھے کیسے ؟"

ابھی احد کچھ کہنے ہی والا تھا کہ پوائنٹ واپس چلنے لگا۔۔۔

"ارےےے وہ سب بعد میں سوچنا پہلے چڑھو اس میں۔۔۔"

احد کے چلانے پر وہ تینوں اس بس سے ملتی جلتی عجیب سی سواری میں چڑھ تو گئے لیکن کچھ ایسے کہ بنش کا ایک پاؤں پوائنٹ کی آخری سیڑھی پر اور دوسرا باہر کی ٹھنڈی ہوا سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔ جبکہ مومل پوائنٹ کے اندر دونوں پاؤں رکھنے میں کامیاب تو ہو گئی تھی لیکن اس کے بعد اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔۔۔۔

نہیں نہیں آپ غلط سمجھ رہے ہیں۔۔۔ وہ اندھیرا کسی بے ہوشی کی وجہ سے نہیں بلکہ پوائنٹ میں اسٹوڈنٹس کا ہجوم ہی اتنا تھا کہ اسے بس ایک لڑکی کے سر کے علاوہ کچھ نظر ہی نہیں آ رہا تھا۔۔۔۔

ارے یہ تو پھر بھی کھلی جگہ تھی لڑکوں کے ایریا میں تو قیامت کا سماں تھا۔۔۔۔ اور اس مشکل گھڑی میں ہمارے احد بھائی سپائیڈر مین کی طرح دونوں ہاتھوں سے بس کے دروازے کا ہینڈل تھامے پورے کے پورے باہر جھول رہے تھے۔۔۔۔۔ اور اسے بھی اپنی خوش قسمتی سمجھ رہا تھا کیونکہ ابھی ایک اور اسٹاپ سے بھی اسٹوڈنٹس نے اسی پوائنٹ (.) نامی سواری میں چڑھنا تھا۔۔۔۔۔

---

جب وہ تینوں یونیورسٹی پہنچے تو انکی حالت ایسی تھی کہ وہ پوائنٹ سے نہیں کسی رولر کوسٹر سے آرہے ہوں۔۔۔احد کے بال ہوں کھڑے تھے کہ مانو چڑیا ابھی گھونسلہ چھوڑ کر اڑی ہو۔۔۔مومل کی پونی ٹیل ڈھیلی ہو چکی تھی جبکہ بنش کی چوٹی میں سے بینڈ کو ہوا اڑا لے گئی تھی۔۔۔۔جب وہ اپنی گینگ کے پاس پہنچے تو سب انہیں ایسے دیکھ (گھور) رہے تھے کہ انسان نہیں ایلیئن دیکھ لیا ہو۔۔۔

"بھائی خیریت کیا راکٹ سے لینڈ ہوئے ہو۔۔۔؟"

ازلان نے حیرانی سے پوچھا۔۔۔

"ہاں اپنا پوائنٹ راکٹ سے کم بھی نہیں تھا۔۔۔۔"

احد نے ہنستے ہوئے اپنے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے انہیں صحیح کیا۔۔۔

"بنی کیا جلدی جلدی میں چوٹی کو بینڈ لگانا بھول گئی ہو کیا۔۔۔؟"

زینہ نے اس کے بالوں کی طرف اشارہ کیا۔۔۔

"نہیں بہن ہوا میں اڑ گیا ہے وہ۔۔۔افففف اب کیا کروں آخری کلاس تک تو سارے بال کھل جانے ہیں۔۔۔"

بنش نے بالوں کو دیکھتے ہوئے کہا جو آدھے سے زیادہ کھل چکے تھے۔۔۔

"اوئے بگز بنی یہ لگا لو آج ہی لائبہ کے سر سے نکالا تھا۔۔۔"

معیز نے اپنی جیب سے کیچر نکال کر اسکی جانب اچھالا جسے اس نے سرعت سے کیچ کر لیا۔۔۔۔

"ویسے تو میں اس لائبہ کی کسی چیز کو ہاتھ نہ لگاؤں لیکن مجبوری ہے تو لگا ہی لیتی ہوں۔۔۔"

بنش نے منہ چڑاتے ہوئے بالوں کو جوڑے کی شکل میں باندھ لیا۔۔۔

"اب چلو بھئی ورنہ پروفیسر نے گھسنے نہیں دینا کلاس میں۔۔۔"

وفانے ان سب کو گھورتے ہوئے کہا اور پھر سب کلاس کی جانب چل پڑے۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"سر مے وی کم اِن۔۔۔؟؟"

احد کے کہنے پر سر کے بورڈ پر چلتے ہاتھ تھمے تھے۔۔۔

"نو۔۔۔!!!"

سر نے ناک سے کرخت آواز میں کہا۔۔۔۔

"سر پلیز سر۔۔"

اب کی بار ازلان نے کہا تھا۔۔۔

"نو۔۔۔ تم لوگ پورے ساڑھے سات منٹ لیٹ ہو۔۔۔"

سر نے گھڑی میں ٹائم دیکھتے ہوئے اسی لہجے میں کہا۔۔۔

اور ناچاہتے ہوئے بھی ان لوگوں کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی جسے وہ بڑی مشکل سے روکنے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔

"سر۔۔۔"

تقی کے کہنے پر تو سر سیخ پا ہی ہو گئے۔۔

"روز تم چاروں لیٹ آتے ہو آج کیا بہانہ ہے تم لوگوں کے پاس۔۔۔؟"

سر نے درشتگی سے کہا۔۔۔

"سر ہم پھنس گئے تھے۔"

"سر میں گر گیا تھا۔"

"ٹریفک بہت تھا سر۔۔"

"سر وہ پوائنٹ۔۔۔۔۔"

چاروں نے الگ الگ بہانے بنا ڈالے۔۔۔۔

"گیٹ آؤٹ فرام مائی کلاس۔۔۔۔"

اب کی بار تو ان چاروں کو اپنی ہنسی روکنا محال ہو گیا۔۔۔

"سر ہم پہلے کب اندر رہیں۔۔

"تم لوگ جاتے ہو یا۔۔۔۔"

اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور کہتے اور ان کی ہنسی کا فوارہ چھوٹتا ان چاروں نے سرپٹ دوڑ لگائی۔۔۔۔

اور تھوڑا آگے پہنچ کر وہ لوگ پاگلوں کی طرح ہنسے جا رہے تھے کہ احد کی نظر نوٹس بورڈ پر پڑی۔۔۔۔

"ابے یہ کیا ہے۔۔۔؟"

اس نے ہونقوں کی طرح بورڈ پر دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

"یار ازلان غور سے دیکھیو یہ وہ تو نہیں ہے نا جو میں سمجھ رہا ہوں۔۔۔۔؟"

تقی نے بسکٹ کھاتا ہاتھ روک کر ازلان سے کہا۔۔۔۔

"نہیں یار یہ نہیں ہو سکتا۔۔۔۔"

ازلان نے بے یقینی کے عالم میں کہا۔۔۔

"بھائی یہ ہو چکا ہے اور یہ سچ ہے کہ اگلے مہینے سے ہمارے فائنل ایگزامس ہیں۔۔۔۔"

احد نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا وہیں معیز نے بھی اپنا ساؤنڈ سسٹم آن کیا۔۔۔۔

"ہم پر یہ کس نے گرین رنگ ڈالا

بے فکری نے ہماری ہمیں مار ڈالا۔۔۔"

بھائی بس کر ایسی سٹویشن میں بھی تجھے گانا ہے وہ بھی غلط۔۔۔۔"

ازلان نے معیز کو ایک مکا جڑا۔۔۔۔

اب وہ چاروں کینٹین کی منڈیر پر لائن سے بیٹھے اپنی قسمت پر ماتم کر رہے تھے۔۔۔۔

"بھائی سمندر جتنا سلیبس ہے۔۔۔"

ازلان نے سگریٹ کا کش بھر کر احد کی طرف بڑھایا۔۔۔۔

"ہم معصوم دریا جتنا پڑھ پاتے ہیں۔۔۔"

احد نے بھی ایک کش بھر کر سگریٹ معیز کو پکڑائی۔۔۔

"مجھے تو بالٹی بھر یاد ہوتا ہے۔۔۔۔"

معیز نے بھی کش بھر کر آگے بڑھایا۔۔۔

"جوس کے گلاس جتنا پیپر میں لکھ سکتا ہوں۔۔۔"

تقی نے سگریٹ کو نیچے پھینک کر اپنے جوتے کی نوک سے مسل دیا۔۔۔

"چلو بھر نمبر ملینگے اور تم چاروں اسی میں ڈوب کر مر جانا۔۔۔"

وفا کی آواز پر ان چاروں نے پیچھے مڑ کر دیکھا جہاں وفا کے ساتھ وہ تینوں بھی کھڑی تھی۔۔۔۔

"استغفر اللہ وفا شبھ شبھ بولو۔۔۔"

تقی نے دل پر ہاتھ رکھ کر وفا سے کہا۔۔۔۔

"چل بھائی کوئی اپنا نہیں ہے یہاں آ جا ہم نالے میں اپنا گھر بسائیں۔۔۔ شاپر پہنے گے نیلے رنگ کا وہ بھی چَچ بٹن لگا کر۔۔۔اصل سکون تو نالے میں ہی ہے۔۔۔"

معیز نے تقی کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر مصنوعی آنسوں پونچھے۔۔۔

"آئے ہائے بھائی تو ہی رہ لے نالے میں مجھے تو وہاں کچھ کھانے کو بھی نہیں ملنا۔۔۔"

تقی کو سب سے پہلے کھانا یاد رہا۔۔۔

"تم لوگ تھوڑی دیر چپ رہو گے ہمیں افسوس تو کرنے دو تم لوگوں سے۔۔۔"

مومل نے ان دونوں کو گھورتے ہوئے کہا۔۔۔

"ہائے میں تو فیل ہونے والی ہوں قسم سے کچھ نہیں پڑھا میں نے۔۔۔"

زینہ نے اپنے آنسو پونچھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"بہن تم آخری بار کب ہنسی تھی تم کو دیکھ کر تو وہ گانا یاد آتا ہے۔۔۔۔

"رونی سی صورت۔۔۔

آنکھوں میں آنسوں۔۔۔

ہر موقع پر وہ بہائے۔۔۔۔

معیز نے گانے کو توڑ مڑوڑ کر پیش کیا۔۔۔۔

"آئے ہائے۔۔۔۔"

اس کے کہنے پر سب نے یک زبان آگے کی لائن گائی تھی۔۔۔۔

---

اگلا پورا ہفتہ ان لوگوں کا پڑھائی میں گزرا۔۔۔

تمام لڑکیاں خوب دن رات ایک کر کے پڑھنے میں مصروف رہیں۔۔۔

احد نے میوزک کو تھوڑے ٹائم کے لیے چھوڑا ہوا تھا۔۔۔

ازلان نے چائے کی چسکیاں لیتے لیتے اور ورلڈ کپ کے تمام میچز دیکھتے ہوئے تھوڑی بہت پڑھائی بھی کر لی تھی۔۔۔۔

معیز نے تو اردو ادب کے تمام اشعار کو اپنے موزے اور آستینوں کو حفظ کروالیا تھا۔۔۔زیادہ نہیں بس ایک موزے پر دس دس اشعار لکھے گئے تھے۔۔۔۔

جبکہ تقی کو کھانے سے فرصت ملتی تو وہ کبھی کبھی پڑھ بھی لیتا تھا۔۔۔۔

غرض ان آٹھوں کے لیے ایک ہفتہ امتحان میں گزارنا خاصہ مشکل ثابت ہوا تھا۔۔۔۔۔

آج انکا آخری پیپر تھا ازلان اور احد ابھی پیپر دے کر نکلے تھے جبکہ معیز اور تقی ابھی پیپر کر رہیں تھے۔۔۔۔

"اور بھائی اب تو آخری سال ہے یونی میں کب بولے گا لڑکی سے ؟"

احد کے اچانک سوال پر ازلان نے ایک دم سے گردن اسکی جانب موڑی۔۔۔۔

"کک۔۔۔کیا بول رہا ہے بھائی کونسی لڑکی۔۔۔؟"

ازلان نے خود کو کمپوز کرنے کی ناکام کوشش کی۔۔۔۔۔

"بھائی میں بھی جانتا ہوں اور تو بھی جانتا ہے پھر بات لمبی کرنے کا مقصد۔۔۔؟"

احد نے لگی لپٹی رکھے بغیر کہا۔۔۔

"بھائی میں زینی سے محبت کرتا ہوں اب سے نہیں جب اسے پہلی بار دیکھا تھا تب سے اسکی ہر وقت آنسوں سے بھری آنکھیں میرے دل میں ہلچل مچا دیتی ہیں۔۔۔مجھے۔۔۔مجھے ایسا لگتا ہے کہ میں ان گہری آنکھوں سے کلین بولڈ ہو جاؤں گا۔۔۔بھائی اسکی باتیں میرے دل کی تمام وکٹیں اڑا دیتی ہیں۔۔۔۔میرا دل چاہتا ہے کہ یہ پاور پلے کبھی ختم نہ ہو۔۔۔۔بس اس دل کی پچ پر ہمیشہ اسی کی بیٹنگ جاری رہے اور میں کبھی اسے آوٹ نہ ہونے دوں۔۔۔۔"

ازلان نے جذبات سے چور لہجے میں اپنی کمینٹری احد کے گوش گزاری۔۔۔۔

"بھائی یہ ساری باتیں تو مجھے کیوں بتا رہا ہے جا کر زینہ سے بول۔۔۔"

"بھائی مجھے ڈر لگتا ہے کہ اگر وہ مجھے پسند نہ کرتی ہوئی تو۔۔۔۔"

"ابے سالے جب تک تو بولے گا نہیں تب تک کیسے پتہ چلے گا کہ اس کے دل میں بھی کرکٹ کا ماحول ہے یا نہیں۔۔۔۔"

احد نے تپے ہوئے لہجے میں کہا۔۔۔

"بھائی ایک دو دن تک ہمت جمع کر کے کہہ دونگا۔۔۔"

اس کی بزدلی پر احد اپنا سر پیٹ کر رہ گیا۔۔۔۔

---

آج بالآخر ازلان نے زینہ کو پرو پوز کرنے کا ارادہ کر لیا تھا

ابھی وہ چاروں لڑکیوں کا ہی انتظار کر رہے تھے جو لیب میں پریکٹیکل کے لیے گئیں ہوئی تھی۔۔۔

"بھائی کب آئے گی مجھے کہیں میری بات سن کر منہ پر چھ کانہ لگادے۔۔۔

"ازلان ادھر اُدھر چکر لگاتے ہوئے سوچ رہا تھا۔۔"

اتنے میں وہ چاروں بھی وہاں تک آ پہنچی تھیں۔۔۔

"اوئے افلاطونوں ایسے بندروں کی طرح کیوں کھڑے ہو۔۔۔کسی نے کچھ کہا ہے کیا۔۔۔۔۔؟"

وفا نے آستینوں کو اوپر چڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔

"ارے نہیں پٹاخہ ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔"

تقی نے بر گر ٹھونستے ہوئے کہا۔۔۔

"تمہیں۔۔۔تمہیں کتنی دفعہ کہا ہے کہ پٹاخہ نہ بولا کرو مجھے یو گلوکوز کی بوتل۔۔۔"

وفا نے اس کے اوپر مکوں کی برسات کر دی تھی۔۔۔

"سنو تم لوگ بعد میں لڑ لینا پہلے ازلان کی بات سن لو۔۔۔۔"

احد نے ان دونوں کو گھورتے ہوئے کہا جو ہمیشہ کی طرح پھر لڑنے کے لیے پر تول رہے تھے۔۔۔

"زینہ میں۔۔۔۔مجھے تم سے کچھ کہنا ہے۔۔۔۔"

"ہاں بولو ازلان سن رہی ہوں میں۔۔"

زینہ نے پریشانی سے کہا۔۔۔

"مس زینہ شاہ۔۔!!!میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں اور مجھے تم سے شادی کرنی ہے۔۔۔کیا تم بھی مجھ سے شادی کرو گی۔۔۔؟"

ازلان اپنی بات کہہ کر پر امید نظروں سے زینہ کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

جبکہ زینہ کی تو اچانک ہی ہنسی چھوٹ گئی اور پھر قہقہوں میں تبدیل ہو گئی۔۔۔

سب اسے حیرانی سے دیکھ رہے تھے جبکہ ازلان تو اس کو ہنستے ہوئے دیکھ کر مبہوت ہی ہو گیا۔۔۔

"بھائی یہ تو عجیب لڑکی ہے جب ہنسنا ہوتا ہے تو آنسوں بہا رہی ہوتی ہے اور اب ایموشنل سین تھا تو قہقہے لگا کر ہنس رہی ہے۔۔۔"

معیز نے تقی کے کان میں سرگوشی کی۔۔۔

"زینی۔۔۔ تم ہنس کیوں رہی ہو جواب تو دو میری بات کا۔۔۔"

ازلان نے زینہ کو کہا دودھیا چہرہ ہنس ہنس کے لال ہو گیا تھا۔۔۔

"ازلان ہاہاہاہا۔۔۔ میں۔۔ میں جان بوجھ کر۔۔۔ ہاہاہا۔۔ نہیں ہنس رہی ہوں۔۔۔ آئی ایم ہاہاہا۔۔۔ رئیلی سوری ہاہاہا۔۔"

زینہ نے ہنسی کے درمیان کہا جبکہ آنکھوں میں ایک بار پھر آنسوں جمع تھے۔۔۔

"افففف یار یہ صحیح کہہ رہی ہے آج پریکٹیکل کرتے ہوئے اس نے لافنگ گیس (nitrous oxide) انہیل کر لی تھی اور اب گیس اپنا اثر دکھا رہی ہے۔۔۔۔"

مومل نے کہا تو ازلان کی جان میں جان آئی۔۔۔

"تو اب۔۔۔؟ کیا تم مجھ سے شادی نہیں کرو گی زینی؟"

ازلان نے زینہ کو ایک بار پھر مخاطب کیا جو ہنس بھی رہی تھی اور رو بھی رہی تھی۔۔۔

"از۔۔ ازلان ہاہاہا میں تم سے ہاہاہا شادی کرنے کو تیار ہوں۔۔۔ ہاہاہا۔۔۔۔۔"

زینہ نے آنسوں پونچھتے ہوئے سر کو زور زور سے اثبات میں ہلاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"مان گئی مان گئی لڑکی مان گئی معیز نے چلا چلا کر اعلان کیا اور پھر ازلان نے ہنستی ہوئی زینہ کی بائیں ہاتھ کی تیسری انگلی میں ایک نازک سی انگھوٹی پہنائی تھی۔۔۔۔۔

"یار لیکن یہ دوبارہ ٹھیک کیسے ہو گی۔۔۔؟"

احد نے تشویش کا اظہار کیا۔۔۔

"ارے ابھی کچھ دیر میں گیس کا اثر ختم ہو جائے گا پھر نارمل ہو جائے گی۔۔۔۔"

مومل کے بتانے پر سب نے سکون کا سانس لیا اور ازلان اور زینہ کو مبارکباد بھی دی۔۔۔۔

رات کو بنش اپنے روم میں بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھی جب احد اندر داخل ہوا اور اس کے ہاتھ سے ریموٹ چھین کر چینل تبدیل کیا اور ایک نیوز چینل پر روکا۔۔۔

"بھائی یار کیا مسئلہ ہے۔۔۔"

بنش نے منہ بسورتے ہوئے کہا۔۔۔

"ششش۔۔۔دیکھو تو کون آرہا ہے۔۔۔"

احد نے اسکی نظر ٹی وی کی جانب کی جہاں کوئی ٹاک شو چل رہا تھا اور مہمان کوئی بڈھا سا آدمی تھا۔۔۔

"مجھے کیا پتہ کون ہے اور آپ کب سے یہ فضول ٹاک شوز دیکھنے لگے۔۔۔؟"

بنش نے نا سمجھی سے پوچھا۔۔۔

"ارے ے غور سے دیکھو یہ بڈھا جانا پہچانا نہیں لگتا۔۔۔"

اب کی بار بنش نے اس آدمی کو غور سے دیکھا تو ایک دم سے احد کی طرف مڑی۔۔۔

"بھائی یہ۔۔۔ یہ تو معیز ہے۔۔۔۔۔ یہ یہاں کیسے پہنچا۔۔؟"

بنش نے حیرانی اور بے یقینی کے ملے جلے تاثرات سے کہا۔۔۔

"وہ لمبی کہانی ہے ابھی تم دیکھو اسے۔۔۔"

اب وہ پوری طرح سے ٹی وی کی جانب متوجہ تھے۔۔۔ جہاں اینکر معیز کا تعارف کروا رہا تھا۔۔۔

"جی تو ناظرین آج کے ہمارے مہمان پاکستان کے قابل ترین سائنسدان ڈاکٹر عبدالحدید خان۔۔۔۔۔"

اس کے نام پکارنے پر بنش نے احد کو نا سمجھی سے دیکھا۔۔۔

"ہیں!!! پر اسکا نام تو معیز ہے۔۔۔"

"ارے تم دیکھو تو سہی۔۔۔"

احد نے پھر بنش کو کہا جس سے چند منٹ خاموش بیٹھا نہیں جا رہا تھا۔۔۔۔

"السلام وعلیکم ڈاکٹر صاحب۔۔۔ کیسے مزاج ہیں آپ کے؟"

اینکر نے معیز کو مخاطب کرتے ہوئے کہا

"اااا۔۔۔ وہ سانس رک جاتی ہے کبھی کبھی اور پھیپھڑے کام کرنا چھوڑ دیتے ہیں اور کبھی کبھی گھٹن کا احساس ہوتا ہے باقی میں فٹ ہوں۔۔۔"

معیز نے اپنی آواز کو ایسا تبدیل کیا کہ بنش تو بنش احد بھی گنگ رہ گیا۔۔۔۔

"اچھا آج کل کیا کر رہے ہیں آپ۔؟"

اس نے پھر سوال پوچھا۔۔۔

"ااا۔۔۔ایک خفیہ پروجیکٹ پر کام کر رہے ہیں۔۔۔"

معیز نے بھی فل سائنسدانوں والے انداز میں کہا۔۔۔

"نہیں مطلب کس قسم کا خفیہ پروجیکٹ ہے یہ؟؟"

اینکر نے ٹھوڑی پر ہاتھ رکھ کر سوال کیا۔۔۔

"خفیہ خفیہ ہوتا ہے وہ کسی کو بتایا نہیں جاتا۔۔۔جب تیار ہو جائیگا تب دیکھ لینا"

معیز بتانے کے موڈ میں نہیں لگ رہا تھا۔۔۔

"ارے بھئی وہ تو پتہ ہے کہ خفیہ ہے پر عوام جاننا چاہتے ہیں کہ ایسا کونسا خفیہ پروجیکٹ ہے۔۔۔"

اب کی بار اینکر تھوڑی سختی سے بولا۔۔۔۔

"اچھا تمہیں بتا رہا ہوں بتانا نہیں کسی کو۔۔۔ہیں؟"

معیز لائیو شو میں بیٹھ کر یہ بات کر رہا تھا جبکہ گھر پر بیٹھے ان ساتوں کا ہنس ہنس کے برا حال تھا۔۔۔

"ہم چار ہزار گز کے پلاٹ پر اپنا مکان بنا رہیں ہیں۔۔۔۔"

معیز نے سرگوشی کے سے انداز میں کہا جس پر اینکر نے اپنا سر پیٹ لیا۔۔۔

"میں سمجھا آپ کسی نیوکلیئر پروجیکٹ کی بات کر رہے تھے۔۔۔"

"نہیں نہیں۔۔۔دیکھو اب کوئی نیو پر کام نہیں کرتا سب اولڈ پر کر رہے ہیں اور نیو کو کلیئر کرنے کے چکر میں ہیں۔۔۔۔"

اسکی یہ والی بات پر جہاں ان سب کے ہنس ہنس کے پیٹ میں بل پڑ گئے تھے وہیں اینکر کا تو دماغ ہی گھوم گیا اور اس نے ٹاپک چینج کرنے میں ہی بہتری سمجھی۔۔۔

"اچھا آپ بیس سال امریکہ میں رہے کیا کرتے تھے وہاں۔۔؟"

"جی ہاں ہم بیس سال رہے تھے وہاں سب سے پہلے تو ہم کھو گئے۔۔کسی کو مل کر ہی نہیں دیے۔۔۔"

"آپ نے کیا کیا اتنے عرصے وہاں۔۔؟"

"کس نے؟"

معیز بھی اینکر کو تپانے کے موڈ میں تھا۔۔

"ارے بھئی آپ نے اور کس نے۔۔۔"

"اچھا تو ہم نے پہلے چوڑے پائنچے کی پتلون بنائی جسکا نام رکھا پینٹا۔۔۔۔"

"آپ نے پتلون کا نام پینٹا رکھا؟"

"ہاں پہلے پینٹا رکھا پھر وہ ہمیں کچھ پسند نہیں آئی پھر ہم نے ایک دکان بنائی اور اسکا نام رکھا گون۔۔۔۔تو وہ پینٹا گون بن گیا۔۔۔"

"اچھا پھر کیا کیا آپ نے؟"

اینکر نے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔

"پھر ہم نے سوچا ڈرائے کلیننگ کا تو ہم نے کہا کہ واشنگ پاؤڈر بنایا جائے تو ہم نے واشنگ پاؤڈر بنایا اور اسکا نام رکھا کلین ٹن۔۔۔"

"کیا کیا دوبارہ بتائیں ذرا۔۔۔"

اسے لگا کہ اسکے سننے میں کوئی غلطی ہوگئی ہے۔۔۔

"بھئی یا تو تم بہرے ہو یا میرے بولنے میں مسئلہ ہے میں نے کہا واشنگ پاؤڈر کا نام کلین ٹن رکھا۔۔"

"تو امریکہ والوں کو نام پسند نہیں آیا انہوں نے بند کروا دیا۔۔۔"

"بھائی مجھے لگتا ہے اب اسے دھکے دے کر نکالیں گے سٹوڈیو سے۔۔۔"

بنش نے احد سے کہا۔۔۔

"ہاہاہا لگتا تو ایسا ہی ہے۔۔۔"

احد نے بھی ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

"پھر ہم نے ڈرائے کلیننگ کی دکان کھولی اور بھئی اسکا نام رکھا 'واشنگٹن ڈی سی' پتہ نہیں مجھ سے کیا دشمنی تھی امریکہ والوں کو اسے بھی بند کروا دیا کہ یہ تو ہمارے شہر کا نام ہے حالانکہ ڈی سی سے میری مراد ڈرائے کلینرز تھی۔۔۔"

پھر انگریزوں نے نکال دیا ہمیں وہاں سے اور ہم پاکستان میں سائنس دان بن گئے۔۔۔"

"اچھا جی ناظرین اب ہمیں اجازت دے آپ سے پھر ملاقات ہو گی اللہ حافظ۔۔۔"

اینکر نے جلدی جلدی شو ختم کیا اور اسکی جانب متوجہ ہوا۔ جو اپنی موچھیں نکال رہا تھا۔۔۔

"تم نے میرے سیاسی شو کو کامیڈی بنا دیا۔۔۔"

اینکر نے آگ بگولہ ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

"ہاں وہ سب تو ٹھیک ہے لیکن میرے پیسے۔۔۔۔"

معیز نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔۔۔

"پیسے۔۔۔ابے سالے تیری وجہ سے میری نوکری داؤپر لگ گئی ہے اور تجھے پیسے چاہیے۔۔۔۔رک ابھی دیتاہوں تیرے پیسے۔۔۔۔ سیکیورٹی!!!!سیکیورٹی!!!!"

اس کے چلانے پر گارڈز بھاگتے ہوئے آئے تھے۔۔۔۔۔

"اس آدمی کو دھکے دے کر نکالو یہاں سے فوراً۔۔۔۔۔"

اس سے پہلے گارڈز اسے نکالتے وہ پہلے ہی نو دو گیارہ ہو گیا تھا۔۔۔۔

---

ابھی وہ اسٹوڈیو سے نکلا ہی تھا کہ اسکا موبائل بجنا شروع ہو گیا اور وہی افلاطونی فوج کا فون تھا۔۔۔۔

"ابے سالے کیا تباہی مچا کر آرہا ہے تو۔۔۔۔"

تقی نے چینختے ہوئے کہا۔۔۔۔

"اوئے کمینے کان پھاڑے گا کیا میرے۔۔۔سارے دن کے کھانے کی طاقت ہمارے اوپر نکالیو۔۔۔۔۔"

احد نے فون کان سے ہٹاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"ابے بھائی میں معصوم تو شو دیکھنے گیا تھا سالوں کا مہمان نہیں آیا تو مجھے گھسیٹ کر بٹھا دیا ہاٹ سیٹ پر۔۔۔۔"

"بھائی تو تو پہلے ہی ہاٹ ہے اب تو جل کر راکھ ہو گیا ہو گا۔۔۔۔"

ازلان نے ہنستے ہوئے کہا اور اسکی بات پر سب نے جاندار قہقہ لگایا۔۔۔۔

"اور تم نے وہاں بھی اپنی دو نمبر اردو سے ٹاک شو کو کامیڈی سرکس بنا دیا۔۔۔"

اب کی بار بنش نے بھی اپنا حصہ ڈالا۔۔۔۔

"ہاں تو میں کیا کرتا میں نے اس سے بولا بھی کہ میری اردو خداب ہے تو اس نے مجھے امریکن ہی بناڈالا۔۔۔"

اسکی بات پر ایک بار پھر ان لوگوں کی ہنسی چھوٹ گئی تھی۔۔۔

-------------------------------------------

اگلے دن چاروں کلاس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک احد کو کیا سوجھی اس نے ان چاروں کی طرف جھکتے ہوئے گانا شروع کیا۔۔۔۔

"سن۔۔۔"

"سنا۔۔"

ازلان نے آگے کی لائن گائی۔۔۔۔

"ہاتھی کا انڈہ لا۔۔۔۔۔"

جی ہاں یہ لائن ہمارے معیز نے ہی گائی تھی جس پر وہ چاروں اپنا منہ پھاڑ کر ہنسے تھے۔۔۔۔۔

"یہ کیا ہو رہا ہے پیچھے۔۔۔؟"

سر نے اپنا چشمہ ناک پر رکھ کر کہا۔۔۔۔۔

"سر۔۔۔۔۔۔ہاہاہا"

ازلان کھڑا ہو کر سر کو بتا ہی رہا تھا کہ ان تینوں کے ہنسنے کی وجہ سے وہ بھی سر کے سامنے ہنس پڑا۔۔۔

"گیٹ آؤٹ فرام مائی کلاس ناؤ۔۔۔۔۔۔"

سر نے اتنی زور سے کہا کہ کلاس کی دیواروں نے بھی اپنے ہاتھ جوڑ لیے تھے۔۔۔اور وہ چاروں بھی اپنے بیگز اٹھا کر وہاں سے رفو چکر ہو گئے تھے۔۔۔۔۔

-------------------------------------------------------

"ابے ہاتھی کا انڈہ لا کیا ہوتا ہے بے۔۔۔۔۔"

احد نے ہنس ہنس کر کہا۔۔۔۔

"بھائی میں تو اپنے بچپن سے ہی ہاتھی کا انڈہ لا بولتا ہوں۔۔۔"

"اوو بھائی آتی کیا کھنڈالہ ہوتا ہے جنگلی۔۔۔۔۔"

"...What....!!!!! My whole life was a lie yaar"

"بھائی تیری لائف تو ہر گانے کے معاملے میں لائے ہے۔۔۔"

تقی نے بھی ٹکڑا دیا۔۔۔

"یارررررر۔۔۔۔۔۔اب نہیں ہوتا مجھ سے مزید انتظار میری شادی کرواؤ بھئی۔۔۔۔۔۔۔"

اچانک سے ازلان کی آواز ان کے کانوں سے ٹکرائی۔۔۔۔

"بھائی تجھے کس نے کاٹ لیا جو اچانک شادی کی پڑ گئی ہے۔۔۔۔۔"

تقی نے اس کو دیکھ کر کہا۔۔۔

"نا بھائی تیری محبوبہ نے تربیلا ڈیم بہا دینا ہے شادی کا سن کر ہی۔۔۔"

معیز نے اسکو منع کیا۔۔۔

"بھائی لڑکی کو پٹانا میرا کام ہے اب بس کرنی ہے مجھے شادی۔۔۔۔"

ازلان نے حتمی فیصلہ سنایا۔۔۔

"لیکن بھائی لڑکیاں تو میں اعلیٰ پٹاتا ہوں۔۔۔۔۔"

معیز نے فرضی کالر کھڑے کئے۔۔۔

"ابے گدھے۔۔۔۔۔اپنی لڑکی کو تو میں ہی پٹاؤنگانا۔۔۔۔"

ازلان نے اسکو ایک چپٹ رسید کی۔۔۔۔۔۔

"جا منا لے اپنی پارو کو آرہی ہے وہ۔۔۔"

احد نے ان چاروں کو دیکھتے ہوئے کہا جو ہاتھوں میں کتابیں اٹھائے چلی آرہی تھی۔۔۔۔

"پارو۔۔اوہ آئی مین زینہ مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے۔۔۔"

ازلان نے زینہ کو دیکھتے ہوئے کہا

"اکیلے میں۔۔۔!!!!"

پیچھے سے تقی نے فرائز کھاتے ہوئے کہا۔۔جس پر ان سب نے اسے گھورا تھا۔۔۔

"ہاں کہیں اور چل کر بات کرتے ہیں یہاں ان نمونوں نے کچھ کہنے نہیں دینا۔۔۔"

"اوکے چلو۔۔۔۔"

ان دونوں کے جانے کے بعد مومل نے تشویش سے کہا۔۔

"اسے کیا بات کرنی ہے زینی سے وہ بھی اکیلے میں۔۔۔۔"

"چل جائے گا پتہ تم اپنے ذہن پر زور نہ دیا کرو۔۔۔"

احد نے شرارت سے کہا جس پر اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑی موٹی کتاب اس کے کندھے پر ماری تھی۔۔۔۔"

"مومی دو منٹ بات سننا۔۔۔"

ابھی احد کچھ کہتا کہ کسی لڑکے کے منہ سے مومل کا نام سن کر پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔۔

"اوہ سلمان آتی ہوں ویٹ۔۔۔۔"

وہ اس کی جانب بھاگتی ہوئی گئی اور ازلان پیچھے کھڑا دیکھتا ہی رہ گیا۔۔۔۔

"بنی یہ کون ہے۔۔۔۔۔"

احد نے بنش نے پوچھا۔۔۔

"بھائی یہ مومی کے دور کا کزن ہے ہماری ہی کلاس میں ہوتا ہے۔۔۔"

"اوہ تو اس دور کے کزن کی ایک آواز پر محترمہ بھاگی بھاگی چلی گئیں۔۔۔۔"

احد بس سوچ ہی سکا تھا۔۔۔

---

"بولو کیا کہنا تھا تمہیں۔۔۔"

زینہ نے ازلان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔۔۔

"میں بس یہ کہنا چاہتا ہوں کہ مجھے تم سے فوراً شادی کرنی ہے بس۔۔۔۔"

ازلان نے اسکی آنکھوں میں دیکھ کر ایک ہی سانس میں پوری بات کہہ ڈالی۔۔۔

"تم پاگل ہو گئے ہو ازلان ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔"

زینہ نے بھی اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا تھا۔۔۔

"کیوں نہیں ہو سکتا۔۔۔میں تم سے محبت کرتا ہوں اور تم بھی جب مجھ سے محبت کرتی ہو تو کیوں نہیں ہو سکتا بھلا۔۔۔؟"

"ازلان ابھی تو میری پڑھائی بھی ختم نہیں ہوئی اور اتنی بھی کیا جلدی ہو رہی ہے تمہیں۔۔۔۔"

زینہ کی آنکھیں بولتے بولتے ایک بار پھر بھیگ گئیں تھیں۔۔۔۔

"تو میری جان میں کونسا رخصتی کا کہہ رہا ہوں میں تو بس ابھی نکاح کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔اور رہی بات جلدی کی۔۔۔تو ہاں بہت جلدی ہے مجھے اپنا بنانے کی تمہیں۔۔۔"

ازلان نے اس کے آنسوں پونچھتے ہوئے کہا۔۔۔

"چلو اب جلدی جلدی ہاں بولو میرا میچ شروع ہونے والا ہے بھئی۔۔۔۔"

ازلان نے گھڑی میں دیکھتے ہوئے کہا جس پر زینہ ہنس پڑی۔۔۔

"اوکے آئی ایم ریڈی!!!کل بھیج دینا اپنے پیرنٹس کو۔۔۔"

زینہ نے دھیمی آواز میں کہا۔۔۔

"چھکاااا۔۔۔۔۔۔۔"

ازلان نے اتنی اونچی آواز میں کہا کہ ان سے کچھ فاصلے پر کھڑے ان ساتوں کو با آسانی سنائی دیا۔۔۔۔

"مبارک ہو مان گئی ہے لڑکی۔۔۔۔۔"

احد نے اسکی آواز سن کر کہا۔۔۔۔

"ہیں کیا مطلب ہے اس بات کا۔۔۔؟"

بنش نے نا سمجھی سے احد کو دیکھا۔۔

"اسکا مطلب یہ کہ تیاریاں شروع کرو لڑکیوں ہمارے بھائی کی شادی ہے رے۔۔۔۔۔۔۔"

معیز نے بولنے کے ساتھ ہی یونی گراؤنڈ میں بھنگڑے ڈالنے شروع کر دیئے۔۔۔۔۔

"ارے بھئی ایسے کیسے ابھی تو زینہ نے پڑھائی بھی ختم نہیں کی۔۔۔رکو ابھی پوچھتی ہوں اس سے تو میں۔۔۔۔"

وفا تو آستینیں چڑھا کر آگے چل دی کہ مومل نے اسے ہاتھ سے کھینچ کر پیچھے کیا۔۔۔۔۔

"ارے پاگل ہو گئی ہو کیا وفا کیوں پھاپھے کٹنی پھوپھو کا رول پلے کرنا ہے تمہیں۔۔۔۔۔۔جو چل رہا ہے نہ چلنے دو۔۔۔۔"

مومل کے کہنے پر وفا بھی وہیں رک گئی۔۔۔

"ویسے پٹاخہ تمہیں آخر مسئلہ کیا ہے شادی سے۔۔۔۔"

تقی کی زبان میں کھجلی پیدا ہوئی۔۔۔۔

"بس ہے مسئلہ میرا دل چاہتا ہے کہ ہر شادی کو رکوادوں میں۔۔۔۔اور تم سے کتنی دفعہ کہا ہے کہ مت کہا کرو مجھے پٹاخہ۔۔۔۔"

وفا نے جارحانہ انداز میں اس کی جانب قدم بڑھائے۔۔۔

"ارے تم تو ناراض ہی ہو گئی اچھا نہ سوری مس وفا چودھری۔۔۔۔"

اسکے قدم اپنی جانب بڑھتے دیکھ کر تقی سیدھا لائن پر آ گیا مبادا وہ سارا غصہ اس پر ہی نہ نکال دے۔۔۔۔۔

---

اگلے دن ازلان مسٹر اینڈ مسز حمدانی کے ساتھ زینہ کے گھر پہنچا۔۔۔۔۔

"بابا میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ تاریخ لئے بغیر آپ نے ہلنا نہیں ہے اپنی جگہ سے۔۔۔۔"

ازلان نے مسٹر حمدانی کو وارن کرتے ہوئے کہا۔۔۔

"بیٹا جی ہم آپ کے باپ ہیں یا آپ ہمارے۔۔۔۔؟"

انہوں نے ایک آئبرو اچکاتے ہوئے کہا۔۔۔

"نہیں مطلب بابا میں تو التجا کر رہا ہوں آپ سے۔۔۔۔۔۔"

ازلان انکی بات پر تار کی طرح سیدھا ہوا۔۔۔۔

"گڈ اب کا ہو گیا تو ہم شاہ صاحب سے بھی کچھ بات کر لیں۔۔۔۔؟"

"جی جی بالکل کریں۔۔۔۔"

ازلان فوراً سیدھا ہو کر صوفے پر ٹکا۔۔۔۔۔

"شاہ صاحب!! ہم آپ سے کچھ مانگنا چاہتے ہیں۔۔۔۔"

مسٹر حمدانی نے بات کا آغاز کیا۔۔۔اور وہیں ازلان کا موبائل بجا۔۔۔۔

"ابے فون کو اسپیکر پر لگا ہم سب نے تیرے سسر کی بات سننی ہے۔۔۔"

احد کی آواز کان میں گونجی تھی۔۔۔۔

"کون سب۔۔۔؟"

ازلان نے دبی دبی آواز میں کہا۔۔۔

"ہم سب۔۔۔۔!!!"

جواب ان ساتوں افلاطونز کی طرف سے آیا تھا۔۔۔

"زینی تم بھی ہو یہاں۔۔۔۔"

ازلان نے ناسمجھی سے پوچھا۔۔۔

"ہاں تو میں بھی تو سنوں بابا کیا جواب دیتے ہیں۔"

زینہ نے شرارت سے کہا۔۔۔

"ابے اب کیا ساری بات یہیں نکال دو گے کیا اسپیکر کر فون کو۔۔۔۔"

معیز نے بے چینی سے کہا۔۔۔۔۔۔

"اچھا میں اسپیکر کرتا ہوں لیکن تم لوگوں نے ایک لفظ نہیں کہنا۔۔۔۔۔۔"

ازلان نے ان سب کو وارن کرتے ہوئے فون اسپیکر پر لگایا۔۔۔۔

"بھائی صاحب میری تو ایک ہی بیٹی ہے بڑے نازوں سے پالا ہے ہم نے اسے۔۔۔بہت حساس بچی ہے ہماری۔۔۔۔

اگر زینہ بیٹی راضی ہے تو مجھے بھی کوئی اعتراض نہیں اس رشتے پر۔۔۔۔۔"

شاہ صاحب نے بیٹی کی خوشی کو ترجیح دی۔۔۔

"شاہ صاحب ہمیں بس تاریخ دے دیں باقی کام تو یہ نالائق پہلے ہی کر چکا ہے۔۔۔۔"

مسٹر حمدانی نے ازلان کو گھورتے ہوئے کہا جو ہاتھ میں موبائل پکڑے سر جھکائے بیٹھا تھا۔۔۔۔

"میرے خیال سے اگلے مہینے کی دس تاریخ کیسی رہے گی۔۔۔؟"

مسز حمدانی نے شاہ صاحب اور انکی بیگم کی جانب دیکھ کر انکی رائے جاننی چاہی۔۔۔

"بسم اللہ جی بسم اللہ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔۔"

شاہ صاحب خوشی سے کہا۔۔۔۔

"یاہووووو۔۔۔!!!!!!!"

ابھی وہ آپس میں مبارک سلامت ہی کر رہے تھے کہ ازلان کے موبائل سے ان سب کی آواز گونجی۔۔۔۔

"ازلان یہ سب کیا تھا بیٹا۔۔۔۔۔؟"

مسز حمدانی نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"ماما وہ دوست تھے۔۔۔۔۔"

ازلان نے جھینپتے ہوئے فوراً فون کٹ کیا کہ وہ افلاطونز جذبات میں آکر کچھ ایسا ویسا نہ بول دیں اور اسکا بسا بسایا رشتہ ٹوٹ جائے۔۔۔۔

---

شادی کی تیاریوں میں کب ایک مہینہ گزرا کسی کو پتہ نہیں چلا۔۔۔ساری لڑکیاں شاپنگ مال کے چکر کاٹتی رہیں جبکہ لڑکے مفت کے ڈرائیور بنے کبھی ازلان کے گھر تو کبھی زینہ کے گھر کے چکر کاٹ رہے تھے۔۔۔۔

آج زینہ اور ازلان کی کمبائن مایوں تھی کمبائن مطلب ڈبل ہنگامہ ہونے جا رہا تھا اس وقت زینہ کے گھر میں عید کا سماں تھا مہمانوں اور رشتے داروں کا تانتا بندھا ہوا تھا۔۔۔ جہاں احد اور معیز گھر کی ڈیکوریشن کا کام دیکھ رہے تھے وہیں بنش وفا اور مومل تقی کے ساتھ کچن میں کام کم ادھم زیادہ مچا رہیں تھیں۔۔۔ جبکہ تقی بھائی تو اپنا پسندیدہ کام کرنے میں مصروف تھے۔۔۔جی جی وہ مہمانوں کی مٹھائی پر اپنے ہاتھ صاف کر رہے تھے۔۔۔۔اتنے میں وہ دونوں بھی ہاتھوں اور گلے میں پھولوں کی لڑیاں لٹکائے کچن میں آئے تو وہاں ان چاروں کے ہنسنے کی آوازیں سن کر تو انکے تن بدن میں آگ لگ گئی وہ پیر پٹختے ہوئے ادھر آئے۔۔۔۔

"ابے تقی تو کیا پاگل ہو گیا ہے؟ جب سے آیا ہے یہیں بیٹھ کر ٹھونسے چلے جا رہا ہے۔۔۔۔"

احد نے غصے سے کہا۔۔۔

"بھائی میرے خیال سے اب تک تو اس نے تین چار لیٹر مٹھائیاں تو کھالیں ہو نگی۔۔۔؟"

معیز نے ٹھوڑی پر ہاتھ جمائے اپنا اندازہ لگایا۔۔۔

"لیٹر نہیں کلو میں ہوتی ہیں مٹھائیاں ایڈیٹ۔۔!!"

بنش نے اپنے ہاتھ میں پکڑا پانی سے بھرا گلاس اسکی جانب اچھالا اور اسکا چہرہ اور شرٹ کا گریبان پورا بھیگ گیا۔۔۔۔

"یہ۔۔۔یہ کیا۔۔۔"

ابھی وہ کچھ بولتا ہی کہ احد نے آگے بڑھ کر اسکی گردن دبوچی۔۔۔

"بہن ہے میری۔۔۔!!"

احد کہ کہنے پر جہاں معیز ہلکا ہوا وہیں بنش نے ایک جتاتی نظر سے اسے دیکھا۔۔۔

"اور تو چل رہا ہے یا تیری سنگل پسلی کو ہم اٹھا کر لے جائے....."

احد کے آئبر واچکا کر کہنے پر تقی تو وہاں سے بھاگ نکلا۔۔۔۔

"ارے بچیوں تم لوگ ابھی تک تیار نہیں ہوئیں۔۔۔؟"

لڑکوں کے جانے کے بعد زینہ کی ماما نے کچن میں آکر کہا۔۔۔۔

"جی آنٹی بس یہ تھال ڈیکوریٹ کرلیں پھر جاتے ہیں۔۔"

مومل نے کہا۔۔۔

"چلو ٹھیک ہے آجاؤ جلدی سے۔۔۔"

وہ کہہ کر چلی گئیں پھر اپنا کام ختم کر کے وہ تینوں بھی تیار ہونے نکل پڑی۔۔۔

اس وقت زینہ کے گھر کا لان پوری طرح سے سجا ہوا تھا لان میں کرسیوں کے بجائے تھوڑا دیسی ماحول بنایا گیا تھا کہ نیچے گھاس پر ابٹن کے رنگ کی دری اور اس کے اوپر جگہ جگہ ہرے گاؤ تکیے رکھے گئے تھے۔۔۔ سامنے کی طرف اسٹیج بنایا گیا تھا جہاں ابھی ان افلاطونی فوج نے دھمال ڈالنا تھا جبکہ اسٹیج کے تھوڑی سائیڈ پر گیندے کے پھولوں سے سجا ایک بڑا سا جھولا لٹکایا گیا تھا جس پر ہماری دلہن کو براجمان ہونا تھا۔۔۔

---

"ابے ازلان کیا کر رہا ہے نیچے سب ویٹ کر رہیں ہیں جلدی اٹھ جا بھائی۔۔۔"

اس وقت وہ تینوں ازلان کے روم میں تیار کھڑے تھے جبکہ ازلان۔۔۔ وہ تو پی ایس ایل دیکھتے ہوئے چائے کی چسکیاں لے رہا تھا۔۔۔۔

"بھائی بس دو منٹ رک جا لاسٹ آور ہے کچھ بھی ہو سکتا ہے۔۔۔۔"

"بھائی تیرے نہ دیکھنے سے کراچی ہار نہیں جائے گا نہ ہی بابر عاظم نے بیٹ چھوڑ دینا ہے آگر تو نے نہیں دیکھا تو۔۔۔"

تقی جو اس وقت کائی رنگ کے شلوار قمیض میں ملبوس تھا ازلان کے ہاتھ سے کپ چھین کر کہا اور ایک ہی سانس میں پوری چائے اپنے اندر انڈیل دی۔۔۔

"رک تو ایسے نہیں مانے گا معیز ٹی وی کا تار نکال دے اور رک تجھے تیار بھی میں ہی کر دیتا ہوں۔۔۔۔"

احد کو تو اب غصہ ہی چڑھ گیا تھا اس سے پہلے کہ وہ ازلان کو ہاتھ لگاتا وہ اپنے کپڑے اٹھائے باتھ روم میں گھس گیا۔۔۔

"دیکھ لوں گا تجھے احد کے بچے۔۔۔"

ازلان کی آواز باتھ روم سے گونجی تھی۔۔۔

-------------------------------------------------------------

وہ اس وقت پیلے رنگ کے سادہ کام والے غرارے میں سر پر بڑا سا ڈوپٹہ جمائے اپنی تمام تر خوبصورتی سمیٹے آئینے کے سامنے بیٹھی تھی جبکہ بنش اور مومل اس کے کانوں میں پھولوں کے جھمکے ڈال رہیں تھیں۔۔۔۔وفا اس کے ماتھے پر ٹیکا صحیح کر رہی تھی اور وہ خود اپنے ہاتھوں میں ہرے رنگ کی چوڑیاں اور گجرے پہن رہی تھی۔۔۔۔زینہ اس وقت سادہ سے میک اپ میں بھی خوب جچ رہی تھی۔۔۔۔۔

جبکہ وہ تینوں ایک جیسی ابٹن اور ہرے رنگ کی کمدار فراک کے ساتھ چوڑی دار پاجامہ پہنے ہوئے ڈوپٹے کو ایک کندھے سے لے کر دوسرے ہاتھ سے تھاما ہوا تھا اور بالوں کو چوٹی کی شکل دے کر اس میں پراندے ڈالے ہوئے تھے۔۔۔۔بلاشبہ وہ بھی مخالف کے دل پر بجلیاں گرانے کی حد تک پیاری لگ رہیں تھیں۔۔۔

"چلو یار اب زینی کو لے جاتے ہیں نیچے ازلان لوگ کب سے آ گئے ہیں۔۔۔۔۔"

مومل نے کھڑکی سے جھانک کر کہا جہاں ازلان کے ساتھ وہ تینوں ڈھول کی تھاپ پر بھنگڑے ڈالتے ہوئے نظر آ رہے تھے۔۔۔۔۔

"ہاں چلو بس ریڈی ہے ہماری دلہنیا۔۔۔۔۔"

بنش نے شوخی سے کہا۔۔۔۔اور پھر وہ تینوں اسے لے کر لان کی طرف چل دی۔۔۔

"بھائی دیکھ آ رہی ہے۔۔۔۔۔"

ازلان نے زینہ کو پیلے ڈوپٹے کے سائے میں آتا دیکھ کر اپنے برابر بیٹھے احد کو کہنی مار کر متوجہ کیا۔۔۔۔

"ہاں بھائی آ تو رہی ہے۔۔۔۔۔"

احد مومل کو دیکھ رہا تھا جو ایک ہاتھ سے اوپر ڈوپٹے کا کونا پکڑی ہوئی تھی جبکہ دوسرے ہاتھ سے زینہ کا غرارہ سنبھالی ہوئی تھی۔۔۔۔

"بھائی میں اپنی والی کی بات کر رہا ہوں۔۔۔"

ازلان نے احد کو دیکھا جو کہیں اور ہی کھویا ہوا تھا۔۔۔۔

"اور میں اپنی والی کی بات کر رہا ہوں۔۔۔۔۔"

احد نے بھی اسی کے انداز سے کہا۔۔۔

زینہ کو لا کر اسٹیج پر بنے جھولے پر بٹھا دیا گیا اور پھر ازلان کو بھی رسم کے لیے اس کے پہلو میں بٹھایا گیا۔۔۔

"ارے یار زینی باخدا تم تو بسمہ معروف سے بھی زیادہ حسین لگ رہی ہو۔۔۔۔۔۔"

ازلان نے اس کے برابر بیٹھتے ہوئے کہا جس پر زینہ نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔

"یہ۔۔۔۔یہ بسمہ کون ہے ازلان۔۔۔۔۔"

اس کی آنکھوں میں آنسوں بھرنے لگے تھے۔۔۔۔۔

"ارے تمہیں بسمہ معروف نہیں پتہ!!!!!!"

ازلان نے شاکڈ کی کیفیت میں پوچھا۔۔۔۔

"نہیں پتہ مجھے۔۔۔۔"

زینہ نے لٹھ مار جواب دیا۔۔۔۔

"یار ہماری قومی وومین ٹیم کی کیپٹن ہے بسمہ کیا کمال لگ رہی تھی وہ اپنی مہندی پر۔۔۔۔۔۔"

اسکے کہنے پر زینہ کا منہ بن گیا جبکہ اس کی مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی۔۔۔۔۔

"تم کیوں جل رہی ہو یار۔۔۔۔۔"

ازلان نے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر کہا۔۔۔

"ہنہہ میں کیوں جلوں گی۔۔۔۔"

انداز وہی تھا۔۔۔

"یار تم واقعی بہت پیاری لگ رہی ہو چاہے قسم لے لو۔۔۔۔"

ابھی وہ کچھ بولتی کہ وفا کی آوار پر دونوں چونکے۔۔۔۔۔

"اووو ہیلو!!!! تم لوگوں کو جتنا رومینس کرنا ہے نا کل نکاح کے بعد کر لینا ابھی ہم اپکی اجازت سے رسم شروع کریں۔۔۔۔؟"

وفا نے ان دونوں کو گھورتے ہوئے کہا۔۔۔

"ارے ہاں ہاں کیوں نہیں اپنا ہی اسٹیڈیم اوہ!! مطلب اپنا ہی گھر سمجھو۔۔۔۔"

ازلان کے دماغ میں ابھی بھی میچ ہی چل رہا تھا۔۔۔

اس کے بعد رسم شروع ہوئی۔۔۔زینہ کی والدہ نے ان دونوں کے ہاتھوں میں پتے رکھ کر اس پر مہندی لگائی پھر باری باری ان دونوں کو ابٹن لگا کر مٹھائی کھلائی۔۔۔

اس کے بعد دیگر مہمانوں نے بھی رسم ادا کی پھر ان افلاطونز کی باری آئی۔۔۔

سب سے پہلے معیز نے ازلان کو ابٹن لگا کر اسکا سفید کرتا گندا کیا پھر زینہ کو مٹھائی کھلانے کے بعد ازلان کے منہ میں پوری چم چم ٹھونس دی۔ جسے نگلنا اس کے لئے عذاب بن گیا۔۔۔اس کے بعد تقی نے تمیز کے دائرے میں رہتے ہوئے اسے ابٹن لگایا اور مٹھائی کھلانے کے لیے اس کے قریب لے کر گیا جب اس نے منہ کھولا تو اس کے بجائے پوری گلاب جامن اپنے منہ میں بھر لی۔۔۔۔

"بس کر بھائی جب سے مٹھائی کھا رہا ہے شوگر ہو جائے گی۔۔۔" تقی ازلان کو کہتا ایک اور مٹھائی اچکتا وہاں سے پیچھے ہٹا۔۔۔

احد کے آنے تک وہ پورا ابٹن میں نہا چکا تھا لیکن احد تو پھر احد ہی ہے نا۔۔۔۔

"اور میرے شیر بس اتنا سا ابٹن رک ذرا۔۔۔۔۔"

احد نے کہنے کے ساتھ ہی ابٹن اپنے دونوں ہاتھوں میں بھر کے اس کے منہ اور ہاتھوں پر مل دیا۔۔۔۔

"چل اب میں کہہ سکتا ہوں کہ آج میرے دوست کے ہاتھ پیلے ہو گئے۔۔۔"

احد نے مصنوعی آنسوں پونچھتے ہوئے کہا جس پر لان میں پر شگاف قہقہ پڑا تھا۔۔۔

ابھی وہ سب ہنس رہے تھے کہ ایک آواز گونجی۔۔۔۔

"ارے بھئی میں تو رہ ہی گیا۔۔۔"

سلمان نے آگے بڑھ کر اسے ابٹن لگایا۔۔۔

"افف یہ منحوس یہاں کیوں آیا ہے۔۔۔"

احد نے ناگواری سے سر جھٹکتے ہوئے سوچا۔۔۔۔

"ارے سلمان تم یہاں کیسے۔۔۔؟"

مومل نے خوشگوار حیرت سے پوچھا جس پر احد تو تلملا کر رہ گیا۔۔۔۔

"یار مومی ازلان کے ڈیڈ اور میرے ڈیڈ بزنس پارٹنرز ہیں دیٹس وائے۔۔۔۔۔"

"ہنہہ مومل اسکی مومی کب سے ہو گئی۔۔۔"

احد نے غصے سے اپنی مٹھی بھینچ لی۔۔۔۔۔

"اوکے گائز میں چلا مجھے ضروری کام ہے۔۔۔۔ کانگریٹس برو۔۔۔۔"

سلمان پہلا جملہ ان سب سے جبکہ دوسرا ازلان کو بول کر وہاں سے نکل گیا۔۔۔۔

-----------------------------------------

رات کو سب مہمانوں کے جانے کے بعد وہ چاروں اسٹیج پر چڑھ گئے تھے اور تقی نے "شکر ونداں رے" والا گانا لگا دیا تھا جس پر وہ چاروں اپنے عجیب و غریب کرتب دکھا رہے تھے اسٹیپ کے نام پر دو چار بار ازلان کا تھپڑ تقی اور معیز کو بھی لگ چکا تھا اور نیچے دری پر بیٹھی وہ چاروں ہنس ہنس کے لوٹ پوٹ ہو گئیں تھیں۔۔۔۔۔

"تم لوگوں کو بڑی ہنسی آ رہی ہے۔۔۔۔"

معیز نے ان چاروں کو دیکھتے ہوئے کہا جو کب سے ہنسی جا رہی تھی۔۔۔۔

"ہاں تو تم لوگوں کو ڈانس کرنا آتا تو ہے نہیں جب سے کرتب دکھا رہے ہو ہمیں۔۔۔"

وفا نے ہنسی کے درمیان کہا۔۔۔۔

"اچھا یہ ڈانس نہیں تھا تو پھر کیا تھا۔۔؟"

تقی نے صدمے سے کہا۔۔۔۔۔

"خیر جو تم لوگ کر رہے تھے اسے لکی ایرانی سرکس ضرور کہہ سکتے ہیں مگر ڈانس بالکل بھی نہیں۔۔۔"

مومل نے ایک ادا سے کہا۔۔۔۔

"تو میڈم آپ چاروں کا اپنے بارے میں کیا خیال ہے۔۔۔۔"

احد نے ہاتھ سینے پر باندھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

"ہم لوگوں کو تم سے بہتر ڈانس کرنا آتا ہے۔۔۔۔"

وفا نے بھی دوپٹے کو سائیڈ سے گراہ لگا کر کہا۔۔۔۔

"تو دیر کس بات کی ہے دکھا دو اگر اتنا ہی اچھا ڈانس آتا ہے تو۔۔۔۔"

ازلان نے بھی چیلنج کیا۔۔۔

"اگر ہم جیت گئے پھر۔۔۔۔۔؟"

زینہ نے ایک آبرو اچکاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"تو ہماری طرف سے تم لوگوں کو نکاح کی رات کو ڈنر۔۔۔۔۔"

احد نے جوش سے کہا۔۔۔۔

"بھائی تیرا تو ٹھیک ہے ہمیں کیوں پھنسا رہا ہے۔۔۔۔"

سدا کے کنجوس معیز نے احد کے کان میں سرگوشی کی۔۔۔

"ابے تو چپ کر ہار جائے گی یہ۔۔۔۔ بولو منظور ہے۔۔۔۔۔"

ازلان نے اسے تسلی دینے کے بعد ان چاروں سے پوچھا۔۔۔

"منظور ہے۔۔۔۔!!"

وہ چاروں یک زبان بولی۔۔۔۔۔

“Ok Girls The Stage Is All Yours....”

یہ کہتے ہوئے وہ چاروں نیچے کودے اور گانا پلے کیا۔۔۔۔

"شکر ونداں رے، مورا پیا مو سے ملن آیو۔۔۔۔

شکر ونداں رے، مورا پیا مو سے ملن آیو۔۔۔

ابھی گانا شروع ہی ہوا تھا کہ ان چاروں کو سانپ سونگھ گیا۔۔۔۔

"بھائی یہ تو کوریو گرافر کی طرح ڈانس کر رہی ہیں۔۔۔۔"۔

معیز نے پریشانی سے کہا۔۔۔۔

"چل بھئی گئے کام سے۔۔۔۔"

اب کی بار تقی نے گولا کباب کی پلیٹ ہاتھ میں پکڑے کہا۔۔۔۔۔

گانا ختم ہونے کے بعد وہ چاروں اسٹیج سے نیچے اتر آئی۔۔۔۔

"ہاں تو ہمارا ڈنر ریڈی رکھیۓ گا آپ لوگ ٹھیک ہے۔۔۔"

مومل نے اپنا پراندہ گھماتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

"اچھا ٹھیک ہے اب زیادہ اوور بھی نہیں ہو۔۔۔۔۔"

معیز نے منہ بسورتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"یار میرا اور زینی کا ڈانس تو رہ ہی گیا نا۔۔۔۔"

"ہاں بھئی ہمارے دلہا دلہن کا اسپیشل ڈانس تو ہونا چاہیے۔۔۔۔۔۔"

بنش کے کہنے پر سب نے ہاں میں ہاں ملائی۔۔۔۔

"بھائی تو پی ایس ایل کا "تیار ہو" والا لگاؤں یا "کراچی کنگز لگا کے ونگز"۔۔۔۔۔"

احد نے شرارت سے کہا۔۔۔

"بھائی تمیز کا گانا لگا دے۔۔۔۔"

ازلان نے بگڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"چل میں خود ہی گا لیتا ہوں تیرے لیے۔۔۔۔"

احد نے کہتے ہوئے اپنا گٹار اٹھایا اور گانا شروع کیا۔۔۔

"کچی ڈوریوں، ڈوریوں، ڈوریوں سے

مینوں تو باندھ لے۔۔۔"

احد نے گانا شروع کیا تو ازلان نے زینہ کی جانب اپنا ہاتھ بڑھایا جسے اس نے دل سے تھاما تھا۔۔۔۔

"پکی یاریوں، یاریوں، یاریوں میں

آندے نہ فاصلے۔۔۔۔

یہ ناراضگی کاغذی ساری تیری

میرے سوہنیاں سن لے میری۔۔۔

دل دیاں گلاں۔۔۔۔

کرانگے نال نال بہہ کے۔۔۔

انکھ نال انکھ نوں ملا کے۔۔۔

دل دیاں گلاں۔۔۔ہائے۔۔۔

کارانگے روز روز بہہ کے۔۔۔

سچیاں محبتاں نبھا کے۔۔۔

وہ دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھ رہے تھے جبکہ زینہ کی آنکھیں بھیگی ہوئی تھیں اور دو موتی اسکی آنکھوں سے ٹوٹ گرے تھے۔۔۔ازلان نے اسے سر کے اشارے سے منع کیا تو اس نے اپنے آنسوں صاف کئے اور مسکرادی۔۔۔

ستائے مینوں کیوں۔۔۔

دکھائے مینوں کیوں۔۔۔

ایویں جھوٹی موٹی رسکے رسا کے۔۔۔۔

دل دیاں گلاں ہائے۔۔۔۔

کرانگے نال نال بہہ کے۔۔۔

انکھ نال انکھ نوں ملا کے۔۔۔۔

گانا ختم ہوا تو ایک سحر ٹوٹا جوان دونوں کی آنکھوں میں بندھ گیا تھا۔۔۔۔۔

"چل بھائی اب ڈانس بھی ہو گیا اب چل گھر دیر ہو گئی ہے کافی۔۔۔۔"

احد کے کہنے پر سب اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے اور اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہوئے۔۔۔۔۔

---

آج شاہ ولا میں خوشی کا سماں تھا جبکہ ہمدانی ہاؤس میں بھی رونق کا ماحول تھا مسٹر اینڈ مسز ہمدانی تو اکلوتے بیٹے کی شادی کی خوشی میں پوری دنیا خریدنے کے درپے تھے۔۔۔۔

ازلان تو خوشی کے مارے آسمانوں پر تھا جبکہ ذہنوں کو تو سمجھ ہی نہیں آرہا تھا کہ وہ خوشی منائے یا پھر ہمیشہ کی طرح آنسو ہی بہائے وفا مومل اور بنش صبح سے ہی زینی کے گھر پر ہلہ گلہ مچا رہیں تھیں جب احد، معیز اور تقی تو صبح سے بھنگڑے ڈالنے میں مصروف تھے اور ازلان آج اپنا میچ چھوڑ کر سیلون میں اپنے آپ کو چمکا رہا تھا بقول وفا کہ اگر ہماری معصوم سی لڑکی نے اسے ایسی خوفناک حالت (جو اسکا روز کا حلیہ ہوتا تھا) میں دیکھ لیا تو ڈر کے مارے ہارٹ فیل ہی نہ ہو جائے۔۔۔۔

چونکہ نکاح ظہر کی نماز کے بعد تھا تو آج ان سب کی صبح نو بجے ہی ہو گئی تھی جوان کے حساب سے آدھی رات تھی۔۔۔۔۔

---

"ارے لڑکیوں مہندی لگ گئی زینی بٹیا کے۔۔۔۔؟"

زبیدہ خانم (زینہ کی والدہ) نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے پوچھا جہاں پارلر کی لڑکیاں ان تینوں کے مہندی لگا رہیں تھیں۔۔۔۔

"وفا بیٹا آپ نہیں لگوائے گی مہندی؟؟"

انہوں نے وفا سے پوچھا جو سپیکر کے پاس کھڑی گانے سلیکٹ کر رہی تھی۔۔۔۔۔

"نہیں آنٹی مجھے مہندی سے الرجی ہے۔۔۔۔"

وفا نے سہولت سے منع کیا جبکہ اسکے اس جھوٹ پر ان تینوں نے مایوسی سے اسکی جانب دیکھا۔۔۔۔۔

"وفا یار میری خاطر ہی لگوا لو نا۔۔۔"

زینہ نے پرامید نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔

"زینی میں تمہارے نکاح میں آگئی ہوں نا یہ ہی کافی ہے اب مجھے کچھ کہنے پر مجبور نہ کرو۔۔۔۔"

وفا ایک دم ہی غصے میں آگئی تھی۔۔۔۔۔

"اچھا اوکے اب ڈانٹ کیوں رہی ہو نہ لگاؤ۔۔۔"

زینہ نے ڈرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"اچھا بس بس اب اٹھو سارے اور تیاری پکڑو بارہ بج رہے ہیں۔۔۔۔"

مومل کے کہنے پر وہ سب اپنے کپڑے اٹھا کر چل دیں۔۔۔۔

---

وائٹ اور گولڈن رنگ کی کلر تھیم میں وہ تینوں قیامت ڈھا رہی تینوں نے ایک ہی رنگ کے مختلف غرارے زیب تن کئے ہوئے تھے جبکہ زینہ نے سفید میکسی پر سرخ ڈوپٹہ اوڑھا ہوا تھا شاید آج اسکا ارادہ ازلان ہمدانی کے ہوش اڑانے کا تھا۔۔۔۔۔

زینہ صبح سے اپنے آنسوں بہائے جا رہی تھی اور اب تو وہ تینوں بھی اسکو چپ کروا کروا کے تنگ آچکی تھیں تو وہ تو مست سیلفیز لینے میں مگن تھیں۔۔۔۔

"یار میں رو رہی ہوں اور تم تینوں سیلفیز لے رہی ہو قسم سے بات نہ کرنا اب کوئی بھی۔۔۔۔"

زینہ منہ پھلائے بیٹھ گئی۔۔۔۔

"ہاں ہاں اب ہم سے تھوڑی بات کریں گی محترمہ اب تو بس۔۔۔۔"

بنش کا جملہ منہ میں ہی رہ گیا جب زینہ نے اپنا ہیل والا پیر اسے دے مارا۔۔۔۔

"افففف اللہ جی۔۔۔"

ابھی وہ کچھ بولتی ہی کہ نیچے سے ڈھول دھماکے کی آوازیں آنے لگیں اور ان تینوں نے وہاں سے دوڑ لگا دی۔

ارے بھئی دلہے والوں کا استقبال بھی تو کرنا تھانا۔۔۔۔

"یار یہ بنش ہے!!!!!"

معیز نے بنش کو پہلی بار اتنا تیار دیکھا تھا تو ایک پل کے لیے تو وہ ساکت رہ گیا۔۔اور اسے پتہ ہی نہ چلا کہ انجانے میں وہ احد سے کہہ گیا ہے۔۔۔

"نہیں یہ میری بہن ہے غالباً۔۔۔"

احد نے ایک زبردست گھوری سے اسے نوازا۔۔۔

"بھائی میں تو بہت خوش ہوں۔۔۔۔"

اچانک ازلان نے ان دونوں کے درمیان آکر ناچنا شروع کر دیا اور وہ دونوں بھی خوب مزے لے رہیں تھے۔۔۔

"ارے بھئی کہاں چل دیئے پہلے ہمارا نیگ دو ہمیں۔۔۔"

وہ لوگ اندر داخل ہونے لگے تھے کہ وفا نے آگے بڑھ کر انہیں روک دیا۔۔۔۔

"کونسانیگ بھئی ابھی رخصتی تھوڑی ہو رہی ہے۔۔۔"

جواب ازلان کی بجائے تقی نے دیا۔۔

"اوو گلوکوز کی بوتل تم چپ رہو تمہاری باری میں نمٹ لیں گے تم سے۔۔۔"

وفا نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔۔

"ہاں بھئی بہنوں کا حق ہوتا ہے یہ تو۔۔"

بنش نے کمر پر دونوں ہاتھ ٹکائے کہا۔۔

"توبہ ہے اس پٹاخہ کو میں اپنی بہن کبھی نہ بناؤں۔۔۔"

وہ بس سوچ ہی سکا۔۔۔

"نہ بھئی ہم نہیں دے رہے کوئی نیگ ویگ فالتو اتنا پیسہ خرچ ہو۔۔۔"

معیز نے بھی بیچ میں چھلانگ لگائی۔۔۔

"بالکل بھائی ہم تیرے ساتھ ہیں ان فقیروں کو ایک پیسہ نہ دینا۔۔"

احد نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔۔۔

"بھائی چپ کرو تم لوگ جب میں دے رہا ہوں پیسے تو کیا مسئلہ ہے۔۔۔۔"

ازلان نے بے چینی سے کہا۔۔۔

"ہاں تو رکھو یہاں پورے پچاس ہزار روپے۔۔۔"

مومل نے اپنی ہتھیلی آگے پھیلائی۔۔۔

"واٹ....!!!!پچاس ہزار۔۔۔۔"

"یہ لو اب جانے دو مجھے میری زینی کے پاس۔۔۔۔"

ابھی ان تینوں کے منہ کھلے ہی تھے ازلان نے رقم انکے ہاتھ میں پکڑا دی اور آگے بڑھ گیا۔۔۔۔

"یار مجھے ٹینشن ہو رہی ہے۔۔۔۔"

زینہ نے اپنے ہاتھ مڑوڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"جب اسکو بول رہی تھی کہ ہاں ازلان میں کروں گی تم سے شادی جب نہ ہوئی تجھے ٹینشن۔۔۔"

وفا نے اسکی نقل اتارتے ہوئے کہا۔۔۔

اتنے میں زینہ کے اما ابا اور قاضی صاحب بھی اندر داخل ہوئے۔۔۔۔اور زینہ کے سر اور چہرے پر سرخ ڈوپٹہ ڈال دیا جس پر "ازلان کی دلہن" سنہرے حروف سے لکھا ہوا تھا۔۔۔ قاضی صاحب نے نکاح پڑھوانا شروع کیا۔۔۔

"زینہ احمد شاہ صدیقی ولد محمد احمد شاہ صدیقی آپ کا نکاح ازلان ہمدانی ولد آفاق ہمدانی سے بعوض پچاس لاکھ روپے سکہ رائج الوقت کے کروایا جاتا ہے۔۔کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔۔۔؟"

بس یہ لمحہ تھا کہ زینہ کی آنکھوں سے دو موتی ٹوٹ گریں اور پھر آنسوؤں میں روانی آگئی اور پھر شاہ صاحب نے اسکے سر پر ہاتھ رکھا اور اس نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔

"جی قبول ہے۔۔۔"

اس نے آنسوؤں کے درمیان رندھی ہوئی آواز میں کہا۔۔۔

"کیا آپ کو قبول ہے۔۔۔؟"

"جی قبول ہے....."

"بیٹی کیا آپ کو قبول ہے ؟"

"مجی مجھے قبول ہے۔۔۔۔۔"

زینہ نے بمشکل الفاظ ادا کئے اور تڑپ کر اپنے اما اور ابا کے گلے لگ کر رو دی۔۔۔۔۔

__________________________________________________

"بھائی مجھے ڈر لگ رہا ہے اگر لڑکی نے منع کر دیا تو۔۔۔۔"

ازلان نے احد کے کان میں سر گوشی کی۔۔۔۔۔

"بھائی جو بھی ہو تیرے نکاح کے لیے جو چھوارے منگوائے ہیں وہ تو میں کھا کر ہی رہوں گا۔۔۔۔۔۔"

تقی نے بریانی کی دیگ میں سے آلو اچکتے کہا۔۔۔۔۔

"بھائی چپ کر امام صاحب آ رہے ہیں۔۔۔۔۔۔"

معیز نے قاضی کو امام بناتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

"ابے سالے امام آ کر تیرا جنازہ پڑھوایگا کیا۔۔۔۔۔؟۔۔۔۔ قاضی صاحب ہے یہ۔۔"

احد نے اسکی تصحیح کی۔۔۔۔۔۔

"بھائی سب چپ کرو ابھی مجھے قبول ہے بولنے کا ہے۔۔۔۔"

ازلان نے چوڑے بنتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

قاضی صاحب اور مسٹر ہمدانی ازلان کے برابر بیٹھے۔۔۔۔۔

"ازلان ہمدانی ولد آفاق ہمدانی آپکو زینہ احمد شاہ صدیقی ولد محمد احمد شاہ صدیقی سے بعوض حق مہر پچاس لاکھ کے پڑھوایا جاتا ہے کیا آپ کو قبول ہے۔۔۔؟"

"ایک منٹ بھائی انہوں نے انکل کا نام کیوں لیا ہے نکاح تو تیرا اور زینہ کا ہے نا۔۔۔۔۔"

معیز نے قاضی صاحب کو بیچ میں روک لیا۔۔۔

"بھائی تو چپ کرنا۔۔۔۔۔اپنے نکاح میں کر لیو یہ انویسٹیگیشن۔۔۔۔"

ازلان نے اسے چپ کروایا۔۔۔

"جی تو بیٹا آپ کو قبول ہے۔؟"

قاضی نے ایک بار پھر نکاح کے کلمات ادا کئے۔۔۔۔

"جی ہاں قبول ہے۔۔۔۔"

"بیٹا کیا آپ کو قبول ہے۔۔۔؟"

"قبول ہے۔۔۔۔"

"کیا آپ کو قبول ہے۔۔۔۔"

"بھائی ایک دفعہ کی بات کیوں نہیں سمجھ آرہی انہیں۔۔۔۔؟"

معیز نے تقی کے کان میں سرگوشی کی۔۔۔۔

"ابے چپ رہ جا تھوڑی دیر۔۔۔۔"

تقی نے اسے گھورتے ہوئے کہا

"قبول ہے۔۔۔۔"

"مبارک ہو آپ کو۔۔۔۔"

قاضی صاحب نے مسٹر ہمدانی اور ازلان کو مبارکباد دی۔۔۔

"یاہووو۔۔۔ ہم جیت گئے۔۔۔۔"

ازلان کو خوشی کے مارے سمجھ ہی نہیں آئی کہ اس نے بولا کیا ہے۔۔۔۔

"بھائی ہم جیتے نہیں ہیں نکاح ہوا ہے تیرا ورلڈ کپ فائنل نہیں ہے۔۔۔۔"

احد نے اسکے گلے لگ کر اسے سمجھایا۔۔۔

"ادھر آ بیر ووو۔۔۔۔!!! مبارک بھئی مبارک۔۔۔"

معیز نے اسے کھینچ کر خود میں بھینچ لیا۔۔۔

"بھائی تجھے تو اکیلے میں بتاتا ہوں۔۔۔۔"

ازلان نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"بہت مبارک ہو بھائی۔۔۔"

تقی بھی ان تینوں کے ساتھ کھڑا ہوا۔۔۔

-----------------------------------------

وہ تینوں زینہ کے پاس ہی بیٹھی اسے چپ کروانے کی کوشش کر رہی تھی کہ دروازہ نوک ہوا۔۔۔۔۔

"آجائیں۔۔۔۔"

بنش کی آواز پر وہ چاروں طوفان کی طرح اندر داخل ہوئے۔۔۔۔۔۔

"چلو لڑکیوں کمرہ خالی کرو ہمارے بھائی کو بھابھی صاحبہ سے ملنے کا ہے۔۔۔۔۔۔"

احد نے بارعب انداز میں کہا۔۔۔۔۔۔

"کیوں جی۔۔۔ہم کیوں جائیں جو بات ہو گی ہمارے سامنے ہو گی۔۔۔۔۔"

مومل نے اسی کے انداز میں کہا۔۔۔۔

"ٹھیک ہے میں تو کر لوں گا پھر تم لوگ خود ہی استغفار پڑھو گی۔۔۔۔۔"

ازلان کندھے اچکاتے زینہ کی طرف بڑھا وہ ان تینوں کے پیچھے چھپی تھی۔۔۔۔۔۔

"اچھا اچھا جا رہے ہیں ہم توبہ ہے بڑے ہی بے شرم ہو تم ازلان۔۔۔۔۔۔"

وفا بولتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی اور وہ سارے بھی باہر کی جانب چل دیئے۔۔۔۔

ان سب کے جانے کے بعد ازلان نے پلٹ کر زینہ کو دیکھا اور نظریں پلٹ کر آنے سے انکاری ہو گئیں۔۔۔۔۔۔۔

وہ قدم قدم چلتا اس تک آیا جو سر جھکائے آنسوں بہائے جا رہی تھی۔۔۔اور نرمی سے اس کے دونوں ہاتھ تھام لئے تھے۔۔۔۔

"تمہیں پتہ ہے زینی الفاظ ختم ہونا کسے کہتے ہیں۔۔۔۔؟"

اس نے ٹھوڑی سے پکڑ کر اسکا جھکا چہرہ اوپر اٹھایا اور براہ راست اس کی آنکھوں میں دیکھ کر پوچھا۔۔۔۔۔

زینہ نے آنسوؤں کے درمیان سر کو نفی میں ہلایا۔۔۔۔

"بالکل ایسے، جیسے آج تمہیں اپنی منکوحہ کے روپ میں دیکھ کر میرے الفاظ ختم ہو گئے ہیں۔۔۔۔۔"

ازلان کے منہ سے اپنے لیے یہ الفاظ سن کر اسکی پلکیں رخساروں پر سایہ فگن ہو گئی اور اسکی اس ادا پر وہ دل کھول کر مسکرا دیا۔۔۔۔

"بس ٹھیک ہے اب جاو تم۔۔۔"

زینہ نے اسے پیچھے دھکیلتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

"ارے ے ے رکو ذرا صبر کرو۔۔۔"

اس نے زینہ کے دھکیلتے ہوئے ہاتھوں کو پکڑا اور دوسرے ہاتھ سے اپنی جیب سے ایک مخملی کیس نکال کر اسکے سامنے کیا۔۔ جسے اس نے تھامنا چاہا تو ازلان نے فوراً سے ہاتھ پیچھے کھینچ لیا۔۔۔۔۔

"ارے یہ کیا بات ہوئی لڑکی۔۔۔!!!! میری محنت کی کمائی ہے میں ہی پہناونگانا۔۔۔۔"

ازلان نے شوخی سے زینہ کی چھوٹی سی ناک کو دبایا تھا۔۔۔۔۔

"جلدی کرو ازلان۔۔۔۔۔"

"ازلان نے زینہ کے کانوں میں سے اسکے جھمکے نکالے اور اپنی دی ہوئی سونے کی بالیاں پہنا دی۔۔۔۔۔

"آہ۔۔!!!! اب لگ رہی ہو نہ مسز ازلان ہمدانی۔۔۔۔"

ابھی وہ اسکے ذرا قریب ہی ہوا تھا کہ دروازے کے باہر سے آواز سن کر فوراً پیچھے ہٹا۔۔۔۔

"بھئی ہم اندر آرہیں ہیں۔۔۔!!!!!"

ان ساروں نے ایک آواز میں کہااور دھڑام سے دروازہ کھول کراندر داخل ہوئے۔۔۔نہیں بلکہ داخل ایک مہذب لفظ ہے وہ تو ایسے گھسے کہ جیسے ارطغرل اپنے ساتھیوں کے ساتھ حملہ کرنے نکلا ہو۔۔۔۔۔۔۔۔

"قسم سے یہ افلاطونز ہمیں چین نہیں لینے دے گے۔۔۔"

ازلان بڑبڑاتا ہوا پیچھے ہٹا۔۔۔۔

"چل رومیو ٹائم ختم نکل اب۔۔۔۔۔۔"

احد نے اسکے کندھے پر ہاتھ جمائے کہا۔۔۔۔۔

"ارے ے ے ایسے کیسے کل کی شرط بھول گئے کیا۔۔۔؟"

مومل نے ان چاروں کا راستہ روکے کہا۔۔۔۔۔

"کک۔۔۔کونسی شرط بھائیوں تم لوگوں کو کوئی شرط یاد ہے کیا؟"

سدا کے کنجوس معیز نے اپنا سر کھجاتے ہوئے ان تینوں سے پوچھا جنہوں نے صاف انکار کر دیا۔۔۔

"تم لوگوں کو تو میں اچھے سے یاد کرواتی ہوں۔۔۔"

وفا آستینیں چڑھا کر آگے بڑھی۔۔۔۔

"اوکے اوکے یاد آگیا جلدی سے چینج کر کے نیچے پہنچو ہم ویٹ کر رہیں ہیں۔۔۔۔۔"

احد نے گھڑی میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"چلو لڑکیوں جلدی کرو۔۔۔۔"

بنش کہتی ہوئی خود ڈریسنگ روم میں گھس گئی۔۔۔۔

-------------------------------------------------------------

"Hey Bro Congratulations....."

وہ چاروں ابھی پورچ میں کھڑے تھے جب سلمان انکے قریب آیااورازلان سے بغلگیر ہوتے ہوئے کہا جبکہ احد نے اسے دیکھ کر غصے سے مٹھی بھینچ لی تھی۔۔۔۔

"تھینکس یار۔۔۔"

ازلان نے بمشکل مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

"ارے مومی کیسی ہو یار۔۔۔۔"

سلمان اچانک ہی ازلان سے باتیں کرتے کرتے مومل سے مخاطب ہوا جوان تینوں کے ساتھ چلتی آرہی تھی۔۔۔۔۔

"اوہ سلمان میں بالکل ٹھیک تم سناؤ بھئی کہاں مصروف آج کل۔۔۔۔؟"

"ہنہہ مجھ سے تو آج تک کوئی بات نہ کی اور اس بندر کے منہ والے آدمی سے دانت نکال نکال کر باتیں کر رہیں ہیں محترمہ۔۔۔۔۔"

مومل کی بات پر احد نے تلملاتے ہوئے سوچا۔۔۔

"میں ٹھیک۔۔۔۔یار کبھی چکر لگالیا کرو ہمارے غریب خانے میں بھی۔۔۔۔"

سلمان نے اس کے سر پر ہلکی سی چپت لگائی تھی۔۔۔احد سے اب برداشت نہیں ہوااور وہ غصے سے اسکی جانب بڑھا لیکن ازلان نے اسکا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ رکھا تھا۔۔۔۔۔

"مومی چلیں ہمیں دیر ہو رہی ہے۔۔۔۔۔"

احد نے خود کو کمپوز کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

"اُفف یار مومی ادھر آؤ تم میرے ساتھ۔۔۔۔"

سلمان نے مومل کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا اور یہ لمحہ تھا جب احد کا خود پر قابو رکھنا مشکل ہو گیا اور وہ سلمان کی جانب لپکا۔۔۔۔

"ہاتھ چھوڑ اسکا۔۔۔۔۔"

احد نے اسکے ہاتھ کو دیکھ کر کہا۔۔۔۔

"ایکسکیوز می۔۔!!آپ کون ہوتے ہیں مجھے روکنے والے۔۔؟"

اب کی بار تو احد کا دماغ گھوم گیا اور اس نے دو چار مکے اس کے منہ پر جڑ دیئے۔۔۔۔۔

"سالے رک ابھی بتاتا ہوں کہ کون ہوں میں۔۔۔"

احد پاگلوں کی طرح اسے مارے جا رہا تھا اور مومل تو سکتے میں ہی آ گئی تھی۔۔۔

"احد چھوڑ اسے پاگل ہو گیا ہے کیا۔۔۔"

وہ لوگ اسے روکنے کی کوشش کر رہے تھے لیکن اسکے سر پر تو جیسے بھوت سوار ہو گیا تھا۔اس نے مار مار کر سلمان کی تو حالت بگاڑ دی تھی۔۔۔۔

"احد چھوڑو اسے وہ مر جائیگا۔۔۔"

مومل کو جب ہوش آیا تو اس نے احد کو روکنے کے لیے کہا۔۔۔

"تمہیں بہت فکر ہو رہی ہے اسکی یہ بھائی لگتا ہے کیا تمہارا؟۔۔۔۔"

احد جنونی انداز میں پوچھا۔۔۔

"ہاں وہ میرا کزن ہے دور کا کزن ہے میرا آئی سمجھ؟"

مومل نے بھی اسی کے انداز میں کہا جبکہ سلمان تو موقع پاتے ہی بھاگ نکلا تھا اور وہ سارے کھڑے ان دونوں کی لڑائی دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

"وہ دور کا کزن اور میں۔۔۔ میں جو قریب کا منگیتر ہوں وہ کچھ نہیں تمہارے نزدیک۔۔۔؟"

اسکے لفظ "قریب کے منگیتر" پر پیچھے کھڑے ان سب کو ہنسی آگئی جو وہ بڑی مہارت سے چھپا گئے۔۔۔۔۔

"تمہیں کوئی پرواہ ہے میری مسٹر احد؟؟ نہیں۔۔۔۔ کیونکہ تم مجھے کبھی پسند ہی نہیں کرتے تھے انفیکٹ میں تو ایک زبردستی کا رشتہ۔۔۔۔"

احد نے اسکی بات بیچ میں ہی کاٹ دی۔۔۔۔۔۔

"I Love You Damn'it I Really Love You...."

"نہیں رہ سکتا تمہارے بغیر۔۔۔۔

تمہیں کھونے کا سوچ کر ہی میری دنیا رک جاتی ہے۔۔

نہیں ہوتا مجھ سے برداشت جب تم میرے علاوہ کسی اور سے مخاطب ہو۔۔۔۔۔"

احد نے آج پہلی بار مومل کے لیے اپنی محبت کا اظہار کیا تھا اور مومل کی آنکھوں سے آنسوں بہنے لگے۔۔۔۔

"محبت کرتے ہو پھر بھی یہ جانے بنا کہ وہ مجھ سے ایک سال چھوٹا ہے۔۔۔۔۔۔ مجھ نوٹس کے سلسلے میں بات کرتا ہے یہاں تک کہ اسکے پاس تو میرا نمبر بھی نہیں ہے۔۔۔ تم نے مجھ پر شک کیا۔۔۔۔۔۔۔۔ یہ ہے محبت تمہاری احد کہ تم جس سے محبت کرتے ہو اس پر ذرا بھی بھروسہ نہیں۔۔۔۔۔۔۔؟"

مومل کہہ کر وہاں رکی نہیں اور اسکے جانے کے بعد ایک سحر سا ٹوٹا تو احد کو ہوش آیا لیکن جب تک بہت دیر ہو چکی تھی اور اسے اب سمجھ آئی کہ وہ کتنی بڑی غلطی کر بیٹھا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رات کے گیارہ بجے وہ چھ نفوس اس وقت وڈیو کال پر مصروف تھے ان سب کے منہ پر اس وقت بارہ بج رہے تھے۔۔۔کہ ازلان کی آواز پر ماحول کی خاموشی ٹوٹی۔۔۔۔

"اب۔۔۔؟اب کیا کرنا ہے۔۔۔؟"

اس کی آواز سے تشویش صاف ظاہر تھی۔۔۔۔

"میں بتا رہی ہوں اگر کوئی ایک بھی انکے معاملے میں بولا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔۔"

وفا نے کافی غصے میں کہا۔۔۔۔

"ہاں بالکل ٹھیک کہہ رہی ہے وفا کوئی احد کی مدد نہیں کریگا غلطی اسکی ہے تو منائے گا بھی وہ ہی۔۔۔۔"

معیز نے بھی اپنا حصہ ڈالا۔۔۔

"ہاں بھئی ایک تو اس ذلیل آدمی کی وجہ سے ہمارا ڈنر کینسل ہو گیا۔۔۔۔ہائے۔۔۔۔اتنے دنوں بعد کہیں باہر کھانے کا پروگرام تھا۔۔۔۔

تقی نے ایک سرد آہ بھر کے کہا۔۔۔۔

"ابے تو تو چپ کر اس کمینے احد کی وجہ سے میں نے اور زینہ نے صحیح سے بات بھی نہیں کی۔۔۔۔"

ازلان کے کہنے پر زینہ نے گھور کر اسے دیکھا۔۔۔۔

"ایکسکیوز می۔۔۔۔شاید وہ میرے بھائی ہوتے ہیں۔۔۔؟"

بں ش نے ایک آئبرو اچکاتے ہوئے ان دونوں سے کہا۔

"اوئے بنی تم بھی سن لو احد کی کوئی مدد نہیں کرنی تمہیں آئی سمجھ۔۔۔؟"

وفا نے بنش کو دھمکاتے ہوئے کہا۔۔۔

"ہاں ہاں میں بھی نہیں کروں گی کوئی مدد ہادی بھائی کی۔۔۔۔۔"

بنش نے ڈرتے ڈرتے کہا۔۔۔۔

"چلو بس ڈن ہو گیا احد جس کے پاس بھی آئے کسی نے مدد نہیں کرنی اسکی۔۔۔۔"

معیز نے حتمی انداز میں کہا۔۔۔

---

رات کو بنش اپنے روم میں بیٹھی تھی جب دروازہ نوک ہوا۔۔۔۔

"آجائیں ہادی بھائی۔۔۔"

اسے پتہ تھا کہ اس وقت کون ہو سکتا ہے۔۔۔وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔۔۔۔

"بنی تم بھی ناراض ہو مجھ سے۔۔۔؟"

احد نے اسکے برابر بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

"نہیں بھائی میں نے کیوں ناراض ہونا ہے جسکا دل توڑا ہے اس سے پوچھے یہ سوال۔۔۔۔"

بنش نے احد کی طرف دیکھ کر کہا۔۔۔

"ہاں نا۔۔۔اسی لیے تو تمہارے پاس آیا ہوں تم بولو نا اس سے کہ احد بہت شرمندہ ہے اسے معاف کردو پلیزززززز۔۔۔۔۔۔"

احد نے پلیز کو لمبا کھینچتے ہوئے اپنا مدعا بیان کیا۔۔۔

"کیوں بھئی میں کیوں کہوں اسکو ہرٹ میں نے کیا تھا کیا؟؟خود کریں جا کر مجھ سے نہ کہیں۔۔۔"

بنش نے احد کو ٹکا سا جواب دے دیا۔۔۔

"ہنہہ تم تو ہو ہی نہیں کسی کام کی بس ہر وقت چوکلیٹ کھلوا لو۔۔۔ موٹی۔۔!!!میں ازلان سے کہہ دونگا۔۔"

احد اسکے بال بکھراتے ہوئے باہر کی جانب چل دیا۔۔

"واٹ۔۔۔!!میں موٹی۔۔؟؟خود ہو نگے ہاتھی نہیں بلکہ سانڈ بلکہ آہ۔۔۔۔۔۔"

بنش نے اسکو پیچھے سے تکیہ کھینچ کر مارا لیکن وہ باہر جا چکا تھا اور وہ بس تلملا کر رہ گئی۔۔۔

اچانک کچھ یاد آنے پر اٹھی اور ازلان کا نمبر ڈائل کیا۔۔۔

"ہاں بنی بولو۔۔۔"

ازلان نے فون کان سے لگاتے ہوئے کہا۔۔

"ازلان میرا کام ہو گیا اب تمہاری باری ہے بھائی کا فون آتا ہو گا تمہارے پاس۔۔۔"

بنش نے اپنی بات بول کر کال کاٹ دی۔۔

تھوڑی دیر بعد وہی ہوا جس کا اندازہ بنش نے لگایا تھا۔ازلان کے فون پر احد کی کال آئی۔۔

"ہاں بول۔۔"

ازلان نے لہجے کو روکھا سو کھا بنایا۔۔

"جانی تیری ایک ہیلپ چاہیے۔۔۔"

احد نے مسکینوں کی طرح کہا۔۔۔

"میں تیری ناراض محبوبہ کو نہیں مناؤنگا تو نے معاملہ بگاڑا ہے تو تُو ہی سنبھال بائے۔۔۔"

ازلان نے اپنی اپنی کہی کر فون بند کر دیا اور احد فون کو دیکھتا رہ گیا۔۔۔

"سالے کوئی بھی مدد نہیں کریگا اب کل معیز اور تقی سے کہوں گا۔۔۔"

احد بڑبڑاتے ہوئے بیڈ پر لیٹ گیا۔۔۔

---------------------------------------------------

صبح وہ پورچ میں کھڑے بنش کے آنے کا انتظار کر رہا تھا اور آسمان کو دیکھتے ہوئے مومل کو منانے کے منصوبے بنا رہا تھا اتنے میں بنش کی آواز پر خیالوں کی دنیا سے لوٹا۔۔۔۔

"چلیں بھائی۔۔۔؟"

بنش بولتی ہوئی فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھول کر بیٹھ گئی۔۔۔

"کیوں مومی نہیں چلے گی آج۔۔۔؟"

اس نے متفکر انداز میں کہا شاید آج پہلی بار احد نے مومل کے لیے مومی کا لفظ استعمال کیا تھا جس پر بنش کو خوشی ہوئی لیکن اس نے ظاہر نہ کیا۔۔۔

"نہیں اب وہ وفا کے ساتھ ہی جایا کرے گی۔۔۔"

بنش کے کہنے پر احد نے غصے سے گاڑی کا دروازہ بند کیا اور تیزی سے گاڑی کو روڈ پر ڈالا۔۔۔۔

----------------------------------

وہ لوگ کینٹین میں بیٹھے ٹیبل کو بجا رہے تھے اتنے میں معیز اترے ہوئے چہرے کے ساتھ آتا نظر آیا۔۔

"اوئے بنی اسے کیا ہوا ہے۔۔۔"

زینہ نے اسے کہنی مار کر متوجہ کیا جو ٹیبل بجاتے ہوئے تقی کے گانے کو میوزک دے رہی تھی۔۔۔

"مجھے کیا پتہ۔۔۔۔رکو معلوم کرتی ہوں۔۔۔"

بنش نے کہتے ہی معیز کو مخاطب کیا جواب کرسی کھینچ کر بیٹھ چکا تھا۔۔۔

"او۔۔۔دیوداس تمہیں کیا غم لگ گیا اب۔۔۔؟"

معیز نے ایک نظر اسے دیکھا پھر اداسی سے کہا۔۔۔

"میں نے۔۔۔۔میں نے ابھی لائبہ کو میسج کیا کہ آج یونی کیوں نہیں آئی۔۔۔۔"

وہ مصنوعی آنسوں پونچھتے ہوئے بتانے لگا۔۔۔

"پھر کیا ہوا۔۔۔"

تقی نے چائے میں بسکٹ ڈبوتے ہوئے کہا۔۔۔

"آگے سے میسج آیا کہ۔۔۔۔کہ۔۔۔۔"

معیز اب تو بالکل ہی رونے والا ہو گیا تھا۔۔۔

"کہ۔۔۔؟؟"

ان سب نے تجسّس سے پوچھا۔۔۔

"کہ۔۔۔میں لائبہ کی دوست بات کر رہی ہوں لائبہ نے سرف کھا لیا ہے۔۔۔۔۔۔"

اس نے بولتے ہی اپنا سر ٹیبل پر ٹکا دیا۔۔۔

"ہیں سرف کھالیا۔۔۔؟"

وفا نے حیرانی سے پوچھا۔۔۔

"ہاں نا۔۔۔۔اب دو منٹ کی خاموشی اختیار کرو سارے میری لائبہ کے اعزاز میں۔۔۔۔"

اس نے ادب سے ہاتھ باندھ کر سر جھکالیا اور وہ سارے اس عجیب و غریب بات کو ہضم کرنے میں لگے تھے۔۔۔اتنے میں معیز کے موبائل پر ایک میسج کی ٹون بجی۔۔۔۔

"افففف یار یہ علینہ بھی نا دو منٹ کی خاموشی بھی نہیں کرنے دے گی مجھے لائبہ کے لیے چلو میں نکلتا ہوں۔۔۔۔ہائے۔۔۔۔۔!!! بڑا افسوس ہوا۔۔۔۔"

معیز نے سر جھکا کر کہا۔۔۔

"بھائی دھیان رکھیو کہہ کہیں یہ والی اپنا منہ لوٹے میں نہ پھنسالے۔۔۔۔"

ازلان نے ہنستے ہوئے کہا

"ابے کچھ نہیں ہوتا چل میں نکلا اب۔۔۔۔۔"

معیز بولتا ہوا نکل گیا اور وہ لوگ اس کی حرکتوں پر سر پیٹ کر رہ گئے۔۔۔

---

آج مومل یونی نہیں آئی تھی اور کلاس کے بعد وہ لوگ یونی گراؤنڈ میں کھڑے تھے کہ احدان کے پاس آیا اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتا معیز نے دائیں جانب اور تقی نے بائیں جانب گردنیں موڑ لیں۔۔۔

"نہ بھائی اپنا مسئلہ خود سنبھال۔۔۔۔۔"

دونوں نے ایک ساتھ کہا۔۔۔

ان سے جواب سن کر اس نی وفا اور زینہ کی طرف دیکھا جو پوری کی پوری پیچھے مڑ گئیں تھیں۔۔۔۔

"دیکھلوں گا تم سب کو اللہ بچائے اتنے ذلیل دوستوں سے نوازا ہے توبہ توبہ۔۔۔"

احد زور زور سے دوہائی دینے لگا۔۔۔۔۔

"بھائی اب بھی کچھ نہیں بولے گا کیا ایک ہفتے بعد ہماری تو یونی ختم پھر کیسے منائے گا اسے۔۔۔"

ازلان نے پتے کی بات کی تو وہ سوچ میں پڑ گیا۔۔۔

"بھائی سوچ کیا رہا ہے جانا۔۔۔۔"

تقی نے اسے دھکا دے کر کہا تو وی ہوش میں آیا اور پھر وہیں سے ہی دوڑ لگا دی۔۔۔۔

---

مومل اس وقت اپنے روم میں بیٹھی تھی جب اسے باہر سے گٹار کی دھن سنائی دی وہ جلدی سے کھڑکی کی طرف لپکی نیچے جھانکا تو وہ صاحب اس کے لان کی کرسی پر بیٹھے ایک ٹانگ کو اوپر میز پر رکھے اسی کی طرف دیکھ رہے تھے۔۔

مومل نے ایک غصیلی نظر اس پر ڈالی اور کھڑکی کے پردے برابر کرتی واپس اپنی جگہ پر بیٹھ گئی۔۔۔

اب اسکے گانے کی آواز بھی صاف سنائی دے رہی تھی۔۔۔

"مانا ہم سے ہو گئی، چھوٹی سی اک خطا

ہنس دو نا تم ذرا، دو نہ ہم کو تم سزا۔۔۔

مانا ہم سے ہو گئی، چھوٹی سی اک خطا

ہنس دو نا تم ذرا، دو نہ ہم کو تم سزا۔۔۔

تم جو ہنس پڑے تو، اب ہم بھی مسکرائیں۔۔۔۔

آؤ مل کے ساتھ گائیں، دل سے دل بھی ملائیں

ہے ہے، مو سو مو سو ہاسی، دیو ملائے لائے

مو سو مو سو ہاسی، دیو ملائے۔۔۔۔

ذرا مسکرا دے، مسکرا دے، ذرا مسکرا دے، اے خوشی

ہے مو سو مو سو ہاسی، دیو مالائے لائے

مو سو مو سو ہاسی دیو ملائے۔۔۔۔۔

اس کے گانا ختم کرنے پر مومل نے اپنی کھڑکی پر رکھے گھملے میں سے ایک پتھر اٹھایا اور ایک کاغذ پر "میں نے نہیں ماننا" لکھ کر پتھر پر کاغذ لپیٹ کر اس کی جانب اچھال دیا اور خود واپس پیچھے ہو گئی۔۔۔

"آؤچ۔۔۔۔۔!!"

پتھر احد کے سر پر لگا تھا لیکن وہ کافی چھوٹا تھا اس لیے اسے چوٹ نہیں آئی۔۔۔۔۔

کاغذ پر لکھی تحریر پڑھ کر اس نے مسکرا کر نفی میں سر ہلایا اور گٹار تھام کر واپس شروع ہو گیا۔۔۔۔

کبھی کبھی آدتی زندگی میں یونہی کوئی اپنا لگتا ہے

کبھی کبھی آدتی وہ بچھڑ جائے تو اک سپنا لگتا ہے۔۔۔

ایسے میں کوئی کیسے اپنے آنسوؤں کو بہنے سے روکے

اور کیسے کوئی سوچ دےEverything gonna be ok

کبھی کبھی تو لگے زندگی میں نہ ہے خوشی اور نہ ہے مزہ

کبھی کبھی تو لگے ہر دن مشکل اور ہر پل اک سزا۔۔۔۔۔

ایسے میں کوئی کیسے مسکرائے، کیسے ہنس دے خوش ہو کے

اور کیسے کوئی سوچ دےEverything gonna be ok

سوچ ذرا جانِ جاں تجھ کو ہم کتنا چاہتے ہیں

روتے ہیں ہم بھی اگر تیری آنکھوں میں آنسوں آتے ہیں

گانا تو آتا نہیں ہے مگر پھر بھی ہم گاتے ہیں

اے آدتی بعد کبھی تو سارے جہاں میں اندھیرا ہوتا ہے

لیکن رات کے بعد ہی تو سویرا ہوتا ہے۔۔۔۔

یے آدتی ہنسدے ہنسدے ہنسدے ہنسدے ہنسدے تو ذرا

نہیں تو بس تھوڑا تھوڑا تھوڑا تھوڑا مسکرا۔۔۔۔۔۔

دوسرا گانا ختم کر کے اس نے اوپر دیکھا جہاں وہ پھر سے کچھ پھینکنے والی تھی اسے دیکھ کر احد نے چلاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

"مان جاؤ پلیز مومی۔۔!!!!"

"کبھی نہیں۔۔۔۔"

اوپر سے ایک اور پتھر آیا۔۔۔۔

"یہ تم میرے اوپر پتھر کیوں برسا رہی ہو؟"

احد نے اپنا بازو سہلاتے ہوئے کہا جہاں ابھی پتھر لگا تھا۔۔۔۔۔

"میرے پتھر میری مرضی۔۔۔۔۔"

اب کی بار پتھر لگنے سے پہلے ہی اس نے کی کرلیا تھا۔۔۔۔۔۔

"میں بھی تو تمہارا ہوں اگر ٹانگ ٹوٹ گئی تو کیا لنگڑے احد سے شادی کروگی۔۔۔۔۔؟"

احد نے اسے ایموشنل بلیک میل کرنے کی کوشش کی۔۔۔

"تم سے شادی کرے گی میری جوتی۔۔۔!!!"

اب کی بار کاغذ پر غصے والی ایموجی بنی تھی۔۔۔۔

"ٹھیک ہے اس سے بھی کرلیتے ہیں لیکن پہلے یہ پتھر مارنا بند کرو یار۔۔۔"

احد نے شوخی سے کہا۔۔۔۔۔

"نہیں کروں گی۔۔۔۔۔"

"مان جاؤ یار اریجیت سنگھ کی پوری ایلبم ختم کردی میں نے تمہارے لئے۔۔۔۔۔"

اس نے بے بسی سے کہا۔۔۔۔

"ان میں سے اریجیت کا ایک بھی گانا نہیں ہے۔۔۔"

سامنے سے ٹکا سا جواب بلکہ پتھر آیا۔۔۔۔۔

"اچھا اسکا بھی گالوں گا لیکن تم منہ سے کیوں نہیں بول رہی۔۔۔۔۔؟"

"کیونکہ میں تم سے بات نہیں کررہی ہوں۔۔۔۔۔"

اس کے اس معصومانہ جواب پر احد دل سے مسکرادیا تھا۔۔۔۔۔۔

"اچھا یہ گانا صرف تمہارے اور میرے لیے دل سے۔۔۔۔۔۔اور ہاں یہ واقعی اریجیت بھائی کا ہے۔۔۔۔۔"

احد کے کہنے پر وہ مسکرادی تھی لیکن وہ ناراض تھی تو فوراً مسکراہٹ چھپا گئی۔۔۔۔۔۔

"ہم تیرے بن اب رہ نہیں سکتے، تیرے بنا کیا وجود میرا

تجھ سے جدا اگر ہو جائینگے تو خود سے ہی ہو جائیں گے جدا

کیونکہ تم ہی ہو، اب تم ہی ہو، زندگی اب تم ہی ہو۔۔۔

چین بھی میرا درد بھی، میری عاشقی اب تم ہی ہو۔۔۔

تیرا میرا رشتہ ہے کیسا اک پل دور گوارا نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

تیرے لیے ہر روز ہیں جیتے تجھ کو دیا میرا وقت سبھی

کوئی لمحہ میرا بہ ہو تیرے بنا،

ہر سانس پہ نام تیرا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ابھی وہ گا ہی رہا تھا کہ مومل اوپر سے نیچے آ چکی تھی اور سینے پر ہاتھ باندھے اسے ہی دیکھ رہی تھی جو ابھی تک اسکی کھڑکی کو ہی تکے جا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

"کیونکہ تم ہی ہو،اب تم۔۔۔۔۔"

مومل نے اسے بیچ میں ہی روک دیا۔۔

"او مسٹر بس کرو رلانے کا ارادہ ہے کیا۔۔؟"

مومل کی آواز پر اس نے مڑ کے دیکھا جہاں مومل آنکھوں میں آنسوں سمیٹے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

"تم۔۔۔تم نیچے کب آئی۔۔۔؟"

اس نے حیرانی سے پہلے مومل کو دیکھا پھر کھڑکی کو جہاں ابھی تھوڑی دیر پہلے وہ کھڑی تھی۔۔۔۔

"جب آپ جناب اریجیت سنگھ بنے ہوئے تھے۔۔۔"

اس نے اپنی ناک رگڑتے ہوئے کہا۔۔۔

"ہاں تو مان جاؤ نا۔۔۔دیکھو مجھے منانا بھی نہیں آتا اور ان بے غیر توں نے میری مدد بھی نہیں کی۔۔۔"

"احد کے کہنے پر وہ کھلکھلا کر ہنس پڑی تھی۔۔۔

"احد تمہیں واقعی نہیں آتا منانا۔۔"

مومل نے ہنسی کے درمیان کہا۔۔۔

"اتنے پیار سے تو منایا ہے اور کیسے مناتے ہیں بھلا۔۔؟"

احد نے منہ بسورتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"نہ کوئی چوکلیٹس، نہ کوئی پھول اور نہ ہی کوئی کارڈ ایسے مناتے ہیں کیا۔۔۔۔"

اس نے انگلیوں پر گنتے ہوئے اسے بتایا۔۔۔۔

"نہیں تو بندے کو منانے سے پہلے اپنی جیب کا بھی خیال رکھنا چاہیے یا نہیں۔۔۔۔۔"

احد نے شرارت سے کہا جس پر مومل نے بے بسی سے اسے دیکھا تھا۔۔۔۔

"میں ابھی تک مانی نہیں ہوں ویسے۔۔۔۔۔"

مومل کہہ کر پلٹی ہی تھی کہ کسی آواز کے تحت واپس پلٹی اور سامنے کا منظر دیکھ کر حیران رہ گئی۔۔۔۔

وہاں وہ ساتوں موجود تھے کسی کے ہاتھ میں چوکلیٹس کسی کے ہاتھ میں پھولوں کا گلدستہ اور کسی کے ہاتھ میں غبارے تھے جن پر بڑا بڑا "I'm Sorry" لکھا تھا۔۔۔۔ جبکہ احد تو نیچے گھٹنوں کے بل ہاتھ میں وہی انگھوٹی لئے بیٹھا تھا جو مومل اس دن غصے میں چھوڑ گئی تھی۔۔۔۔

"تو اب بتائیے مس مومل فرقان کیا آپ مجھ جیسے بد تمیز، بد لحاظ اور مار پیٹ کرنے والے شخص سے شادی کریں گی۔۔۔۔؟ اور ہاں اس بار اپنے پورے دل سے راضی ہوں اور نہ ہی کسی زبردستی کا شکار ہوں۔۔۔۔۔"

احد کے کہنے پر مومل نے ہنستے ہوئے اپنا ہاتھ آگے کر دیا جسے تھام کر اس نے اسکی مخروطی انگلیوں میں اپنے نام کی انگھوٹی پہنا دی۔۔۔۔۔

"اور ہاں اس بندر سے بھی سوری کر لوں گا میں۔۔۔۔"

احد نے منہ بگاڑتے ہوئے کہا جس پر مومل نے اسے گھورا تھا۔۔۔۔

"ابے پہلے اس سلو بھائی کو ڈھونڈ تو لے وہ تو یونی ہی نہیں آیا جب سے۔۔۔۔۔"

ازلان کے کہنے پر سب کھلکھلا کر ہنس دیئے۔۔۔

"مومی اگر تم یہ چوکلیٹ ساری نہیں کھاؤ گی تو میں لے لوں تھوڑی سی۔۔۔۔"

تقی نے دانتوں کی بھرپور نمائش کرتے ہوئے کہا۔۔۔

"کیوں بھئی آج گلوکوز نہیں پیا جو اب اسکی چوکلیٹس بھی تم کو کھانی ہے۔۔۔۔"

وفا نے اسکے پاؤں پر اپنا پیر رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

"افففف پٹاخہ ہٹاؤ یار پاؤں ساری پولش خراب کر دی اتنے دنوں بعد کی تھی میں نے۔۔۔۔"

تقی اسکے دوپٹے سے اپنے جوتے صاف کرنے لگا۔۔۔

"اووووو تمہارا دماغ ٹھکانے ہے میرا نیا دوپٹہ خراب کر دیا بدتمیز گلوکوز کی بوتل۔۔۔۔۔"

وفا بولتے ہی اسکے پیچھے بھاگی جو پہلے ہی دوڑ لگا چکا تھا اور پیچھے وہ سارے بس تاسف سے سر جھٹکتے رہ گئے۔۔۔۔

پچھلا ایک مہینہ ان سب کا امتحانوں میں گزر گیا اور آج بالآخر ان چاروں لڑکوں کی فیئرول تھی ان چاروں نے سفید شرٹ کے ساتھ بلیک کوٹ پینٹ پہنا ہوا تھا چونکہ فیئرول صرف فائنل ائیر کے اسٹوڈنٹس کے لیے تھی تو ابھی لڑکیاں یہاں موجود نہیں تھیں۔۔۔۔اور وہ چاروں اپنے ہاتھوں میں سرٹیفکیٹ تھامے تھوڑا غم، تھوڑی بشاشت چہروں پر سجائے اس وقت ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

"یار۔۔۔۔۔۔چار سال گزر گئے لگتا ہے ابھی بھی ہم وہ ہی تقی اور معیز ہیں جو فارم جمع کروانے کے لیے لمبی لائن میں کھڑے تھے۔۔۔۔"

معیز نے کینٹین کی منڈیر (اپنے اڈّے) پر بیٹھتے ہوئے فضاء کا سکوت توڑا۔۔۔

"نہیں جولائن میں زبردستی گھسنے والے اسٹوڈنٹس کی اسکول کے بچوں کی طرح ایڈمن سے شکایت لگا رہا تھا۔۔۔"

تقی نے معیز کے برابر بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

"بھائی تو بھی زبردستی بیچ میں گھسا تھا۔۔"

معیز نے تقی کو دھکا دیتے ہوئے کہا۔۔۔

"اور۔۔۔اور ایڈمن سے کیا بولا تھا اس نے۔۔۔؟"

احد اور ازلان نے انکے قدموں میں (کینٹین فلور) پر بیٹھتے ہوئے ٹکڑا دیا۔۔۔

"یہی کہ۔۔۔ سر یہاں غلط حرکتیں ہوتی ہیں۔۔۔۔"

ان چاروں نے یک زبان معیز کا جملہ دہرایا اور دل کھول کر ہنس پڑے۔۔۔۔

"اور جب ہادی کے ابا کو منایا تھا ہم نے۔۔۔۔"

معیز کے کہنے پر وہ سارے ایک بار پھر یادوں میں کھو گئے۔۔۔

"جب اسکالرشپ کی آفر ملی تو صاحب بہادر کا سب سے پہلا جملہ کیا تھا۔۔۔؟"

تقی نے منڈیر سے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

"بھائی۔۔۔ابّا نہیں مانیں گے۔۔۔"

ازلان کے کہنے پر پوری کینٹین ایک بار پھر قہقہوں میں ڈوب گئی۔۔۔۔

"ہائے۔۔۔۔ میری نیناں، صائمہ، علینہ، فاریہ۔۔۔۔ کیسے رہیں گی میرے بغیر۔۔۔۔"

معیز نے ایک سرد آہ بھرتے ہوئے کہا۔۔۔

"بھائی اب انہیں سبحان، ذیشان، ارسلان اور بس عدنان سے کام چلانا پڑے گا۔۔۔"

احد نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے تسلی دی جس پر ان تینوں نے تاسف سے معیز کو دیکھا۔۔۔

"بس کر بھائی ایک بر گر تو اپنے پیسوں سے انہیں کھلاتا تھا اور اگلے پورے ہفتے کے بر گرز انکے پیسوں پر اڑائے ہیں تو نے۔۔۔"

تقی کو اس کے بر گرز کی زیادہ فکر تھی۔۔۔

"اور اب کہاں روز روز دیدار یار ہوا کریگا۔۔۔۔؟"

ازلان نے اداسی سے کہا۔۔۔

"اوئے وہ یاد ہے سر ابرار کا 'گیٹ آؤٹ فرام مائی کلاس۔۔۔؟'"

احد نے ہنستے ہوئے پرانی یادیں تازہ کر دیں تھیں۔۔۔

"ابے پتہ نہیں ہم سے ہی کیا دشمنی تھی انکی ہمیشہ ہم چاروں کو نکال دیتے تھے باہر۔۔۔"

معیز نے تاسف سے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔۔۔

"لیکن ان کے ناک میں ہمیں 'گیٹ آؤٹ' کہنے کا بھی الگ ہی مزہ تھا۔۔۔

تقی نے بھی یادوں کی کھڑکی پر دستک دیتے ہوئے کہا۔۔۔

"چلو بھائیوں اب میں نکلوں میرے میچ کا وقت ہوا چاہتا ہے۔۔۔۔"

ازلان نے ایک لمبی سی انگڑائی لیتے ہوئے کہا۔۔۔

"جا بھائی میں بھی چلا۔۔۔"

احد بھی کہتے ہوئے کھڑا ہوا۔۔۔

"اوہ ہیر و تیری سواری کہاں چلی۔۔۔؟"

تقی نے احد کو دیکھتے ہوئے کہا جو گھڑی میں ٹائم دیکھتے ہوئے ذرا ٹھہر کر اسکی جانب متوجہ ہوا تھا۔۔۔

"بھائی بات یہ ہے والد جو ہیں ابا ہمارے انہوں نے کہہ دیا کہ بیٹا ادھر تیری یونی ختم ادھر مجھے آفس میں ملو تم اب میں غریب شخص نوکری کے لیے انٹرویو دینے جا رہا ہوں۔۔۔"

احد نے شوخی سے کہا تو وہ تینوں اسے حیرانی سے منہ کھولے دیکھنے لگے۔۔۔

"ابے سالے کمینے!!!! میرے باپ کا بزنس کس لئے ہے جو تو کہیں اور جوب ڈھونڈے گا۔۔۔؟"

ازلان نے اسے غصے سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

"نہ بھائی اب اپنی محنت سے کچھ کروں گا ورنہ لڑکی کی امّاں نے میرے ساتھ رخصت نہیں ہونے دینا ہے اسے۔۔۔"

احد کی خودداری اس وقت اپنے عروج پر تھی وہ کہہ کر وہاں رکا نہیں اور پیچھے ان سب کو حیرت میں ڈال گیا۔۔۔

---

آج وہ چاروں لڑکیاں اپنے پرانے اڈے پر بیٹھی اپنی باتیں کر رہی تھی کہ وفا کے پیچھے سے ایک انجانی آواز کے تحت وہ چاروں پیچھے مڑی۔۔۔

"Hey Sweetheart!!!"

پیچھے ایک مکار شکل کا لڑکا انہیں اپنی سرخ ڈوروں سے سجی آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر انہیں ہی گھور رہا تھا وفا کے دیکھنے پر اس نے اپنی ایک آنکھ دبائی تو وفا کے تو سر پر لگی تلووں بجھی وہ تن فن کرتی اس کے پاس پہنچی اور نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ اپنے بیگ کی سائیڈ پاکٹ میں ہاتھ ڈالا اور مٹھی میں کچھ بھر کر اسکے منہ کے سامنے لے جا کر پھونک دیا۔۔۔

جہاں وہ لڑکا مرچوں کے مارے چلاتے ہوئے اپنی آنکھیں بار بار مسل رہا تھا وہیں پیچھے ان تینوں کا ہنس ہنس کے برا حال تھا۔۔۔

"سوئیٹ ہارٹ کسے بولا ہاں۔۔۔!!!"

وفا کے سر پر تو جیسے خون سوار تھا اس نے جا بجا لڑکے کی کمر پر تھپڑ اور گھونسے برسانے شروع کر دیئے۔۔

"س۔۔۔ سوری باجی سوری غلطی ہو گئی۔۔۔"

لڑکے نے لال پیلے ہوتے چہرے سے وفا کے سامنے ہاتھ جوڑ دیئے۔۔۔

"نہیں نہیں اب بولو ذرا سوئیٹ ہارٹ۔۔۔"

وفا نے اسکے گھٹنے پر اپنا پاؤں مارتے ہوئے کہا۔۔۔

"ارے وفا یہ کیا کر دیا تم نے۔۔۔"

تقی جو ازلان اور معیز کے ساتھ یونی وزٹ کرنے آیا تھا پہلے وفا پھر اس لڑکے کو دیکھتے ہوئے استفسار کیا۔۔

"سوئیٹ ہارٹ بولا ہے اس نے مجھے۔۔۔!!!"

وفا نے تیوری چڑھا کر کہا جس پر تقی کو بھی طیش آیا اور وہ غصے میں اس کی جانب بڑھا جو پہلے ہی زمین پر پڑے کراہ رہا تھا۔۔۔

"ابے سالے تیری ہمت کیسے ہوئی۔۔۔"

وہ اگے بڑھتا اس سے پہلے ہی وفا نے اسے روک دیا اور معیز اور ازلان نے اس لڑکے کو سہارا دیا اور وہ موقع پاتے ہی وہاں سے بھاگ نکلا۔۔۔۔

"او گلوکوز کی بوتل تم تو رہنے ہی دو بھئی ورنہ تمہیں ہسپتال لے جانا پڑیگا۔۔۔"

"یار پٹاخہ یہ نہ بولا کرو مجھے۔۔۔"

تقی نے خجل ہوتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"نہیں تو کیا انسولین کی سرنج کہوں پھر۔۔۔۔؟"

وفا کے چمک کر پوچھنے پر وہ سارے ہنس پڑے تھے۔۔۔۔

"اوئے تم لوگ یہاں کیسے۔۔۔؟"

بنش نے ان تینوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

"یار۔۔۔۔!! دو مہینوں سے تم لوگوں کو نہیں دیکھا اب تو شکلیں بھولنے لگیں تھیں تو آ گئے ہم۔۔۔۔"

معیز نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔۔۔

"اچھا اگر آ ہی رہے تھے تو احد کو بھی لے آتے۔۔۔۔"

مومل نے بے چینی سے کہا۔۔۔

"ارے باجی نام نہ لو اس کمینے کا۔۔۔!! قسمے یونی کا لاسٹ ڈے اور آج کا دن ہے بھائی جان سے کال اور میسج کے علاوہ ملاقات ہی نہیں ہوئی۔۔۔"

ازلان نے تپے ہوئے لہجے میں کہا۔۔۔۔

"بھائی میں تو اپنی علینہ سے ملنے آیا تھا۔۔۔"

معیز نے ادھر اُدھر نظریں دوڑاتے ہوئے کہا۔۔۔

"معیز بس کر دو یہ ٹھرک اب تو بزنس مین بن گئے ہو۔۔۔"

بنش نے جلے بھنے انداز میں کہا۔۔۔

"یار بگز بنی تمہیں نہیں پتہ لڑکیاں مرتی ہیں مجھے دیکھ کر۔۔۔"

معیز نے اسٹائل سے کہتے ہوئے اپنے ماتھے پر بکھرے بالوں کو اپنی انگلیوں سے پیچھے کیا۔۔

"ہاں تمہارے موزوں کی بدبو سے۔"

بنش نے ہنسی ہوئے کہا۔۔۔

"جی نہیں میری پرسنالٹی پر۔۔۔"

معیز نے اکڑ کر کہا۔۔۔

"ہو ہائے تم اتنے خوفناک ہو۔۔۔"

بنش نے بھی فل دادی اماں اسٹائل میں کہا۔۔۔

"اچھا بس کرو تم دونوں ہم آج لنچ باہر کریں گے سامان اٹھاؤ اپنا اور چلو۔۔۔۔"

ازلان آج کافی سنجیدہ موڈ میں تھا اور کہتے ہی لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر کی جانب چل پڑا تو ذن لوگوں کو بھی اس کے پیچھے جانا پڑا۔۔۔۔

-----------------------------------------

"کیا ہوا تیرا وعدہ۔۔۔۔۔

وہ آلو کا پراٹھا۔۔۔۔

بھوکا ہوں میں جلدی کرو۔۔۔۔

ورنہ بھوک سے میں آج ہی مر جاؤں گا۔۔۔۔"

تقی جو پچھلے پندرہ منٹ سے ہر ویٹر کو دیکھ کر ایک ہی گانا وہ بھی توڑ مڑوڑ کر اپنی بھونڈی آواز میں گائے جارہا تھا وفا کے مارنے کے بعد چپ ہوا تھا۔۔۔

"یہ آج تمہارے اندر معیز کی روح کیسے گھس گئی؟"

وفا نے اسے گھورتے ہوئے پوچھا جو کب سے گا گا کر ان سب کی عزت کا کچرا کر چکا تھا۔۔۔

"ہائے وفا جانی تم کیا جانو کہ یہ آلو کے پراٹھے کی خوشبو محسوس کرتے ہی انسان وادیِ ذائقہ میں اتر جاتا ہے۔۔۔۔"

اس نے اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر اپنا عجیب و غریب فلسفہ اس کے گوش گزارا۔۔۔

"انسان نہیں بس تیرے جیسے جن کے ساتھ ہی ایسا ہوتا ہے کیوں ازلان۔۔۔؟"

معیز نے کہتے ہوئے ازلان سے تائید چاہی لیکن وہ تو نجانے کس سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔۔۔۔

"ازلان!!!"

"ہاں کیا ہوا۔۔"

معیز کے دوبارہ پکارنے پر وہ اپنے خیالوں سے واپس آیا۔۔۔

"ابے تجھے کیا ہوا ہے؟"

"کچھ نہیں بس سر میں درد ہے ذرا۔۔۔"

ازلان نے خود کو کمپوز کرتے ہوئے کہا لیکن زینہ کو وہ یونی میں بھی کچھ پریشان لگا تھا۔۔۔

واپسی پر ازلان زینہ کو گھر ڈراپ کرنے جارہا تھا جب زینہ نے ہی کب سے قائم خاموشی کی دیوار گرائی۔۔۔۔

"ازلان۔۔!!!"

اس نے ذرا ہچکچاتے ہوئے اسکا نام پکارا۔۔۔

"ہمم۔۔۔!!"

ازلان نے نظریں ونڈ سکرین پر جمائے کہا۔۔۔

"تمہیں کوئی پریشانی ہے؟؟"

اس کا انداز ایسا تھا کہ ازلان سمجھ نہیں سکا کہ وہ سوال تھا یا اطلاع۔۔۔

"نہیں تو مجھے کیوں پریشان ہونا ہے۔۔"

اس نے بے نیازی سے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔۔

"تمہیں کوئی بات پریشان کر رہی ہیں تم بتانا نہیں چاہتے تو الگ بات ہے۔۔"

زینہ نے اپنا منہ دوسری جانب پھیر لیا۔۔۔۔

"زینی ایسی بات نہیں ہے یار۔۔۔۔! تمہیں نہیں بتاؤں گا تو کسے بتاؤں گا۔۔۔۔"

ازلان نے گاڑی اس کے گھر کے آگے روک کر اسکا رخ واپس اپنی طرف کیا۔۔۔۔

"تو بتاؤ نا پھر کیا پریشانی ہے۔۔۔"

زینہ فوراً سے سیدھی ہو کر بیٹھی۔۔۔۔

"یار میں ہادی کی وجہ سے بہت زیادہ پریشان ہوں میری تو اب کال ہی نہیں پک کرتا وہ منحوس۔۔۔"

ازلان نے اپنا سر سیٹ پر ٹکاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

"تو تم نے بنش سے بات کی اس بارے میں۔۔؟"

زینہ نے بھی تشویش سے کہا۔۔۔

"ہاں یار وہ کہتی ہے اسکی بھی تین تین دن تک ملاقات نہیں ہوتی۔جب وہ گھر آتا تو یہ گھر نہیں ہوتی جب وہ ہوتی تو وہ نکل جاتا ہے۔۔۔"

ازلان نے مایوسی سے کہا۔۔

"اچھا کل چلتے ہیں اسکے گھر پتہ کرتے ہیں کیا مسئلہ ہے۔۔۔"

زینہ نے گاڑی سے اترے ہوئے کہا۔۔۔۔

"ہاں اس کمینے کے دماغ کا بھوسا میں ہی نکالتا ہوں اب۔۔۔"

ازلان بڑبڑاتے ہوئے گاڑی کو بھگاتا لے گیا۔۔۔

---

گھڑی کی سوئیاں اس وقت رات کے آٹھ بجا رہیں تھیں اور پورے کمرے میں اندھیرا گھپ ہو رہا تھا ایسے میں کمرے کے وسط میں بس ایک چنگاری نما روشنی جل رہی تھی جو یقیناً سگریٹ کی ہی تھی۔۔۔۔۔

اچانک کمرے کا دروازہ کھلا تو زمین پر بیٹھے شخص نے جھٹکے سے اپنا بیڈ کی پائنتی پر دھلا سر اٹھایا جبکہ سامنے کھڑا شخص بتی جلا کر کمرے میں پھیلے دھوئیں کو ہونقوں کی طرح دیکھ رہا تھا پھر کچھ یاد آنے پر اس شخص کے قریب گیا جو اب کھڑا ہو چکا تھا اور بنا ایک لمحے رکے مقابل کے منہ پر زوردار گھونسا جڑ دیا۔۔۔۔۔

"سالے کمینے۔۔۔!!! سٹھیا گیا ہے کیا یا بھیجہ گرا آیا ہے کہیں۔۔۔تجھے ذرا بھی ہوش ہے کہ تیری وجہ سے ہم سب کتنے ذلیل و خوار ہوئے ہیں ایک میسج کا جواب نہ دیا تو نے حتی کہ مومی کا بھی نہیں سوچا تو نے۔۔۔۔"

ازلان بنا رکے بولتا چلا گیا اور وہ دم سادھے کھڑا رہا۔۔۔۔

"اب بھونکے گا یا دو اور لگاؤں۔۔۔"

ازلان نے ایک آئبرو اچکاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

"کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔۔۔"

احد کا لہجہ حد درجہ سرد تھا۔۔۔

"کمینے بچپن کا یار ہے تو میرا اب اتنا تو مجھے بھی پتہ ہے کہ تو نوکری کی وجہ سے دیوداس بنا گھوم رہا ہے۔۔۔"

ازلان نے استہزائیا انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

"ہاں ہوں میں ناکارہ نہیں ملے گی مجھے کوئی بھی جاب اور نہ ہی کوئی بغیر رشوت کے مجھے نوکری دے گا۔۔۔"

احد سرخ آنکھوں سے جارحانہ انداز میں بولا۔۔۔

"دیکھ بھائی میں تجھے پہلے دن سے کہہ رہا ہوں ہماری کمپنی کے آدھے شئیرز میں تجھے دیدیتا ہوں ہم دونوں آرام سے ہینڈل کر سکتے ہیں۔۔۔"

ازلان نے مصالحت کرتے ہوئے کہا۔۔۔

"مجھے اپنے بل بوتے پر کچھ کرنا ہے میں اپنے باپ کی امید نہیں توڑ سکتا۔۔۔"

احد کے کہنے پر دروازے پر کھڑے وہ سارے بھی اندر آ گئے اور تقی نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

"بھائی تو میرے ساتھ پارٹنر شپ کر لے میری تو اتنی صحت ہی نہیں کہ اتنی بڑی کمپنی کا بوجھ اٹھا سکوں اور میں نے اپنے باپ کی آدھی جائیداد تو کھانے میں ہی اڑا دینی ہے ہم دونوں مل کر گاڑیوں کا کاروبار سنبھالے گے۔۔۔"

"اسے چھوڑ تو میری کمپنی میں آجا بھائی اگر کسی نے میٹنگ میں گاڑھی اردو بول دی تو میرا دم نکل جائے گا۔۔۔"

معیز بھی احد کو راضی کرنے کی بھرپور کوشش کر رہا تھا جبکہ مومل تو احد کی جوگیوں والی حالت دیکھ کر بمشکل اپنے آنسوؤں کو بہنے سے روکے ہوئی تھی۔ جبکہ بنش کا بھی ایسا ہی کچھ حال تھا۔۔۔

"یار مان جا نا دیکھ تیرے لیے پی ایس ایل کا سیمی فائنل چھوڑ کر آیا ہوں پلیز راضی ہو جا۔۔۔"

وہ سارے ایک ساتھ بولنے لگے تھے اور احد کی شدتِ ضبط سے کنپٹیوں کی رگیں تن گئی تھیں۔۔۔۔

"شٹ اپ۔۔۔!!! جسٹ شٹ اپ!!! تم لوگ کیا سمجھتے ہو کہ میں کوئی بھکاری ہوں جو تم لوگوں کی دی ہوئی بھیگ قبول کروں ہاں۔۔۔!!!"

احد اپنی کنپٹیاں مسلتے ہوئے دھاڑا تھا جس پر مومل کا تو دل دہل گیا کیونکہ آج تک احد کا یہ روپ کسی نے نہیں دیکھا تھا اس وقت سب سکتے کی کیفیت میں تھے۔۔۔

"دیکھ تو غلط سمجھ رہا ہے ایسا نہیں ہے جیسا۔۔۔۔۔"

ازلان کی بات منہ میں ہی رہ گئی جب وہ ایک بار پھر دھاڑا جس پر کب سے باہر کھڑے احد کے والدین بھی اندر داخل ہوئے۔۔۔

"ازلان تو ابھی اور اسی وقت یہاں سے نکل اس سے پہلے میں کچھ غلط کہہ دوں۔۔۔۔"

"یار میری بات۔۔۔"

ازلان نے ایک بار پھر بولنے کی کوشش کی لیکن بے سدھ۔۔۔

"ازلان۔۔۔۔۔ نکل جا۔۔۔۔"

احد نے دانت پیستے ہوئے کہا تو ازلان کو بھی طیش آگیا۔۔۔

"ٹھیک ہے جا رہا ہوں آئندہ میں مر جاؤں گا لیکن تیری شکل کبھی نہیں دیکھوں گا۔۔۔"

ازلان کے کہنے پر ایک لمحے کو ان دونوں کی نگاہیں ملیں۔۔۔دونوں میں ڈھیر سارے آنسوں۔۔۔ڈھیر ساری یادیں۔۔۔ تھوڑا سا ملال۔۔۔بہت گہرا دکھ۔۔۔اور ایک عجیب سا ڈر۔۔۔ہاں کچھ چھوٹ جانے کا ڈر۔۔۔کچھ گھم جانے کا ڈر۔۔۔کچھ ٹوٹ جانے کا ڈر تھا۔۔

-----------------------------------------------------------

کیسے مانوں تو جدا ہے مجھ سے

سوچ کر دل نڈھال ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

تو نہیں سامنے مگر پھر بھی

دل میں تیرا خیال ہوتا ہے۔۔۔

تیری ایک ادا کے نام کیا

سب عہد وفا کے نام کیا۔۔

آنکھوں کے در پہ بیٹھے ہیں

کچھ یار پرانے اور اک تم۔۔۔

دل سے ہو کر گزرے میرے

وہ بیتے زمانے اور اک تم

تیری ایک ادا کے نام کیا

سب عہد وفا کے نام کیا

یاروں کے سکھ بھی اور غم بھی

تیری یادوں کے یہ موسم بھی۔۔۔۔

آنکھوں میں اترا یہ نم بھی

یہ رستہ بھی اور ہمدم بھی

تو لگتا ہے پیارا اتنا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس میرے دل میں ہے جتنا

تیری ایک ادا کے نام کیا

سب عہد وفا کے نام کیا

جینے کی بات سے یاد آیا۔۔۔

کس حال میں تم رہتے ہو گے

جو کہہ سکتے تھے بس مجھ سے

کس کو جا کر کہتے ہو گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اک دل ہی بچا تھا پاس اپنے

وہ بھی ہم ہار کے آئیں ہیں۔۔

اک تیرے ہونٹوں کے صدقے۔۔۔۔

سب خوشیاں وار کے آئیں ہیں

رنگ آنکھوں کا تیری یادوں سا

وہ لہجہ تیری باتوں کا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ خوشبو تیرے آنے کی۔۔

وہ دھاگہ تیرے وعدوں کا

تو لگتا ہے پیار اا اتنا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس میرے دل میں ہے جتنا

تیری ایک ادا کے نام کیا

سب عہد وفا کے نام کیا

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے نکل گیا اور پیچھے وہ سارے افسوس سے کھڑے تھے۔۔۔

"اب تم لوگ یہاں سے نکل رہے ہو یا میں ہی چلا جاؤں۔۔۔"

احد کو اس وقت شدید غصہ سوار تھا۔اس نے ان سب کی طرف دیکھتے ہوئے درشتگی سے کہا۔۔۔

"ا۔۔احد یہ کیا کہہ رہے ہو تم۔۔۔۔"

مومل نے آنسوؤں کے درمیان کہنے کی کوشش کی۔۔۔۔

“Just Leave...!!!”

اس نے اتنا زور سے کہا تھا کہ پورے کمرے کی دیواریں دہل گئیں۔۔۔۔

“Behave Yourself ....Ahad...!!”

منان صاحب کرخت لہجے میں بول پڑے۔۔۔

"ابھی اسے کچھ نہ کہیے یہ اس وقت اپنے حواسوں میں نہیں ہے آؤ مومی بنش باہر چلو تم سب بھی۔۔۔۔"

زینب بیگم نے پہلے منان صاحب پھر ان سب سے کہا جس پر وہ سارے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔۔۔۔

---

رات کے اندھیرے میں وہ گاڑی کو فل سپیڈ سے روڈ پر بھگا رہا تھا اس وقت کوئی ازلان کو گاڑی ڈرائیو کرتے دیکھ لیتا تو تو اس کے نشے میں ہونے کا گمان کرتا لیکن کون جانے کہ اس وقت وہ دل میں کتنا کرب سمائے بیٹھا ہے۔۔ وہ اپنے آنسوؤں کو کب سے ضبط کرنے کی کوشش کر رہا تھا یہاں تک کہ شدتِ ضبط سے اس کی ماتھے اور بازوؤں کی رگیں صاف ابھری ہوئی دکھائی دے رہیں تھیں۔۔۔۔

ازلان نے ایک بار پھر احد کے الفاظ اپنے کانوں میں پڑتے محسوس کئے اور بالآخر کب سے بندھا آنسوؤں کا باندھ اب ٹوٹ ہی گیا تھا اس نے گاڑی کی رفتار مزید بڑھا دی اور اس بار بہتے ہوئے آنسوؤں کو روکنے کی کوشش بھی نہیں کی گئی تھی۔۔۔۔

"احد تو نے ہماری سالوں کی دوستی کا یہ صلہ دیا ہے تجھے میری محبت بھیک لگنے لگی ہے اب۔۔۔۔"

باہر بادل زور و شور سے برس رہے تھے جبکہ گاڑی کے اندر بیٹھے ازلان کا حال بھی ان اداس بادلوں سے مختلف نہ تھا۔۔۔۔

"میں کبھی معاف نہیں کروں گا۔۔۔۔ کبھی بھی نہیں۔۔۔۔ مر کے بھی نہیں۔۔۔۔"

ازلان نے یہ آخری الفاظ اپنے منہ سے ادا کئے پھر اسکی آنکھیں کچھ آنسوں اور کچھ بارش کی وجہ سے دھندلا گئیں اور اسے سامنے کا منظر دکھائی نہ دیا اسی اسنا میں ایک تیز رفتار ٹرک بائیں جانب سے آیا اور اسکی گاڑی کو ٹھوکر مارتے ہوئے نکل گیا۔۔۔۔۔

چونکہ دونوں گاڑیاں ہی تیز رفتار تھیں اس وجہ سے ازلان کی گاڑی لڑھکتی ہوتی کافی دور جا گری تھی۔۔۔اس زوردار تصادم کے بعد کافی لوگوں کا رش لگ گیا کوئی ایمبولینس بلانے کا کہہ کر تھا تو کوئی گاڑی میں پھنسے ہوئے شخص کو نکالنے کا کہہ رہا تھا پس تھوڑے ہی وقت میں وہاں اچھا خاصا رش لگ گیا تھا۔۔۔۔۔

---

وہ سارے ابھی احد کے کمرے سے نکل رہے تھے کہ زینہ کے موبائل پر ازلان کے نمبر سے کال آئی۔۔۔

"ہیلو ازلان کہاں ہو تم۔۔۔"

زینہ سامنے والے کی سنے بغیر ہی بول پڑی تھی۔۔۔

"محترمہ آپ زینہ بات کر رہی ہیں۔۔؟"

اسپیکر سے ایک انجانی آواز ابھری۔۔

"جی آپ کون؟ یہ نمبر تو ازلان کا ہے نا۔۔۔"

زینہ کو کسی انہونی کا احساس ہوا۔۔۔

سامنے سے جو کہا گیا وہ سن کر زینہ کے ہاتھ سے موبائل چھوٹ گیا اور سب اسکی جانب متوجہ ہوئے۔۔۔

"زینی کیا ہوا ہے کس کا فون ہے۔۔۔؟"

بنش نے تشویش سے پوچھا اتنے میں تقی کی آواز پر سب نے پیچھے مڑ کر دیکھا جہاں تقی زینہ کے موبائل پر بات کر رہا تھا۔۔۔

"کیا ایکسیڈینٹ۔۔۔۔۔!! کونسے ہاسپٹل میں؟؟اوکے ہم فوراً پہنچ رہیں ہیں۔۔۔۔"

تقی نے فون بند کر کے ان سب کو دیکھا۔۔۔

"ازلان کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے ہمیں فوراً نکلنا ہو گا۔۔۔"

یہ کہتے ہوئے تقی اور اس کے پیچھے معیز بھاگا جبکہ احد تو بس سکتے کی حالت میں کھڑا تھا۔۔۔اس وقت اسے اپنے ہاتھ سے بہت کچھ چھوٹتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔۔

"یہ۔۔۔یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے احد تم ہو ازلان کی اس حالت کے ذمہ دار صرف تم۔۔۔۔"

زینہ ہضیانی کیفیت میں حلق کے بل چلائی تھی اور احد بس بت بنا کھڑا تھا۔۔۔

"زینی چلو ابھی ازلان کو تمہاری ضرورت ہے یہ وقت نہیں ان سب باتوں کا۔۔۔"

وفا کہتی ہوئی اسے اپنے ساتھ لے گئی اور بنش بھی ان دونوں کے پیچھے نکلی۔۔۔

"انسان کو اتنا بھی خود غرض اور پتھر دل نہیں ہونا چاہیے کہ اس کی انا کے آگے لوگوں کی زندگیاں تباہ ہو جائے۔۔"

مومل نے اسے تاسف سے دیکھا اور کمرے سے باہر نکل گئی پیچھے احد زمین پر شکست خوردہ سا بیٹھ گیا۔۔۔۔

---

جب وہ چاروں وہاں پہنچی تو تقی اور معیز انہیں آپریشن تھیٹر کے باہر نظر آئے۔۔۔۔

"معیز کیسا ہے میرا ازلان پلیز بتاؤ وہ ٹھیک تو ہے نا تقی بتاؤ نا۔۔۔۔"

زینہ نے دیوانوں کی طرح آنسوں پونچھتے ہوئے استفسار کیا۔۔۔

"زینہ ابھی آپریشن چل رہا ہے دعا کرو سب بہتر ہو۔۔۔"

تقی کے کہنے پر زینہ کو تھوڑی تسلی ہوئی۔۔۔

معیز نے بنش کو دیکھتے ہوئے آنکھوں کے اشارے سے احد کے بارے میں پوچھا تو بنش نے نفی میں سر ہلایا اور معیز بس سر جھٹکتا رہ گیا۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کتنے ہی پل وہ وہی زمین پر بیٹھا رہا۔۔ پورا بچپن کسی فلم کی طرح اس کے سامنے چلنے لگا۔۔۔۔۔ "جب پہلی بار تیسری جماعت میں ازلان نے احد کو اپنا لنچ شئیر کروایا تھا۔۔۔"

"جب چھٹی جماعت میں احد نے ازلان کو بڑے لڑکوں سے بچایا تھا جس میں ان دونوں کو بھی کافی چوٹیں آئیں تھیں۔۔۔"

"جب وہ دونوں ازلان کی ڈبل پیڈل والی سائیکل پر بیٹھے پوری گلی کا چکر لگاتے تھے۔۔۔"

"جب رات کے تین بجے ازلان نے اسے زبردستی نیند سے جگا کر ورلڈ کپ فائنل دکھایا تھا اور جب پاکستان انڈیا سے ہارا تو ازلان نے احد سے کٹ بھی کھائی تھی۔۔۔"

"جب ہمیشہ کرکٹ کھیلتے ہوئے احد اسلم انکل کی کھڑکی کا شیشہ توڑ دیتا تھا اور ازلان سارا الزام اپنے سر لے لیتا تھا۔۔۔"

پورا کالج یونیورسٹی اور ازلان کے نکاح تک کا سفر۔۔۔

اور پھر اسکے آخری بار کہے گئے الفاظ۔۔۔

"آئندہ میں مر جاؤں گا لیکن تیری شکل کبھی نہیں دیکھوں گا۔۔۔"

وہ جھٹکے سے اٹھتا ہے اور دروازے سے باہر نکل ہی رہا تھا کہ کسی آواز کے تحت اس کے قدم آگے بڑھنے سے انکاری ہو گئے۔۔

ازلان کے کہے الفاظ بار بار کسی خنجر کی طرح اس کے دل میں چبھ رہے تھے۔۔

"ن۔۔ نہیں میں نہیں جا سکتا اگر میں گیا تو۔۔ تو وہ مر جائے گا۔۔۔۔"

وہ دیوانوں کی طرح منہ پر ہاتھ رکھے بڑبڑا رہا تھا اور پھر زمین پر بیٹھ گیا۔۔۔اتنے میں اسکے موبائل پر معیز کا نام جگمگایا اس نے بے خیالی میں یس کا بٹن دبایا اور موبائل کو کان سی لگا لیا۔۔۔

"سالے تو ابھی بھی نہیں آئے گا۔۔"

سوال تھا یا طنز وہ سمجھ ہی نہ سکا۔۔۔

"ن۔۔۔نہیں میں نہیں آ رہا۔۔"

انداز کو زبردستی سرد بنایا گیا تھا۔۔۔۔

"احد میری جان دیکھ یہ وقت ناراضگی کا نہیں ہے ایک بار وہ ٹھیک ہو جائے پھر ہم۔۔۔ہم سارے مل کر لڑتے ہیں نا۔۔آ جا یار دیکھ اسے۔۔۔اسے ہماری۔۔۔ہم سب کی ضرورت ہے پلیز آ جا۔۔۔۔۔"

معیز نے بڑے ضبط سے اپنی آنکھوں میں امڈتے آنسوں پیچھے دھکیلے تھے۔۔۔

"معیز میں نے کہا نا نہیں آؤنگا۔۔۔یاد نہیں اس نے کیا کہا تھا جاتے وقت۔۔۔۔نہیں دیکھے گا وہ کبھی میری شکل۔۔۔۔یہ۔۔۔۔یہ سب میری وجہ سے ہوا ہے سب میری وجہ سے میں ہی ہوں اصل مجرم۔۔۔۔نہیں آؤنگا میں۔۔۔۔۔۔"

احد نے جنونی انداز میں کہتے ہوئے موبائل دیوار پر دے مارا اور معیز ہیلو ہیلو ہی کرتا رہ گیا۔۔۔۔۔

اس وقت وہ متعدد مشینوں میں جکڑا ہوا ہسپتال کے بیڈ پر تھا اور وہ دونوں باہر کھڑے اسکی حالت دیکھ رہیں تھے اگر وہاں کوئی نہ تھا تو وہ احد تھا جو خود کو اس سب کا ذمہ دار سمجھتا تھا۔۔۔۔۔

---

وہ جائے نماز پر سر ٹکائے سجدے کی حالت میں بیٹھا تھا اور مستقل اپنے رب سے اسکا یار، اسکی زندگی اسکا سب کچھ۔۔ازلان کے لیے دعا مانگ رہا تھا۔۔۔

"یا اللہ۔۔۔۔اے میرے رب۔۔۔آج میں تجھ سے اپنے ازلان کی زندگی مانگتا ہوں۔۔۔میں جانتا ہوں کہ وہ مجھ سے ناراض ہے۔۔۔پاگل ہے نا۔۔۔میں۔۔۔میں ذرا بھی کچھ کہہ دوں تو عورتوں کی طرح لڑتا ہے مجھ سے۔۔۔"

اس نے آنسوؤں کے درمیان ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

"وہ مجھے میری محبوبہ سے بھی زیادہ عزیز ہے۔۔۔

لیکن آج تو وہ مجھ سے لڑا ہی نہیں۔۔۔۔۔پلیز پلیز میرے جگر کو ٹھیک کر دے پھر۔۔۔ہم لڑ لیں گے۔۔۔۔"

آنسوؤں میں روانی آ گئی تھی اچانک کمرے کے دروازے پر دستک ہوئی۔۔۔۔اس نے سجدے سے سر اٹھا کر دیکھا تو منان صاحب سینے پر دونوں ہاتھ لپیٹے اپنے بیٹے کی حالت دیکھ رہیں تھے۔۔۔۔

"آجائیں بابا۔۔۔۔"

اس کے کہنے پر وہ قدم قدم چلتے اسکے پاس آئے اور وہیں زمین پر اس کے ساتھ ہی بیٹھ گئے۔۔۔۔

"بیٹا ہم تم سے ایک بات پوچھنا چاہتے ہیں۔۔۔۔"

انہوں نے تھوڑے وقفے کے بعد کہا۔۔۔

"جی بابا پوچھیں۔۔۔۔"

"ہم نے کبھی آپ پر اپنی مرضی تھوپنے کی کوشش کی ہے۔۔۔؟"

منان صاحب نے لگی لپٹی رکھے بغیر کہا۔۔۔

"یہ کیسا سوال ہوا۔۔۔"

احد کو انکی بات سمجھ نہیں آئی تھی۔۔۔۔

" کبھی ہم نے آپ کو کہا کہ ہمارے حساب سے زندگی گزاریں۔۔۔؟"

"ن۔۔۔ نہیں بابا کبھی نہیں کہا آپنے۔۔۔"

اس نے بابا کے ہاتھ تھامتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"تو آپ نے کیسے سوچ لیا کہ ہم آپ کو ازلان بیٹے یا آپ کے کسی بھی دوست کے ساتھ بزنس کرنے سے روکے گے۔۔۔؟"

انہوں نے اس کے ہاتھ پر دباؤ ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔

"نہیں بابا آپ نے کبھی ہم پر اپنی مرضی مسلط نہیں کی لیکن میں آپ کو کچھ کر کے دکھانا چاہتا تھا۔۔۔۔اپکا نام روشن کرنا چاہتا تھا میں۔۔۔۔"

احد نے پرعزم لہجے میں کہا۔۔۔۔

"تو بیٹے ہم یہ ہی تو سمجھانا چاہ رہیں ہیں آپ کو کہ آپ اپنے دوستوں کے ساتھ رہ کر بھی اپنا نام بنا سکتے ہیں۔۔۔ ہمارا نام روشن کر سکتے ہیں۔۔۔۔ اگر آپ کو ہماری اجازت کی ضرورت ہے تو جائیں اور یہ میرا حکم سمجھ لیں یا التجا آپ اب ازلان بیٹے کے ساتھ ہی کام کریں گے اور اب میں اس بارے میں ایک لفظ نہ سنوں۔۔۔۔"

منان صاحب نے لہجے کو تھوڑا سخت بنا کر کہا تو احد ان کے سینے سے لگے پھوٹ پھوٹ کر رو دیا۔۔۔۔

"بابا یہ سب میری وجہ سے ہوا ہے میں کبھی اس کے لیے اپنے آپ کو معاف نہیں کر پاؤنگا وہ اس وقت موت سے لڑ رہا ہے اور میں۔۔۔۔ میں ہوں ہی برا۔۔۔۔۔"

وہ رو رو کر اپنے باپ کو بتا رہا تھا۔۔۔۔۔

"ایسے تو نہیں چلے گا نا۔۔آپ اس طرح ہمت نہیں ہار سکتے بیٹے آپ جائیں۔۔۔ ہسپتال میں آپ کے دوستوں کو آپ کی ضرورت ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ بعد میں کافی دیر ہو جائے۔۔۔۔

ان کے یہ الفاظ تھے اور احد ایک جھٹکے سے اٹھا۔۔۔۔

"اور ایک بات یاد رکھیں میری کسی بھی حالت میں اپنے دوستوں کا ساتھ نہیں چھوڑیئے گا۔۔۔اٹھیں شاباش فوراً نکلیں ہسپتال کے لئے۔۔۔۔"

وہ اسکی پیٹھ تھپتھپا کر کھڑے ہوئے۔۔۔اور احد گاڑی کی چابی اُٹھائے ہسپتال کے لئے بھاگا تھا۔۔۔۔

-------------------------------------------

پچھلے آٹھ گھنٹوں سے ازلان کا آپریشن جاری تھا۔۔۔اس وقت ہسپتال میں صرف معیز اور تقی تھے۔لڑکیوں اور ازلان کے والدین کو بڑی مشکل سے صبح تک کے لیے گھر بھیجا تھا اور وہ دونوں کب سے ڈاکٹر کے باہر آنے کا انتظار کر رہے تھے کہ آپریشن تھیٹر کا دروازہ کھلا اور ڈاکٹر صاحب باہر آئے۔۔۔۔

"ڈ۔۔۔ڈاکٹر ہمارا دوست ٹھیک ہے نہ پلیز بتائیں۔۔۔۔"

تقی نے آگے بڑھ کر بہت ضبط سے پوچھا۔۔۔۔

"دیکھیے آپریشن کے دوران پیشنٹ کی حالت کافی بگڑ گئی تھی اور ہمیں اب فوری طور پر او نیگیٹو بلڈ کی ضرورت ہے جو کہ ہسپتال میں اس وقت دستیاب نہیں ہو گا آپ کو کہیں سے انتظام کرنا ہو گا۔۔۔۔"

"Because It's Urgent....!!"

ڈاکٹر تو پیشہ ورانہ انداز میں کہہ کر چلے گئے اور پیچھے ان دونوں کو کسی کی موجودگی کا احساس ہوا۔۔۔۔۔۔

انہوں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہاں احد کھڑا تھا۔۔۔۔

ایک ضبط کا بندھن تھا جو ان دونوں نے کب سے باندھ رکھا تھا لیکن احد کو وہاں دیکھ کر وہ جانے کب ٹوٹا وہ خود بھی نہیں جان سکے۔۔۔۔

وہ دونوں بچوں کی طرح اس سے لپٹ کے بلک بلک کر رو پڑے۔۔۔

"ڈاکٹر کیا کہتے ہیں۔۔۔؟"

کمال ضبط تھا احد کا بھی جو وہ تھامے ہوئے تھا اور اس وقت وہ کمزور نہیں پڑ سکتا تھا۔۔۔

"و۔۔وہ ڈاکٹر کہہ رہے ہیں کہ اگر فوری طور پر اسے خون نہیں ملا تو۔۔۔۔"

آگے کہنے کی اب ہمت نہ تقی میں تھی اور نہ ہی احد مزید سن سکتا تھا۔۔۔

"ٹھیک ہے میں جاتا ہوں۔۔۔"

احد نے ان دونوں سے نظریں چرا کر کہا اگر نظروں کا تبادلہ ہوتا تو شاید احد کی آنکھوں کی نمی وہ دیکھ لیتے۔۔۔

"تو دیگا خون۔۔۔!؟"

معیز نے اچھنبے سے پوچھا۔۔۔

"ہاں تو۔۔۔جب جانیں ایک ہیں، روح ایک ہے، تو یہ بلڈ گروپس تو معمولی سی بات ہے۔۔۔"

احد کے ہونٹوں پر ذرا سی مسکراہٹ ابھر کر معدوم ہوئی اور وہ نرس کے ساتھ اندر کی جانب چل دیا۔۔۔۔

..........................................................

تقریباً آدھے گھنٹے بعد ڈاکٹر باہر آیا تو وہ لپکتے ہوئے ان تک پہنچے۔۔۔۔

"آپریشن کامیاب رہا لیکن اگر بارہ گھنٹوں تک پیشنٹ کو ہوش نہیں آیا تو آئی ایم سوری ہم کچھ نہیں کر سکتے۔۔۔۔"

ڈاکٹر جس طرح آیا تھا اسی طرح واپس بھی جا چکا تھا جبکہ پیچھے سے آتی زینہ اور ان تینوں کے چلتے قدم رکے تھے۔۔۔۔

-------------------------------------

بارہ میں سے چھ گھنٹے گزر چکے تھے لیکن ازلان ابھی تک ہوش وحواس سے بیگانہ ہسپتال کے بیڈ پر پڑا تھا مشینیں ابھی بھی اتنی تھی اور اسکی طبیعت میں کوئی تبدیلی بھی نہیں آئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

زینہ جب آنسوؤں کو بہاتے اور دعائیں مانگتے تھک گئی تو اس کے ذہن میں جھماکے سے ازلان کے کبھی کہے گئے الفاظ گونجے۔۔۔۔۔

"ارے یار کچھ نہیں ہوتا مجھے اگر میں موت کے منہ میں بھی چلا جاؤں تو احد جانی کی ایک آواز مجھے وہاں سے کھینچ لائے گی۔۔۔۔۔"

ازلان نے زینہ کو خود سے لگاتے ہوئے کسی بات پر دلاسہ دیا تھا۔۔۔۔۔

"ا۔۔۔احد دیکھو نا از۔۔۔ازلان کو کیا ہو گیا ہے تم۔۔۔ تم کہو نا اس سے کہ اسکی زینی اسکے بغیر مر جائے گی تمہاری تو ہر بات سنتا ہے نا وہ پلیز کہو اسے ایسے تو نہ تنگ کرے سب کو۔۔۔۔"

زینہ اس وقت احد کا بازو پکڑے اس سے اپنی محبت کی زندگی مانگ رہی تھی۔۔۔۔۔

"زینی میں کیسے۔۔۔۔!؟"

وہ حیرانی سے اسے دیکھ رہا تھا جبکہ باقی سب کا حال بھی مختلف نہ تھا۔۔۔۔

"ہاں اس۔۔۔اس نے کہا تھا کہ تم اسے ایک بار آواز دو تو وہ موت کو بھی پیچھے چھوڑ سکتا ہے۔۔۔۔"

زینہ نے اپنے آنسوں پونچھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

احد کو زینہ کی حالت پر افسوس بھی ہو رہا تھا اور ازلان پر غصہ بھی شدید تھا کہ اسکی وجہ سے سب پریشان ہیں وہ بڑی مشکل سے ڈاکٹر سے اجازت لے کر تھوڑی دیر کے لیے اس کے پاس گیا تھا۔۔۔۔۔۔

اپنے بھائیوں جیسے دوست کواس طرح ہوش کی دنیا سے غافل دیکھ کر ایک آنسوں اس کی آنکھ سے ٹوٹ کر شرٹ کے کالر میں جذب ہوا تھااور پھر وہ طیش کے عالم میں اس تک پہنچااور بغیر سوچے سمجھے اس کے بازو پر ایک زبردست گھونسہ جڑا۔۔۔

صد شکر کہ اس ہاتھ پر زیادہ چوٹیں نہیں آئیں تھیں۔۔۔

"کیا ہے بے۔۔۔اور کتنی فوٹیج کھائے گا۔۔۔چین نہیں پڑ رہا تجھے ہاں اگر میں نے کہہ دیا کہ جا تو واقعی میں نکل پڑا سالے۔۔۔۔۔۔"

وہ جا بجا اپنے آنسوں اور مکے اسکے بازو پر برسا رہا تھا۔۔۔

"یہ بھی نہ سوچا کہ تیرے بھائی کو تیری ضرورت تھی کمینے تو۔۔۔۔تو نے یہ اچھا نہیں کیا۔۔۔مجھے اپنی محبوبہ کہتا ہے اور یہ حال کر بیٹھا اپنا۔۔۔دیکھ۔۔۔دیکھ باہر میری سوتن کھڑی آنسوں بہا رہی ہے اسی کے لیے اٹھ جا بیغیرت۔۔۔۔۔"

"وہ۔۔۔وہ کونسا گانا گاتا تھا تو اپنی بے سری آواز میں۔۔۔"

اب وہ گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھ چکا تھااور رازلان کا ہاتھ تھام رکھا تھا۔۔۔۔

"ی۔۔یہ دوستی ہم نہیں توڑیں گے

توڑیں گے د۔۔دم مگر تیرا ساتھ نہ چھوڑیں گے

اب وہ اسکے ہاتھوں میں سر دیئے ٹوٹے ہوئے الفاظ میں گا رہا تھا۔۔۔۔

میری جیت تیری جیت،

تیری ہار میری ہار

سن ائے میرے یار

میرا غم تیرا غم،

تیری جان میری جان

ایسا اپنا پیار۔۔۔۔۔

ج۔۔جان پہ بھی کھیلیں گے،

تیرے لیے لے لیں گے۔۔۔۔

سب سے دشمنی۔۔۔۔

یہ دوستی ہم نہیں توڑیں گے،

توڑیں گے دم مگر تیرا ساتھ نہ چھوڑیں گے۔۔۔

اس کے بعد اسکا ضبط بھی جواب دے گیا اور شاید ازلان کی ضد بھی وہ اسکے ہاتھ پر سر رکھے پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا جب اسے ازلان کے ہاتھوں میں ذرا سی جنبش محسوس ہوئی اس نے وہیں سے سرپٹ دوڑ لگائی اور ڈاکٹر کو بلایا تھا۔۔۔

"ڈ۔۔۔ڈاکٹر اس نے۔۔۔اس نے ہاتھ ہلایا تھا م۔۔میں نے دیکھا تھا۔۔۔۔۔"

وہ خوشی اور ضبط کے مراحل بڑی مشکل سے کاٹ رہا تھا۔۔۔

اسکی بات پر جہاں ڈاکٹر اندر لپکے وہیں وہ سب بھی سیدھے کھڑے ڈاکٹر کے باہر آنے کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔۔۔

وہ پندرہ منٹ کا انتظار ان سب کو پندرہ سال جتنا لمبا لگا تھا۔۔۔اور پھر بلاآخر ڈاکٹر چہرے پر مسکراہٹ لئے ان تک آئے۔۔۔

"Alhamdulillah!! He is out of danger now... You can meet him in few minutes...."

ڈاکٹر مسکرا کر احد کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر چل دیئے اور وہ سب خوشی اور تشکر سے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے جبکہ زینہ تو وہیں اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہوئی تھی۔۔۔۔

---

اس وقت وہ چھ نفوس ہسپتال کے روم میں کھڑے تھے جبکہ ازلان ابھی بھی بیڈ پر لیٹا ہوا تھا۔۔۔اس کی نظر اپنے سراہنے کھڑی زینہ پر پڑی جو بنا پلک جھپکائے آنکھوں میں ڈھیروں آنسوں سمیٹے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

ازلان نے بغور اس کا جائزہ لیا اور پھر مسکراتے ہوئے اسکا ہاتھ تھاما تھا۔۔۔

"کیا ہے یار بس کرو دیکھو ٹھیک ہوں میں۔۔۔"

ازلان نے اس کی حالت دیکھتے ہوئے کہا جو دو دن میں صدیوں کی بیمار لگ رہی تھی۔۔۔

"اگر تمہیں کچھ ہو جاتا تو۔۔۔"

اس نے آنسوں پونچھتے ہوئے کہا۔۔۔

"توکیا۔۔۔ تم رخصتی سے پہلے ہی بیواہ اور ہماری بریانی پکی تھی۔۔۔۔"

جواب ازلان کے بجائے ہمیشہ سے بھوکے تقی کی طرف سے آیا تھا جس پر زینہ نے پھل کی ٹوکری میں سے ایک سیب کھینچ کر اسے مارا لیکن وہ پہلے ہی کیچ کر چکا تھا۔۔۔۔

"شکریہ بھابھس۔۔۔!!"

اس نے سیب والا ہاتھ ہوا میں اٹھا کر کہا اور وہ اسکے بھابھس کہنے پر مسکرا دی۔۔۔۔

وہ لوگ ابھی باتیں ہی کر رہے تھے کہ ازلان کو اسکی کمی شدت سے محسوس ہوئی۔۔۔۔

"معیز اس کمینے سے بول آ جائے اندر۔۔۔ جب خون دیتے ہوئے نہیں ہچکچایا تو اب کیوں نظریں چرا رہا ہے۔۔۔۔؟"

ازلان کی بات پر جہاں وہ سب چونکے تھے وہیں باہر کھڑے احد کو بھی حیرت کا شدید جھٹکا لگا۔۔۔۔

"ابے تجھے کیسے پتہ کہ ہادی نے خون دیا تجھے۔۔۔؟"

تقی نے حیرت سے پوچھا۔۔۔۔

"ابے اب تو رگیں بھی چیخ چیخ کے بتا رہی ہیں کہ کسی ذلیل شخص کا خون دوڑ رہا ہے ان میں۔۔۔۔"

ان سب کے قہقہوں سے ہسپتال کا پورا روم گونج اٹھا تھا۔۔۔۔ اسی دوران احد بھی روم میں داخل ہوا اور ازلان کو صحیح سلامت دیکھ کر وہ پل بھر میں اس تک پہنچا اور اسکے پٹیوں میں جکڑے وجود سے لپٹ گیا۔۔۔۔

"اہم۔۔۔ جانی بس کر میری بیوی بھی ہے یہاں۔۔۔ کیا سوچے گے سب لوگ۔۔۔۔"

ازلان نے پر شوخ انداز میں مصالحت کی جس پر ایک بار پھر ان آٹھوں کے زندگی سے بھرپور قہقہے پورے کاریڈور میں گونجے تھے اور باہر سے گزرتے ہر شخص نے ان کے پاگل ہونے کی تصدیق کی تھی۔۔۔۔

-----------------------------------------

ازلان کو ہاسپٹل سے ڈسچارج ہوئے ایک ہفتہ گزر گیا تھا وہ ابھی بھی بیڈ ریسٹ پر تھا البتہ اس کی حالت میں پہلے سے کافی زیادہ بہتری آئی تھی۔۔۔۔۔

آج عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تہوار تھا اور وہ سب آج ازلان کے گھر دھاوا بولنے والے تھے۔۔۔

"یار معیز آج کا کیا سین ہے پھر۔۔۔؟"

احد نے خود کو آئینے میں ایک آخری نظر دیکھتے ہوئے اسپیکر پر لگے فون پر موجود معیز سے پوچھا۔۔۔۔

"یار کیا مطلب 'کیا سین ہے'۔۔۔۔وہی ہو گا جو ہر سال کرتے ہیں۔۔۔۔"

معیز نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"ٹھیک ہے پھر اپنی بائیک لے آنا۔۔۔گاڑی میں صحیح طرح مال پر فوکس نہیں ہوتا۔۔۔۔"

احد نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔۔۔

"اوکے باس۔۔۔لڑکیوں کو ازلان کے گھر چھوڑ کر ہم تین نکلتے ہیں مشن پر۔۔۔۔۔"

معیز نے جوگرز کے تسمے باندھتے ہوئے کہا اور کال کٹ کر دی گئی۔۔۔۔

---

اس وقت ازلان اپنے گھر کے لاؤنج میں بیٹھا ان سب کا انتظار کر رہا تھا جب اسے دروازے سے لڑکیاں آتی دکھائی دی۔۔۔۔۔ لیکن اس کی نظر تو زینہ پر ہی اٹک گئی تھی وہ اچانک ہی صوفے سے اٹھا جب وہ تقریباً بھاگتی ہوئی اس تک آئی اور اس کے لڑکھڑاتے وجود کو تھام کر واپس صوفے پر بٹھایا تھا۔۔۔۔۔۔

"او وہیر ودھیان سے ذرا منکوحہ کو دیکھ کہ ہوش کھو بیٹھے ہو کیا۔۔۔۔۔۔"

وفا نے اس کو گھورتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔

"ارے واہ تم لوگ تو ربیع الاول کی لائٹس کی طرح چمک رہی ہو۔۔۔۔۔"

ازلان نے شوخی سے کہا۔۔۔۔

"کیا مطلب ہے اس بات سے تمہارا۔۔۔!؟"

مومل نے ایک ائبر واچکاتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

"اہم۔۔۔۔ نہیں کچھ نہیں بھابھی میرا مطلب تھا اچھے لگ رہے ہیں آپ سب۔۔۔۔"

ازلان نے فوراً بات سنبھالی مبادا وہ چاروں اسے واپس ہسپتال نہ پہنچا دیں۔۔۔۔۔

"اور یہ تینوں منحوس کہاں ہیں۔۔۔"

اس نے ادھر اُدھر نظریں دوڑاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

"پتہ نہیں بھائی کسی مشن کا کہہ رہیں تھے معیز سے فون پر۔۔۔۔"

بنش نے کچھ یاد کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

"کیا۔۔۔ یہ لوگ میرے بغیر ہی وہاں چلے گئے۔۔۔۔۔ یااللہ میں کیا کروں اب۔۔۔۔۔"

ازلان نے اتنی زور سے دہائیاں دی کہ وہ چاروں بس دیکھتی ہی رہ گئیں۔۔۔۔۔

---

"ابے ہادی ناگن چورنگی چل وہاں بہت مال ہوتا ہے اس وقت۔۔۔۔"

تقی جو بائیک پر احد اور معیز کے بیچ میں دبا ہوا تھا اس نے بڑے جوش سے کہا تھا۔۔۔۔۔

"ابے تو جب سے ادھر اُدھر ڈوڑا رہا ہے ہمیں دوپہر سے بس شربت ہی شربت پی رہے ہیں ہم۔۔۔۔

"معیز نے اسکے کندھے پر ایک مکا جڑا تھا۔۔۔۔۔

"ابے میں کہہ رہا ہوں ناناگن چورنگی پر بڑا والا لنگر لگتا ہے آج تو بریانی پکی ہے ہماری۔۔۔۔"

بریانی کا نام لیتے ہی تقی کے منہ میں پانی بھر آیا۔۔۔۔

وہ لوگ ابھی ناگن چورنگی کے روڈ پر ہی تھے کہ احد کو ایک بڑا سا ٹرک آتا ہوا دکھا جس میں کئی دیگیں رکھی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

"ابے وہ دیکھ بریانی آرہی ہے۔۔۔۔"

احد نے پیچھے مڑ کر کہا لیکن وہ دونوں تو پہلے ہی ٹرک کی جانب لپک چکے تھے۔۔۔۔۔

ٹرک سے دو لڑکے بریانی کے چھوٹے چھوٹے شاپر ایسے لوگوں کی طرف اچھال رہے تھے کہ وہاں جیتو پاکستان کا سیٹ لگا ہو اور لوگ بھی جھپٹتے ہوئے اپنے فہد مصطفی کا خوب ساتھ دے رہے تھے۔۔۔۔۔۔

بلاآخر تقی کے ہاتھ ایک شاپر لگ ہی گیا لیکن یہ کیا ابھی وہ پوری طرح سے خوش بھی نہیں ہوا تھا کہ کسی نے اس کے ہاتھ سے بھی بریانی جھپٹ لی اور وہ بیچارہ ارے ارے ہی کرتا رہ گیا۔۔۔۔۔۔

احد جو بائیک سٹارٹ کر کے ان دونوں کا انتظار کر رہا تھا انہیں ایسے خالی ہاتھ منہ لٹکائے دیکھ کر اسکا قہقہ بے ساختہ تھا۔۔۔۔۔

"کیا ہوا مل گئی بریانی۔۔۔"

اس نے انہیں تپانے کے لیے کہا تھا جبکہ انکی حالت تو ایسی تھی کہ ابھی کوئی گلے لگا لے تو رو پڑے۔۔۔۔۔۔

وہ گھر کے لیے نکل ہی رہے تھے جب معیز کی کمر پر کچھ بڑے زور سے لگا تھا۔۔۔۔۔

"اووبھائی روکو ذرا روکو۔۔۔۔۔"

پولیس انسپکٹر اب سامنے سے آکر ایک ڈنڈا احد کو مارا تھا۔۔۔۔

"آہ۔۔۔۔ کیا ہو گیا بھائی ہمیں کیوں مندر کے گھنٹے کی طرح بجا رہے ہو۔۔۔۔۔"

اس نے اپنا بازو سہلاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

"اوئے۔۔۔۔ تم لوگوں کو معلوم نہیں کہ ڈبل سواری پر پابندی ہے آج۔۔۔۔؟"

اس نے ان دونوں کو گھورتے ہوئے کہا جبکہ تقی کے اوپر اس کی نظر نہیں پڑی تھی۔۔۔۔۔۔

"بھائی صاحب ہم تین ہیں۔۔۔۔۔"

تقی کی آواز ان دونوں کے درمیان میں کہیں سے آئی تھی۔۔۔۔۔

"چلو لڑکوں چلان بھرو اب پورے پانچ ہزار روپے۔۔۔۔"

انسپکٹر کا منہ کھلتے ہی پانچ ہزار نکل گئے۔۔۔۔۔

"ابے یہ تو اپنی توند سے بھی زیادہ رقم مانگ رہا ہے۔۔۔۔۔"

معیز نے اسکی بڑی سی توند کو دیکھتے ہوئے احد سے کہا تھا۔۔۔۔

"بھائی کیا بول رہے ہو ادھر لنگر کھانے کے پیسے نہیں ہیں اور آپ نے پانچ ہزار ہی مانگ لئے۔۔۔۔"

تقی نے بے بسی سے کہا۔۔۔۔

"چلو بھائیوں اپنی اپنی جیبیں خالی کرو۔۔۔۔"

احد نے کہتے ہوئے اپنی جیب سے پورے ایک ہزار ایک سو روپے بمشکل نکالے۔۔۔۔۔

جبکہ اسکی بات پر عمل کرتے ہوئے معیز اور تقی نے بھی اپنی شرٹ اور پینٹ کی ساری کی ساری جیبیں خالی کی۔۔۔ پھر کہیں جا کر انکے پاس سے کل دو ہزار دو سو دس روپے نکلے اور انسپکٹر اسی کو غنیمت جان کر نکل گیا جبکہ وہ تینوں خالی دامن رہ گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ہائے۔۔۔

نہ لنگر ملا نہ بریانی صنم،

نہ ادھر کے رہے نہ اُدھر کے ہم۔۔۔"

معیز نے ایک بار پھر شعر کو بری طرح سے زخمی کیا تھا اور اس بار کسی نے اسکی اصلاح نہیں کی کیونکہ شاید اس شعر سے زیادہ زخمی وہ خود تھے اس وقت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ پانچوں اس وقت ازلان کے گھر کے بڑے سے لاؤنج میں صوفے پر آڑھے ترچھے بیٹھے پزا اور کولڈ ڈرنکس سے بھرپور انصاف کر رہیں تھے تو انہیں دروازے کے پار سے وہ تینوں آتے دکھائی دیئے۔۔۔

جیسے ہی تقی نے اندر قدم رکھا ان پانچوں نے اپنے ہاتھوں میں پکڑا پزے کا آخری بائٹ اپنے اپنے مونہوں میں ٹھونسنے کے انداز میں ڈالا اور انکی یہ حرکت بھکڑ تقی کی زیرک (ندیدی) نگاہوں سے بچ نہ سکی وہ تقریباً گرتا پڑتا ان لوگوں تک پہنچا لیکن جب تک وہ پزا پر فاتحہ بھی پڑھ چکے تھے اور بیچارہ تقی ایک بار پھر خالی ہاتھ بلکہ خالی پیٹ رہ گیا۔۔۔

"ارے ظالم لوگوں تم سب نے اکیلے اکیلے پزا ٹھونس لیا۔۔۔"

تقی نے اپنے دل پر صدمے سے ہاتھ رکھتے ہوئے زمین پر گرنے کے انداز میں بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

"نہ۔۔نہ میری جان کولڈرنک بھی اور برگرز بھی جو ہم تیرے آنے سے پہلے ہی ہضم کر چکے ہیں۔۔۔۔"

ازلان نے پڑے سے بھرے منہ سے کہا۔۔۔

"اور میں اکیلا کہاں تھا یہ ساری لڑکیاں بھی میرے ساتھ تھی الحمدللہ۔۔۔"

اس نے پورے بتیس دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے ان چاروں کی طرف اشارہ کیا جو اسکے دیکھنے پر باچھیں پھیلائے مسکرادی تھیں۔۔۔

"بدتمیزوں تھوڑا ہمارا بھی خیال کر لیتے۔۔۔ہم بھوکے پیاسے لوٹے ہیں۔۔۔۔"

اس نے مظلوموں والی شکل بنائی جس پر ازلان نے اسے ایک طنزیہ مسکراہٹ سے نوازا۔۔۔

"آئے ہائے ہائے ہائے۔۔۔۔ بھئی واہ۔۔۔مزہ ہی آگیا ایک دم سے دل لبِ شیریں جیسا کر دیا واہ واہ۔۔۔۔اور نہ جاؤ میرے ساتھ یہ ہی ہونا تھا آہا۔۔۔"

ازلان نے پاگلوں کی طرح ہنستے ہوئے ان کا مذاق اڑایا۔۔۔۔

تقی تو ان سب کو ایسے دیکھ کر پیچ وتاب کھا کر رہ گیا جبکہ احد اور معیز تو لٹے پٹے جواریوں کی طرح صوفے پر پیر پھیلا کر بیٹھ گئے تھے۔۔۔۔۔

---

وہ ایک عالیشان عمارت کا بڑا سا کمرہ تھا جسکی ایک ایک چیز اپنے مالک کے اعلیٰ ذوق ہونے کی گواہی دے رہی تھی۔۔۔

گلاس ڈور کے بالکل سامنے ہی ایک آفس چیئر الٹی گھومی ہوئی تھی جس پر بڑے بڑے جھلی حروف میں

"مسٹر عبدلاحد منان" لکھا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

احد کو ازلان کے ساتھ پارٹنر شپ کئے تین مہینے گزر چکے تھے اور اسکی شراکت داری "حمدانی گروپ آف انڈسٹریز" کے لیے کافی زیادہ نفع بخش ثابت ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔

احد واقعی میں بہت دلجمعی سے اس کمپنی کے سارے معاملات و واقعات بخوبی سر انجام دے رہا تھا جبکہ ازلان صاحب کو اس کے آنے سے کافی فری ہینڈ مل گیا تھا اسے میچ اور زینہ کے ساتھ آؤٹنگ سے فرصت ملتی تو ہفتے میں دو تین بار آفس کا چکر لگا جاتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس وقت احد کرسی کا رخ موڑے دیوار گیر کھڑکی سے باہر دیکھ رہا تھا کہ معیز بغیر دستک دیئے ہڑبڑاتا ہوا اندر داخل ہوا۔۔۔۔۔

"ا۔۔۔۔احد۔۔۔۔!!"

پھولے ہوئے سانس سے اسے مخاطب کر کے وہ اپنی سانسیں ہموار کرنے لگا۔۔۔۔

احد نے کرسی گھما کر اسے تذبذب سے دیکھا۔۔۔۔

"او بھائی خیریت ہے نا۔۔۔؟"

احد نے اسے ایسی حالت میں دیکھ کر تشویش سے پوچھا۔۔۔

"بھائی۔۔۔۔۔مجھے۔۔۔"

وہ شاید اپنی بات کہتے ہوئے ہچکچا رہا تھا۔۔۔

"کیا ہوا بھائی تجھے۔۔۔۔؟"

اب کے احد کو بھی پریشانی نے آن گھیرا تھا۔۔۔

"مجھے پیار ہو گیا ہے۔۔۔"

معیز ایک سانس میں پوری بات کہہ کر اسکا ردعمل دیکھنے کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔۔

"بس۔۔۔اتنی سی بات!!؟بھائی یہ کوئی نئی بات تو نہیں ہے تجھے تو ہر ہفتے ہی پیار ہو جاتا ہے۔۔۔"

احد نے ہلکے پھلکے انداز میں کہا۔۔۔

"بھائی تو سمجھ نہیں رہا مجھے شادی کرنی ہے۔۔۔"

معیز اسکا اتنا ٹھنڈا ری ایکشن دیکھ کر صدمے سے کہا۔۔

"اووو۔۔۔۔!!!!ہاں تو یہ بھی تیرا اس سال کا دسواں شادی کا فیصلہ ہے۔۔۔"

احد نے او کو لمبا کھینچتے ہوئے اطمینان سے جواب دیا۔۔

"بھائی سمجھنے کی کوشش کر۔۔۔میں کبھی بھی یہ مسئلہ لے کر تیرے پاس نہ آتا لیکن اس بار میں واقعی سیریس ہوں اور لڑکی تجھ سے ریلیٹڈ ہے تو مجھے مجبوراً یہاں آنا پڑا۔۔۔"

معیز نے قدرے سنجیدگی سے سارا مسئلہ احد کے گوش گزارا۔۔

"ہیں۔۔!؟مجھ سے ریلیٹڈ۔۔؟؟کون ہے بے۔۔؟"

اس نے آنکھیں سکیڑ کر اس سے پوچھا۔۔۔

"ب۔۔بھائی دراصل وہ۔۔۔وہ ہمارے ہی گروپ کی ہے۔۔۔"

معیز نے تھوک نگلتے ہوئے کہا۔۔۔

احد کو جیسے ہی اس کی بات سمجھ آئی وہ طیش کے عالم میں اس تک پہنچا اور نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ یکہ بعد دیگرے معیز کے منہ پر مکے برسانے شروع کر دیئے۔۔۔

"سالے۔۔۔تیری ہمت بھی کیسے ہوئی میری عزت پر بری نظر ڈالنے کی۔۔۔"

احد کے سر پر تو مانو خون سوار تھا۔۔۔۔

"یار میں یہ بات بنش سے کہہ کر ہماری اتنے سالوں کی دوستی خراب نہیں کرنا چاہتا تھا اس لیے پہلے میں نے اس کے بھائی کی رضامندی جاننا زیادہ ضروری سمجھا۔۔۔"

اس نے اپنا گریبان احد کی سخت گرفت سے چھڑواتے ہوئے کہا۔۔۔

اس کی بات سن کر وہ ایک بار پھر اس پر لپکنے ہی لگا تھا کہ کچھ سوچتے ہوئے اگلے لمحے ہی پیچھے کو ہوا۔۔۔

"کیا کہا تو نے ابھی۔۔۔۔؟"

احد نے ناسمجھی سے اسکی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

"یہی کے میں اگر ڈائریکٹ یہ بات بنی سے کرتا تو 'تو مجھے اسکے سامنے ہی اس طرح ذلیل کر دیتا۔۔۔"

معیز نے اپنے منہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جہاں سے خون کی پتلی سی لکیر بہہ رہی تھی۔۔۔

"واٹ۔۔۔!؟؟؟ بنش۔۔۔۔!!! سیریسلی۔۔۔؟؟؟"

احد اسکی بات سن کر ایک لمحے کے لیے بھونچکارہ گیا۔۔۔

"ہاں تو۔۔۔؟ ایک منٹ تو کیا سمجھا۔۔؟"

معیز نے پہلے اداسی پھر اسکی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

"اہم۔۔۔۔ک۔۔۔کچھ نہیں۔۔۔جانے دے یار۔۔۔"

اس نے نظریں چراتے ہوئے کہا۔۔

"اوئے۔۔۔تجھے لگا کہ میں مومی۔۔۔؟"

معیز نے اسے بازو سے پکڑ کر اپنے سامنے کیا۔ جس پر وہ شرمندگی سے نظریں جھکا گیا۔۔۔۔

"دور فٹے مونہہ۔۔۔۔ مطلب ایسے ہی تو نے میرے منہ پر ڈینٹ مار دیا اور میرا جبڑا ابھی ہلا ڈالا بے غیرت۔۔۔۔۔۔!!!!!"

معیز نے دانت پیستے ہوئے اپنے منہ پر ہاتھ رکھا۔۔۔

"اچھا جانے دے نا۔۔۔ چل یہ لے صاف کر لے اپنا منہ۔۔۔"

احد کو اپنی غلطی کا احساس ہوا تو اسکے کالر سے نادیدہ گرد صاف کی اور اپنی جیب سے رومال نکال کر اس کی جانب بڑھایا جسے اس نے اسے گھورتے ہوئے تھاما تھا۔۔۔

"اب بتا کیا لے گا چائے یا ٹھنڈا۔۔۔؟"

احد نے انٹرکام کا ریسیور اٹھاتے ہوئے اسکی جانب دیکھا جو اب کرسی سنبھال چکا تھا۔۔۔۔

"تیری بہن اور میری محبت، بنش منان۔۔۔۔"

اطمینان سے بازوؤں کو سینے پر لپیٹے وہ ایک بھائی سے اسکی بہن کے لیے اظہارِ محبت کر رہا تھا۔۔۔

اسکی بات پر پہلے تو احد کو غصہ آیا لیکن پھر اس کے عنابی ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھر کر معدوم ہوئی۔۔۔

"جانی دیکھ مجھے کوئی اعتراز نہیں بس میری ایک چھوٹی سی شرط ہے۔۔۔"

احد نے ریسیور واپس رکھتے ہوئے اسی کے انداز میں کہا۔۔۔

"مجھے تیری ہر شرط منظور ہے۔۔۔"

"اچھا۔۔۔!! تو شرط یہ ہے کہ تجھے پہلے میری بہن کو منانا پڑیگا اور اس کے علاوہ اپنے سارے چکروں کو دی اینڈ کرنا ہوگا۔۔۔۔ اگر مجھے آئیندہ کسی لڑکی کے ساتھ دکھا تو انجام کا ذمیدار تو خود ہے۔۔۔۔"

احد نے کہتے ہی اسکی جانب دیکھا۔۔۔۔

"تو مجھے دھمکی دے رہا ہے۔۔۔؟"

اس نے ایک آئبرو اچکا کر کہا۔۔۔۔

"نہیں میرے جگر تجھے باور کروا رہا ہوں۔۔۔۔"

"بتا منظور ہے شرط؟"

احد نے اسکی حالت پر لطف اندوز ہوتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

"منظور ہے سالے۔۔۔۔۔"

معیز نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"تو دیر کس بات کی ہے جانی ادھر آ جھپی پا۔۔۔۔۔"

اس نے معیز کو کھینچ کر خود میں بھینچ لیا۔۔۔۔

"ابے موٹے چھوڑ دے میرا دم گھوٹے گا کیا سالے چھوڑ۔۔۔۔"

معیز نے اسکی گرفت میں مچلتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

---

"ازلان ہم دونوں کہاں جا رہے ہیں۔۔۔؟"

ازلان سڑک پر زور و شور سے گاڑی بھگا رہا تھا جب زینہ نے تجسس سے اس سے پوچھا۔۔۔۔۔

"ڈئیر ہم دونوں نہیں بلکہ ہم آٹھوں افلاطون جا رہیں ہیں۔۔۔۔۔"

اس نے پیچھے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جہاں معیز کی گاڑی میں وہ چھ نفوس ہلہ گلہ کرتے ہوئے آرہے تھے۔۔۔۔

"ان سب کو معلوم ہے کہ ہم کہاں جارہے ہیں؟"

زینہ نے سر کو شیشے سے باہر نکال کر دیکھا جہاں ان تینوں نے بھی اپنے ہاتھ ہوا میں بلند کر کے "تھمبزاپ" کا نشان بنایا تھا۔۔

"تم لڑکیوں کے علاوہ سب کو پتہ ہے۔۔۔"

اس نے سامنے دیکھتے ہوئے کہا جس پر زینہ بس اسے دیکھتی ہی رہ گئی۔۔۔۔۔۔

اچانک ہی مومل کو ایک جگہ بڑا بڑا

"Welcome ToNational Stadium Karachi"

لکھا نظر آیا جس پر اسکا دماغ ہی گھوم گیا۔۔۔۔

"کیا۔۔۔۔!!! تم لوگ ہمیں یہاں۔۔۔۔اسٹیڈیم میں میچ دیکھنے لائے ہو۔۔۔"

جہاں مومل اور بنش کا موڈ سخت آف ہو گیا تھا وہیں وفا کی تو خوشی کے مارے آنکھیں چمک اٹھی تھی۔۔۔۔

"یار واقعی میں ہم یہاں لائیو میچ دیکھنے آئے ہیں۔۔۔۔!!!

OMG.... I'm So Excited....

مجھے تو لگا تھا صبح کے اس وقت تم لوگ ہمیں کسے بورنگ سپاٹ پر لے جاؤ گے۔۔۔"

وفا تو یک دم ہی فریش ہو گئی تھی۔۔۔۔

"ازلان میں اندر نہیں جانے والی یار میں نے آج تک کبھی کرکٹ ٹی وی پر بھی نہیں دیکھا اور تم ہمیں یہاں لائیو میچ دکھانے لے آئے تو۔۔۔۔"

زینہ اسٹیڈیم کے باہر لائن میں کھڑی اس سے کہہ رہی تھی "کراچی کنگز" کی شرٹ پہنے مختلف اینگلز سے سیلفیز لے رہا تھا۔۔۔۔۔

"ارے زینی تمہیں پتہ نہیں ہے آج "پی ایس ایل "کا فائنل ہے اور اتنا مزہ آئے گا نا کہ پوچھو ہی مت۔۔۔"

ازلان نے مین گیٹ پر کھڑے گارڈ کو چیکنگ کرواتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"ارے۔۔۔۔ بنش اپنے کھردرے پیر زمین پر نہ رکھو زمین میلی ہو جائے گی۔۔۔۔۔۔"

بنش اندر کی جانب بڑھ رہی تھی کہ اچانک ہی معیز وہاں آ

دھمکا۔۔۔۔

"کیا۔۔۔۔ کیا کہا تم نے میرے پیر کھردرے؟؟ہاں زمین میلی ہو جائے گی۔۔۔۔؟؟؟"

بنش غصے میں اسکی طرف بڑھ ہی رہی ہوتی ہے کہ احد نے اسے بیچ میں روک دیا۔۔۔۔

"ارے بنی اسکا مطلب اپنے 'مخملی' پیروں کو زمین پر نہ رکھو 'تمہارے پیر' میلے ہو جائے گے۔۔۔۔۔"

اس نے دانت پیستے ہوئے معیز کی تصیح کی۔۔۔۔

"ہاں۔۔۔۔ بالکل یہ ہی جو ہادی نے کہا۔۔۔۔"

معیز کے دانت نکال کر کہنے پر وہ محض اسے گھور کر آگے بڑھ گئی۔۔۔۔۔

"بھائی یہ چپس وغیرہ تم نہیں لے جا سکتی اندر۔۔۔۔"

ایک گارڈ نے تقی کے ہاتھ میں پورا کھانے پینے کا سامان دیکھ کر وہیں توک دیا۔۔۔۔

"کیا کہہ رہے ہو لالہ ہم اندر بھوک کے مارے مر جائے گی۔۔۔۔"

تقی نے اسی کے انداز میں رونی صورت بنا کر کہا۔۔۔۔

"نہ بچے نہ ہم تم کو یہ سب کچھ نہیں لے جانے دے گا اندر۔۔۔۔"

خان صاحب بھی شاید نہ چھوڑنے کی قسم کھا کر آئے تھے۔۔۔

"بھائی جانے دے میچ شروع ہو جانا ہے جلدی چل۔۔۔۔۔"

احد نے اس کو سمجھاتے ہوئے کہا۔۔۔

"ارے ایسے کیسے جانے دوں بھئی میری بھوک کا ساتھی ہے اس میں۔۔۔۔"

تقی نے شاپر کو مزید سختی سے پکڑ لیا۔۔۔

"ابے تو چل اندر وہاں بہت کچھ ملے گا کھانے کو۔۔۔۔۔"

ازلان نے اسے تقریباً گھسیٹ کر وہاں سے ہٹایا اور وہ بھی کھانے کا نام سن کر اس کے ساتھ ہی چل دیا۔۔۔۔۔۔

"یار بنی صحیح سے لو میری پکچر۔۔۔۔"

مومل نے اسے کوئی بیسویں بار ٹوکا تھا جو نجانے کب سے آڑھے ترچھے پوز بنا کر اپنی سیلفیز لے رہی تھی۔۔۔۔

"افف ادھر دکھاؤ میں تو آ ہی نہیں رہی اس فریم میں۔۔۔۔"

وفا نے جھنجھلاتے ہوئے اپنے ہاتھ میں پکڑے سارے 6 اور 4 کے پلے کارڈز برابر بیٹھے تقی کی جھولی میں ڈال دیئے جو بیچارہ ایک گھنٹے سے اس کھانے کو ڈھونڈ رہا تھا جس کا احد نے اسے چونا لگایا تھا۔۔۔۔

"ابے یہاں تو 'تپال دانیدار' کے علاوہ کچھ نظر ہی نہیں آرہا۔۔۔"

تقی نے صدمے سے نڈھال ہوتے جگہ جگہ چائے کے اسٹالز دیکھتے ہوئے سارے کارڈز احد کو تھمادیئے جو میچ کے انتظار میں پشت پیچھے کرسی پر ٹکائے کافی پرجوش نظر آرہا تھا۔۔۔

جبکہ ازلان نے ان تینوں کی طرح ہی کراچی کنگز کی جرسی پہننے کے ساتھ ساتھ اپنے دونوں گالوں پر کراچی کے آفیشل رنگوں لال اور نیلے سے پینٹ بھی کروایا تھا۔۔۔۔

وہ وہاں آرام سے بیٹھا اسٹیڈیم میں بجتے نغموں سے لطف اندوز ہورہا تھا کہ پیچھے سے کسی لاہور کے سپورٹر نے اس کی تیاری پر چوٹ کرتے ہوئے جملہ کسا۔۔۔

"ہارپک!!! نیلا Toilet اور لال باتھروم کے لیئے۔۔۔۔"

لاہوری کی اس بات پر ان آٹھوں کا دماغ ایک ساتھ 360 ڈگری پر گھوما اور اس سے بھی پہلے وہ سارے برق رفتاری سے پیچھے گھومے اور یک زبان ہوکر چلانے کے انداز میں بولے۔۔۔

"لاہور، لاہور ہے اور کراچی اسکا شوہر ہے۔۔۔"

ان سب کے ایک ساتھ بولنے پر وہ لڑکا ایک لمحے کو سٹپٹا ہی گیا۔۔۔

اگلے ہی لمحے اس لاہوری نے ایک جاندار نعرہ بلند کیا۔۔۔

"پاکستان۔۔۔۔۔۔!!!!"

اسکے اس نعرے کے بعد ان سب نے بھی یک جاں ہوکر اسے مکمل کیا۔۔۔

"زندہ باد!!!!!"

چاہے آپس میں جتنے بھی اختلافات ہوں لیکن یہ بات سچ ہے کہ پاکستان کے لیے ہر شہر کے لوگ ایک ساتھ کھڑے تھے۔۔۔ہار جیت تو کھیل کا حصہ ہے چاہے کوئی بھی شہر کی ٹیم جیتے، جیت تو پاکستان کی ہی پکی تھی۔۔۔۔۔

وہ آٹھوں اسٹیڈیم کے انکلوجر (تماشائیوں کے بیٹھنے کی جگہ) میں بیٹھے اس سنسنی خیز میچ کے شروع ہونے کا انتظار کر رہے تھے جو ازلان کے بقول کافی مزیدار ہونے والا تھا۔۔لیکن اس کے شروع ہونے کے دور دور تک کوئی امکان نظر نہیں آ رہے تھے۔۔۔

"یار ہم پچھلے ایک گھنٹے سے یہاں بیٹھے خوار ہو رہے ہیں یہ میچ شروع کب ہو گا۔۔۔"

معیز سے جب مزید انتظار نہ ہوا تو آخر شدید بیزاری کے عالم میں ازلان سے پوچھ ہی بیٹھا۔۔۔۔

"ارے۔۔۔۔ابھی کہاں ابھی تو ٹیمیں آئی ہیں۔۔۔آدھے گھنٹے بعد ٹاس ہو گا پھر اسکے آدھے گھنٹے بعد میچ شروع ہو گا۔۔"

ازلان نے بھی اسٹیڈیم کے منظر سے خوب لطف اندوز ہوتے ہوئے اطمینان سے جواب دیا۔۔۔

ازلان کے اس پر سکون لہجے پر معیز کے ساتھ ساتھ ان سب نے بھی اسکی طرف غصے اور حیرت سے دیکھا۔۔۔

"ازلان آر یو سیریئس!؟ مطلب کل ہمارا اتنا امپورٹنٹ ٹیسٹ ہے اور تم صبح دس بجے سے ہمیں یہاں بٹھا کر مزید ایک گھنٹے انتظار کرنے کا کہہ رہے ہو؟"

مومل نے تڑپ کر اس سے کہا جو بیچاروں والی شکل بنائے بیٹھا تھا۔۔۔۔

"ہائے اللہ جی۔۔۔۔میں تو فیل ہو جاؤں گی۔۔۔"

ہمیشہ کی طرح زینہ نے ٹشو سے آنکھیں پونچھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اس لمحے ازلان کا شدت سے دل چاہا کہ معیز کا گلہ دبا دے۔۔۔نہ وہ ایسا سوال پوچھتا نہ ہی یہ نوبت آتی۔۔۔۔۔

بالآخر امپائر کے ساتھ انہیں نیلی اور ہری جرسی میں کراچی اور لاہور کے کپتان آتے نظر آئے۔۔۔۔

ان سب کی نظریں بالکل سامنے لگی بڑی سی اسکرین پر جمی تھیں جہاں ابھی کچھ دیر بعد ٹاس ہونا تھا۔۔۔۔

زینہ نے جب سامنے دیکھا تو دیکھتی ہی رہ گئی اسکرین پر ایک نہایت ہی ڈیسنٹ نظر آنے والا شخص دکھائی دے رہا تھا۔۔اس نے کہنی کے ٹہوکے سے ازلان کو مخاطب کیا اور کافی رازدارانہ انداز میں سرگوشی کی۔۔۔۔

"یہ۔۔۔یہ کون ہے۔۔۔؟"

اس نے اسکرین کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

"یہ ہماری ٹیم کا کپتان ہے۔۔۔"

ازلان نے سامنے ہی دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

"اچھا۔۔کیا نام ہے اسکا؟"

زینہ نے لہجے کو سرسری بنا کر پوچھا۔۔

"عماد وسیم"

"یہ تم کیوں اتنا پوچھ رہی ہو ویسے...؟"

اس نے زینہ سے جانچتی نظروں سے پوچھا۔۔

"نہیں یار میں تو بس۔۔۔۔"

وہ ابھی کچھ بولنے ہی لگی تھی کہ اسے ازلان کے رویہ میں تھوڑی جلن محسوس ہوئی۔۔۔۔

"ویسے پرسنیلٹی اچھی بندے کی۔۔۔"

زینہ نے نچلا لب دانتوں میں دبا کر اپنی بے ساختہ امڈتی مسکراہٹ کو روکا۔۔۔۔

"کوئی نہیں بس ایویں ہی ہے۔۔۔ کھیلنا تو آتا ہے نہیں اسے۔۔۔"

ازلان کا دل ایک دم ہی میچ سے اچاٹ ہو گیا۔۔۔

جبکہ زینہ اسکے رویے سے کافی محظوظ ہو رہی تھی۔۔۔۔

تقریباً آدھے گھنٹے بعد میچ شروع ہوا۔۔۔ ایک دو سنگل رن کے بعد جب لاہور قلندرز کے کسی پلیئر نے 6 لگایا تو معیز زور سے چلایا۔۔۔

"گول۔۔۔۔۔۔"

اس کے چیخ اتنی بلند تھی کہ تقریباً اوپر نیچے کے لوگوں نے اسے حیرانی سے دیکھا جو شاید کرکٹ کو فٹبال سمجھ بیٹھا تھا۔۔۔

"ابے گول نہیں چھکا لگایا ہے اس نے چھکا اور یہ اپنی ٹیم نہیں تھی۔۔۔"

احد نے اس کے کندھے پہ مکا جڑتے ہوئے کہا۔۔۔

"ارے ہاں ہادی ایک ہی بات ہے۔۔۔"

معیز نے ہاتھ جھلاتے ہوئے کہا۔۔۔ جبکہ احد بس اسکا اور بنش کا مستقبل سوچ کر ہی رہ گیا۔۔۔

ابھی کچھ دیر کا وقفہ تھا جب ان لوگوں کو تقی کی سیٹ کے پاس سے چرچر کی آواز آئی۔۔۔

"ابے او۔۔۔ یہ کیسی واہیات آوازیں نکال رہا ہے بے تو!؟"

ازلان نے اسے حیرانی سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

"ابے میں آواز نہیں شاپر نکال رہا تھا۔۔۔"

تقی نے اپنی جیکٹ کی خفیہ جیب سے ایک نیلے رنگ کا شاپر برآمد کرتے ہوئے اسے فاتحانہ انداز میں دیکھ کر کہا۔۔۔۔

"اوئے۔۔۔ یہ کب لائے تم۔۔۔!؟"

وفا نے اس کے ہاتھ سے چپس کا پیکٹ جھپٹتے ہوئے پوچھا۔۔۔

جبکہ تقی کے پاس سے ملنے والے اس شاپر نے سب کی بھوک کو ہوا دی تھی۔۔۔

"کیا ہے بے ایسے کیوں دیکھ رہا ہے۔۔۔؟"

تقی نے معیز کو دیکھتے ہوئے کہا جو اس کے شاپر کو ندیدوں کی طرح دیکھ رہا تھا۔۔۔

"کوکومو مجھے بھی دو۔۔۔!!!"

اس سے پہلے وہ شاپر پیچھے کرتا معیز اس پر جھپٹتا مارتے ہوئے کوکومو اچک گیا۔۔۔ باقی چیزوں کے ساتھ بھی ایسا ہی کچھ ہوا جب تقی کچھ سنبھلا تو اسکے ہاتھ میں خالی شاپر اسے منہ چڑا رہا تھا۔۔۔۔

اس نے آس پاس نظر گھمائی تو معیز اور بنش کو دیکھ کر رکا جو ایک کوکومو کے پیکٹ پر بحث کر رہے تھے۔۔۔

"یہ لو بنی یہ تم کھالو۔۔۔"

"نہیں معیز مجھے بھوک نہیں تم کھالو پلیز۔۔۔"

اسی اسنا میں تقی نے معیز کے ہاتھ سے پیکٹ واپس اچکا اور پورے بتیس دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے کہا۔۔۔

"تم دونوں کو ہی بھوک نہیں ہے پر مجھے بہت زور کی ہے تو تھینکس فار دس مائی ڈیئر فرینڈز۔۔۔۔!"

تقی کی بات پر وہ ارے ارے ہی کرتے رہ گئے جبکہ وہ کھا پی کر اب تھوڑے سکون میں تھا۔۔۔۔

---

میچ اب اپنے اختتامی مراحل میں داخل ہو چکا تھااور اس وقت کراچی کا کپتان کریز پر موجود تھااب کے ازلان سے زیادہ پر جوش زینہ نظر آرہی تھی اور وہ پورے زور و شور سے کراچی اور اس کے لئے بھرپور نعرے بازی کر رہی تھی۔اسکا اتنا جوش دیکھ کر ازلان تو جی بھر کر بدمزہ ہوا جبکہ کچھ لمحے پہلے والا جوش اب کہیں جھاگ کی طرح بیٹھ چکا تھا۔۔۔۔۔۔

بالآخر میچ ختم ہوااور کراچی کنگز کو ٹرافی دے دی گئی لیکن یہاں تو زینہ نے عجیب رٹ لگا رکھی تھی کہ اسے عماد کے ساتھ ایک سیلفی لینی ہے پہلے تو ازلان نے اسے بہت منع کیا لیکن پھر جب وہ ضد پر اتر آئی تو چاروناچار ازلان اسے سیلفی لینے کے لیے اپنے ساتھ کراوڈ کو چیرتے ہوئے اس تک پہنچا کیونکہ ازلان حمدانی،زینہ ازلان حمدانی کی کوئی بات نہیں ٹال سکتا تھااور اس بار تو خواہش بھی خود زینہ کی طرف سے کی گئی تھی وہ چاہ کر بھی اسے منع نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں زینہ چہرے پر بچوں جیسی خوشی سجاتے ہوئے آئی اور اس کے چہرے کی ہنسی نے ازلان کو بھی مسکرانے پر مجبور کر دیا تھا۔۔۔

---

رات آٹھ بجے وہ لوگ اپنے گھر پہنچے تو ان لڑکیوں کے سر پر تو خوف کے سائے لہرا رہے تھے کیونکہ کل صبح انکا ٹیسٹ تھااور اپنی حرکتوں کو سائیڈ پر رکھ کر وہ بہت قابل اسٹوڈنٹس تھیں،لیکن اب ان چار سال کی عزت اس آخری سال میں جاتی ہوئی نظر آرہی تھی۔۔۔۔۔

وہ گروپ کال پر لگی ٹیسٹ سمجھنے کی کوشش کر رہی تھیں لیکن جرنل کھولنے پر انہیں ایسا لگا کہ "یار یہ کیا چائنیز لکھی ہوئی ہے کچھ سمجھ نہیں آرہا"

"یار رکو میں ہادی بھائی سے سمجھنے کی کوشش کرتی ہوں۔۔۔۔"

بنش کہتے ہوئے ایک لمحے کی بھی دیر کئے بغیر احد کے کمرے میں داخل ہوئی اور وہ جو ابھی نہا کر نکلا تھا اسے جا لیا۔۔۔

"ہادی بھائی کل ہمارا ٹیسٹ ہے اور ہمیں کچھ سمجھ نہیں آرہا اگر آپ سمجھا دیتے تو۔۔۔۔"

بنش نے معصومیت سے آنکھوں کو پٹپٹاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"دیکھو لڑکیوں اس معاملے میں مجھے کچھ نہیں پتا تم لوگ معیز سے رابطہ کرو۔۔۔"

احد نے اپنے تئیں کافی مخلصانہ مشورہ دیا تھا جس پر وہ اسے دیکھتی رہ گئی۔۔۔۔۔

"ہیں۔۔۔!؟وہ۔۔۔وہ چھٹکو سمجھا دیگا؟"

بنش نے ناسمجھی سے احد کو دیکھا۔۔۔۔

"ارے ہاں ہاں وہ ایکسپرٹ ہے اس سب میں..."

احد کے کہنے پر اس نے معیز کو کال کی جس نے بنش کا نام دیکھ کر پہلی رنگ پر ہی کال پک کر لی تھی۔۔۔۔

"آپ نے کی ہمارے فون پر کال یہ خدا کی قدرت

کبھی ہم اپنے آپ کو دیکھتے ہیں، کبھی اپنے فون کو"

معیز نے بغیر سامنے والے کی بات سنے ہمیشہ کی طرح اچھے بھلے شعر کو لنگڑا لولا کر کے واپس کیا تھا۔۔۔۔۔

"اہم۔۔۔۔اہم۔۔۔۔"

جب اسپیکر سے ایک کی جگہ تین تین لڑکیوں کی آواز سنی تو سٹپٹا کے فون پر نام پڑھا جہاں گروپ کال پر بنش کے ساتھ 3+ بھی لکھا تھا اس نے اپنا ماتھا پیٹ لیا۔۔۔۔

"تمہارا ہو گیا تو اب میں بھی بول دوں کچھ۔۔۔؟"

بنش نے شدید تپنے والے انداز میں کہا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔۔ میرا مطلب ہے ہ۔۔ہاں کہو تم کیا کہہ رہی تھی۔۔۔"

معیز نے سنبھلتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"ہمارا کل ٹیسٹ ہے اور ہماری بالکل بھی تیاری نہیں تو تم ہمیں سمجھا دو گے؟؟"

نہایت سنجیدگی سے بنش نے اپنا مدعا بیان کیا۔۔۔

"لو۔۔۔بس اتنی سی بات دیکھو سب سے پہلے ایک اسکوائر سائز کا پیپر لو اور اسکے بھی 4 حصے کر لو۔۔۔۔"

ابھی وہ آگے بتانے ہی لگا تھا کہ مومل نے اسے بیچ میں ہی روک دیا۔۔۔

"ایک منٹ۔۔۔ایک منٹ یہ تم کیا سمجھا رہے ہو ہمیں!؟"

مومل کے اس طرح پوچھنے پر معیز کو لگا کہ یہ طریقہ انہیں مشکل لگا اس لئے اب وہ دوسرا راستہ بتا رہا تھا۔۔۔۔

"دیکھو ویسے بھی کووِڈ کا زمانہ ہے ایک ماسک لو اور اسکی اندر سب چھاپ لو۔۔۔۔"

"بھائی یہ کیا بتا رہا ہے۔۔۔"

بنش نے جھنجھلاتے ہوئے احد کو دیکھا جو اسپیکر پر لگے فون پر انکی باتیں کافی انجوائے کر رہا تھا۔۔۔

"دیکھو کل تک تو اتنی ہی فاسٹ سروس کام آئے گی سمجھ تم سب کو ویسے بھی نہیں آنا اس لیے جو وہ بتا رہا ہے غور سے سنو اور عمل بھی کرو۔۔۔"

احد نے اسے بہت آرام سے سمجھایا جس پر ان تینوں کے چہرے سفید پڑ گئے تھے جبکہ وفا یہ سب آئیڈیاز اپنی نوٹ بک پر خوشی خوشی اتار رہی تھی۔۔۔

"ہاں تو اگر ان دونوں طریقوں سے کام نہیں بنا تو میرے پاس موزے والا آئیڈیا بھی ہے۔۔۔۔۔"

معیز نے خوشدلی سے آفر دی۔۔۔۔

"ن۔۔ نہیں نہیں اتنے پیارے پیارے کارآمد آئیڈیاز ہی کافی ہیں شکریہ۔۔۔۔"

زینہ نے ڈرتے ڈرتے کہا اس کی تو سانس ابھی سے ہی رک گئی تھی نجانے کل کیا حشر کرنا تھا اس نے۔۔۔۔

"اوکے تو پھر میں نکلا۔۔۔۔

Best of luck for tomorrow

اللہ حافظ ایوری ون۔۔۔۔"

معیز نے کہہ کر فون بند کر دیا۔۔۔۔

"اب تو اللہ ہی حافظ ہے ہمارا۔۔۔"

ان چاروں نے یک زبان کہا تھا۔۔۔۔۔

اگلی صبح بنش سب کے ساتھ ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھی ناشتہ کر رہی تھی جب احد آفس کے لیے نک سک سا تیار، سیڑھیاں اترتا ہوا ان تک پہنچا سب کو سلام کرنے کے بعد وہ بنش کی پونی ٹیل میں مقید بالوں کو کھینچتا ہوا اس کے ساتھ والی کرسی سنبھال چکا تھا۔۔۔۔

"یار بھائی نہیں تنگ کریں صبح صبح پہلے ہی کافی ٹینشن ہے مجھے۔۔۔"

اس نے شدید ناگواری سے احد کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

"اور بیٹے آپ کو کافی ٹینشن کیوں ہے ذرا وضاحت کیجئیے۔۔۔"

احد کے بولنے سے پہلے ہی منان صاحب کی رعب دار آواز ہال میں گونجی۔۔۔

"ک۔۔۔ کچھ نہیں بابا ٹیسٹ کی وجہ سے بس۔۔۔"

بنش نے بمشکل تھوک نگل کر کہا۔۔۔۔

"تیاری نہیں کی کیا آپ نے؟"

ان کے سوال پر جہاں بنش کو پانی پیتے پیتے پھندا لگا وہیں احد کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔۔۔۔

اس کے ہنسنے پر منان صاحب نے اچھنبے سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔۔

"ارے بابا تیاری تو بہت اچھی ہے اسکی بس اسے اپنی صلاحیتوں پر بھروسہ ہی نہیں ہے۔۔۔۔"

احد کی بات پر وہ سر جھٹک کر رہ گئے لیکن بنش اسکے بوٹ پر اپنا پیر مارتی ہوئی کھڑی ہوئی۔۔۔۔

"چلیں بھائی مومی باہر ویٹ کر رہی ہے۔۔۔"

اپنی بات کہہ کر اس نے سب کو سلام کر کے بھاگنے کے انداز میں گیٹ عبور کیا مبادا والد صاحب پھر کوئی تفتیش شروع نہ کر دیں۔۔۔۔۔

وہ چاروں کلاس میں آگے پیچھے بیٹھی ٹیسٹ پیپر حل کرنے میں مصروف تھیں کہ سر کی بھاری آواز سے کلاس کا گہرا سکوت ٹوٹا۔۔۔

"رول نمبر 56۔۔۔!"

سر کا کہنا تھا کہ زینہ کے ہاتھ سے پین چھوٹ گیا اور وہ کرنٹ کھا کر کھڑی ہوئی۔۔۔۔

"س۔۔۔ سر میں نے کچھ نہیں کیا۔۔م۔۔۔ میرے موزوں میں کچھ نہیں ہے قسم سے۔۔۔۔"

وہ بے ربط جملے ادا کر رہی تھی جبکہ اسکی بات پر جہاں سر نے تشویش سے اسے گھورا وہیں ان تینوں نے بھی اپنے اپنے سر اٹھا کر اسے پریشانی کے عالم میں اس کو دیکھا۔۔۔۔

"زینہ یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ۔۔۔؟"

سر نے اپنے ہاتھ میں پکڑا اپین روسٹرم پر رکھا اور اپنی ناک پر موجود عینک کو مزید نیچے کھسکاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

ابھی وہ کچھ بولنے ہی لگی تھی کہ برابر بیٹھی وفا نے اسکی کرتی کو کھینچتے ہوئے سرگوشی کے انداز میں کہا۔۔۔

"یار سر اٹینڈنس مارک کر رہے ہیں پریزنٹ بولو۔۔۔"

وفا کی بات پر وہ سیدھی ہوئی اور سر کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

"زینہ شاہ پریزنٹ سر۔۔۔!"

وہ دم سادھے سر کی اگلی بات کی منتظر تھی جب انہوں نے 'سٹ ڈاؤن' کہا تو اس کے ساتھ ساتھ ان تینوں کی بھی جان میں جان آئی۔۔۔

---

"یار قسم سے زینہ آج تم ہم چاروں کو پھنسا دیتی۔۔۔"

کلاس روم سے باہر نکلتے ہوئے مومل نے اسے گھورتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

"نہیں مطلب ڈائریکٹ یہ کون بولتا ہے کہ ہاں بھئی دیکھو میرے موزوں میں چیٹنگ کا سامان چھپا ہے۔۔۔؟"

بنش کو بھی اس پر سخت قسم کا غصہ تھا۔۔۔

"ہماری مس زینہ ازلان شاہ۔۔۔"

وفا کے کہنے پر وہ وہ چاروں ہنس پڑی تھی۔۔۔۔

---------------------------------------

"جانی فری ہے۔۔۔؟"

آج احد آفس نہیں آیا تھا اور وہ اس وقت اپنے آفس روم میں بیٹھا چند فائلز کو ترتیب دے رہا تھا کہ موبائل کی اسکرین پر احد کا میسج ابھرا۔۔۔

"ہاں میری جان تو نے جو دس، دس فائلوں کو میرے حوالے کر رکھا ہے نا بس انہی کے ساتھ چِل آؤٹ کر رہا تھا۔۔۔"

ازلان نے مصنوعی اسمائل والے اموجی کے ساتھ احد کو طنزیہ انداز میں ریپلائے کیا۔۔۔۔

"یار سب کام چھوڑ کر جلدی یہاں پہنچ بہت اہم بات کرنی ہے تجھ سے۔۔۔۔۔"

احد کا میسج دیکھ کر وہ ایک منٹ کے لیے بوکھلا ہی گیا تھا۔۔۔۔

"ابے یہاں کہاں آؤں جگہ کا نام تو بتا۔۔۔۔"

تھوڑے وقفے کے بعد اس نے احد کو میسج کیا۔۔۔۔

احد نے لوکیشن سینڈ کر کے اسے فوراً پہنچنے کا کہا تو وہ بھی آفس سے جلدی میں نکل گیا۔۔۔۔۔

---------------------------------------

وہ ایک فلیٹ نما کمرہ تھا جو پوری طرح سے اندھیرے میں ڈوب رہا تھا ازلان وہاں پہنچ کر حیرت سے اس جگہ کو دیکھ رہا تھا جو یقیناً اس نے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔۔۔۔

"احد۔۔۔!!!"

اس نے اندھیرے کمرے میں ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے احد کو پکارا۔۔۔۔

اس سے پہلے وہ ہاتھ بڑھا کر سوئچ آن کرتا اس کے منہ پر کافی زور سے کوئی چیز آ کر لگی جسے وہ فوری طور پر پہچان نہ سکا۔۔۔۔

اس کے بعد ایک، دو، تین، چار اور نجانے اسے اندھیرے میں کیا کیا آ کر لگ چکا تھا اور پھر ایک ساتھ ساری بتیاں روشن کر دی گئیں اور پورا کمرہ روشنیوں میں نہا گیا۔۔۔۔

“Happy Birthday To You

Happy Birthday To You....

Happy Birthday Dear Azlaan...

Happy Birthday To You......”

سامنے کا منظر دیکھ کر ازلان کو اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آیا۔۔۔۔

وہاں ایک بڑی سی ٹیبل پر مختلف تحائف اور کیک رکھے گئے تھے۔۔۔ جبکہ ہر چیز کو سیاہ اور سنہرے رنگ کی تھیم میں سجایا گیا تھا ان تینوں لڑکوں نے بلیک جبکہ لڑکیوں نے گولڈن رنگ زیب تن کر رکھا تھا اور ازلان تو اس وقت رنگوں میں نہایا ہوا تھا کیونکہ اس پر انڈے، ٹماٹر اور جو جوان سب کے ہاتھ لگا سب اس کے اوپر برسا دیا تھا۔۔۔۔

ابھی وہ اس دلکش منظر کے سحر سے نہیں نکلا تھا کہ ان لوگوں نے اس پر سنو اسپرے کرنا شروع کر دیا اور وہ بس ارے ارے ہی کر سکا۔۔۔

جب اسے اپنے چہرے پر کسی الگ چیز کا گمان ہوا تو وہ ایک دم پیچھے ہٹا۔۔۔۔

"ابے تقی۔۔۔ یہ میرے منہ پر کیا لگایا ہے تو نے۔۔۔؟"

اس نے برہمی سے تقی کو گھورتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

"بھائی ان لوگوں نے سارے اسپرے پہلے بک کر لئے تھے تو میں اپنی شیونگ کریم لے آیا۔۔۔"

تقی نے دانت دکھاتے ہوئے معصومیت سے جواب دیا۔۔۔

"کیا۔۔۔!؟"

ازلان کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا۔۔۔

"دیکھ نا بھائی دونوں وائٹ کلر کے ہیں کسی کو کیا پتہ چلے گا۔۔۔"

"ابے عقل کے دشمن۔۔۔آدھی موچھ اڑا دی تو نے میری۔۔۔۔!!"

ازلان نے صدمے سے کہا۔۔۔

"چل کوئی نہیں اب پوری اڑا دینا تو۔۔۔"

تقی کے کہنے پر اس نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔۔۔

"ہاں یار جانے دیتے ہیں تو جھپی پا۔۔۔"

کہتے ہی وہ انڈے، ٹماٹر اور "شیونگ کریم" کے ساتھ اس کے گلے لگ گیا اور اب وہ سارے ان دونوں کی حالت پر پاگلوں کی طرح ہنس رہے تھے۔۔۔۔

"چلو اب جلدی سے کیک کاٹ لو کیا ہمیں بھوکا مارنے کا ارادہ ہے۔۔۔؟"

مومل کے کہنے پر وہ سب کیک کی طرف بڑھے۔۔۔

احد نے احتیاط سے اس پر موم بتیاں لگا کر روشن کیا پھر ازلان کو چھری پکڑا کر وہ سب پیچھے ہٹ گئے۔۔۔

"ارے تم سب بھی کاٹو نا مل کر۔۔۔۔"

ازلان نے خوشی خوشی انہیں آفر کی۔۔۔

"ارے نہیں تو کاٹ ہم تیری بجائے گے۔۔۔۔"

معیز کے کہنے پر بنش نے اسے کہنی سے ٹہوکا دیا۔۔۔

"اسکا مطلب ہم تالیاں بجائیں گے تم کاٹو۔۔۔"

بنش نے بروقت بات سنبھالی۔۔۔۔

"اوکے۔۔"

ازلان کندھے اچکا کر کیک کی طرف جھکا۔۔۔۔

ابھی وہ سارے پیچھے ہٹنے کو تھے کہ ازلان ایک بار پھر رکا۔۔۔

"اب کیا ہوا۔۔۔!؟"

اب کے وفا نے بے چینی سے پوچھا۔۔۔

"وہ ہیپی بڈّے کون گائے گا۔۔۔؟"

اس نے اپنی گردن پر ہاتھ رکھ کر کہا۔۔۔

"بھائی ہم گاتے ہیں نہ تو کاٹ لے قسم سے بہت بھوک لگ رہی ہے۔۔۔"

تقی نے اس کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔۔۔

"اچھا گاؤ میں کاٹ رہا ہوں۔۔۔۔۔"

وہ کہتے ہی ایک بار پھر چھری اٹھا چکا تھا اور وہ سب پھر سے پیچھے کو کھسکے۔۔۔۔۔

اور بالآخر ازلان نے کیک پر چھری چلا دی لیکن۔۔۔۔۔

جیسے ہی اس چھری نے کیک کو چھوا اندر کچھ "پھٹ" کی آواز سے پھٹا اور باہر کھڑے ازلان کو پورے کا پورا بھگو گیا تھا۔۔۔

اب وہ سب پیچھے کھڑے ہنسے جا رہے تھے کیونکہ وہ دراصل کوئی کیک نہیں ایک غبارے کے اندر اچھا خاصا پانی بھر کر اسے اوپر سے چوکلیٹ سے ڈھک دیا گیا تھا جس پر "ہیپی برتھڈے ازلان" لکھا گیا تھا۔۔۔۔

"یار۔۔۔۔۔ یہ کیا تھا اب۔۔۔؟؟"

ازلان نے چڑچڑے لہجے میں کہا۔۔۔

"ہمارا پیار تھا جانِ من۔۔۔"

معیز نے اپنی ازلی ٹھرک کا بھرپور مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

"اصل کیک یہاں ہے۔۔۔"

زینہ نے فریج میں سے کیک نکال کر اس ٹیبل پر رکھ دیا۔۔۔

"نہیں یار زینی تم بھی کاٹو میرے ساتھ مجھے ان گدھوں پر ذرا بھروسہ نہیں۔۔۔"

ازلان نے زینہ کا ہاتھ پکڑ کر ان تینوں کو گھورتے ہوئے کہا۔۔۔

پھر ان سب کی بھرپور تالیوں میں ازلان اور زینہ نے کیک کاٹ ہی دیا اور ہمیشہ کی طرح اس بار بھی آدھا کیک تقی کے حصے میں گیا۔۔۔۔

---

وہ سب اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہو رہے تھے کہ ان کے کانوں سے معیز کی آواز ٹکرائی۔۔۔

"رکو بھائیوں اور انکی بہنوں۔۔۔میرا مطلب بھابھیوں۔۔۔"

معیز نے بروقت تصحیح کی۔۔۔

"مجھے ایک بہت ضروری بات کرنی ہے۔۔۔"

اس نے تھوڑا جھجھکتے ہوئے کہا۔۔۔

"کرو پھر۔۔۔"

احد نے اسکا کندھا دباتے ہوئے کہا۔۔۔

"بھائی مجھے بنش سے شادی کرنی ہے۔۔۔"

وہ ایک ہی سانس میں احد کو دیکھتے ہوئے روانی میں بول گیا جو احد کے علاوہ ان سب کے سروں کے اوپر سے گزر گیا۔۔۔

"بھائی پہلی بات میں بنش نہیں یہ ہے۔۔۔"

احد نے اسکا رخ بنش کی طرف کیا۔۔۔

"اور دوسری بات کہ اس طرح بولے گا تو بنش کیا اسکا بھائی بھی نہ مانے۔۔۔"

احد نے اسکے کھڑے کھڑے پروپوز کرنے پر کہا تھا۔۔۔

"اوہ سوری۔۔۔ایک منٹ ذرا۔۔۔"

وہ کہتے ہوئے سامنے ٹیبل پر لگے گولڈن رنگ کے غبارے کو نکال کر بنش کے سامنے دوزانو بیٹھ گیا جس پر وہ گھبرا کر ذرا پیچھے کو ہوئی تھی۔۔۔۔

"جی تو مس بگز بنی۔۔۔وِل یو بی مائی گولڈن ہنی۔۔؟"

اس نے گولڈن غبارے کو اس کی جانب بڑھاتے ہوئے جواب طلب نگاہوں سے اس کی طرف دیکھا جس نے فوراً ہی احد کو دیکھا تھا جبکہ وہ سب اس وقت ہوٹنگ کرنے میں مصروف تھے۔۔۔

"ہاں کہہ دو بنی اس کے "فالحال سنگل" ہونے کی گواہی میں دیتا ہوں۔۔۔۔"

احد نے اپنے سر کو اثبات میں ہلاتے ہوئے کہا۔۔۔

"او کے لیکن میری دو شرائط ہیں۔۔۔"

بنش نے اسکے ہاتھ سے غبارہ تھام لیا تھا۔۔

"یار کیا تم بہن بھائی بات کرنے سے پہلے شرطیں رکھ دیتے ہو۔۔۔"

معیز نے منہ بگارتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"کوئی بات نہیں اگر شرط نہیں ماننی تو شادی بھی نہیں ہو گی۔۔۔"

بنش نے غبارے کو ہوا میں چھوڑ کر بازوؤں کو سینے پر لپیٹ کر کہا۔۔۔

"ارے منظور ہے نا بتاؤ تم۔۔۔"

معیز نے بدک کے کہا مبادا وہ اپنی بات سے مکر نہ جائے۔۔۔

"ہاں تو پہلی شرط یہ ہے کہ تمہیں سب سے پہلے میرے ابا کو منانا ہو گا جو کہ اتنا آسان نہیں۔۔۔"

اس نے اپنے چہرے پر آئی لٹ کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے کہا۔۔

"ارے اس میں کیا بات ہے دیکھ لیں گے پاپا جی کو بھی۔۔"

معیز نے چہرے پر ایک دلکش مسکراہٹ سجائے کہا۔۔۔

"یاد رہے کہ بابا آرمی آفیسر رہ چکے ہیں اگر کوئی بات انہیں پسند نہیں آئی تو وہ تمہیں اڑا بھی سکتے ہیں۔۔۔"

بنش نے بھی اسی کے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"ارے تمہاری اس مسکراہٹ پر ایسی ہزاروں جانیں قربان لڑکی۔۔۔۔"

معیز کے کہنے پر احد نے سر پیٹ لیا۔۔۔۔

(اسکی ٹھرک کا کچھ نہیں ہو سکتا)

"میرے ساتھ اتنی چیزی لائنز بولنے کی کوشش مت کرنا اور دوسری شرط سنو اب۔۔۔۔"

بنش نے جارحانہ تیور لیے کہا۔۔۔

"ہ۔۔ہاں بتاؤ۔۔۔"

معیز جو کب سے گھٹنوں پر بیٹھا تھا اب نیچے فرش پر ہی بیٹھ چکا تھا۔۔۔۔۔

"دوسری شرط یہ کہ اگر بابا مان گئے تو تم شادی سے ٹھیک ایک رات پہلے مجھے کوئی اچھی سی غزل سناؤ گے۔۔۔۔ منظور ہے۔۔۔؟"

بنش نے ایک ابرو اچکا کر اسے دیکھا۔۔۔۔

"ارے کوئی بات ہی نہیں کیا میر غالب، کیا مرزا تقی میر، کیا جون سیناسب کی ایک ایک نظم سناؤ گا تم دیکھو بس۔۔۔۔۔"

معیز نے اتنے پرجوش لہجے میں شاعروں کا بیڑہ غرق کیا کہ بنش نے صدمے سے دل تھام لیا۔۔۔۔

"مرزا غالب، میر تقی میر اور جون ایلیا کی غزلیں ہیں نظمیں نہیں۔۔۔۔"

"ہاں وہ سب ٹھیک ہے اب میں یہ پہنا سکتا ہوں۔۔؟"

معیز نے ہاتھ میں پکڑی بلیک کلر کی ربن کو آگے بڑھاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

"یہ کیا ہے۔۔۔"

بنش کے ساتھ ساتھ ان سب کو بھی اچھنبا ہوا۔۔۔

"وہ جلدی جلدی میں رنگ گھر پر بھول آیا اس لئے یہ۔۔۔

اپنا ہاتھ دکھاؤ۔۔۔"

اس نے پہلے وضاحت کی پھر نرمی سے بنش کا ہاتھ پکڑ کر بلیک ربن اسکی انگلی سے باندھ دی۔۔۔۔۔

"Now I Can Say You're Mine......"

اس نے زمین سے اٹھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

---

"بات ہو سکتی ہے۔۔؟"

موبائل کی اسکرین نے اجازت چاہی۔۔۔۔

"اس وقت۔۔۔!؟"

سامنے سے اسی جواب کی توقع تھی۔۔۔۔۔

"نہیں دس سال بعد۔۔۔۔"

احد نے چڑ کر جواب دیا۔۔۔

"اچھا اچھا کر لو۔۔۔۔۔"

مومل نے سنبھلتے ہوئے کہا۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں موبائل کی رنگ ٹون بجی اور مومل نے فون پک کیا۔۔۔۔۔

"کہو کیا بات کرنی تھی۔۔۔"

مومل نے اشتیاق سے پوچھا۔۔۔۔

"میں کل بابا سے شادی کی بات کروں گا۔۔۔"

احد نے نرمی سے بات کو مومل کے گوش گزرا۔۔۔۔

"بنش اور معیز کی؟"

مومل کے معصومیت سے پوچھنے پر احد نے بے ساختہ اپنا سر پیٹ لیا۔۔۔۔۔

"میں اپنی اور تمہاری شادی کی بات کر رہا تھا۔۔۔"

احد کی بات پر وہ چند ثانیے خاموش رہی۔۔۔

"کیا تمہاری خاموشی کو میں انکار سمجھوں؟"

احد نے اسکے کچھ نہ کہنے پر پوچھا۔۔۔۔

"اب میں نے ایسا کب کہا۔۔۔۔"

مومل جلدی میں بول گئی پھر زبان کو دانتوں میں دبا گئی۔۔۔۔

"لیکن بنی اور معیز۔۔۔۔"

وہ کہتے کہتے ایک لمحے کو رکی تھی۔۔۔

"ہاں ہاں لگتا ہوں انکی کشتی بھی پار۔۔۔"

احد کے کہنے پر مومل خوشی سے چہک کر بولی۔۔۔

"کیا۔۔۔!!؟ سچ میں۔۔۔؟ یار میں بہت خوش ہوں بنش کے لیے۔۔۔۔"

"ہاں میں پہلا بھائی ہوں جو خود اپنی بہن کی سیٹنگ کروا رہا ہوں۔۔۔۔"

"او کے اللہ حافظ خیال رکھنا اپنا۔۔۔"

احد نے ہنستے ہوئے کہا تو مومل نے بھی اللہ حافظ کہہ کر فون بند کر دیا۔۔۔۔۔

---

آج شام اسے بنش کے بابا سے ملاقات کرنے جانا تھا اور ازلان اور تقی اس وقت اس کے کمرے میں کھڑے فوجیوں والے آداب سکھا رہیں تھے۔۔۔۔

"یار تو یہ پہن لے قسم سے انکل نے دیکھتے ہی بنش کا ہاتھ تیرے ہاتھ میں سونپ دینا ہے۔۔۔۔۔۔"

ازلان نے فوجیوں والی وردی اسے تھماتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"نہیں یار سب سے پہلے یہ اردو لغت پکڑ اور سارے الفاظ یاد کر لے۔۔۔۔ سنا ہے انکل کی اردو کافی ہائی لیول کی ہے۔۔۔۔۔"

تقی نے اسکے ہاتھوں میں ڈکشنری پکڑاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

"کیا ہو گیا یار میں سسر منانے جا رہا ہوں یا فوجی بننے۔۔۔۔؟"

معیز جب سے ان دونوں کی باتیں سن رہا تھا اب تو جھنجھلا ہی گیا تھا۔۔۔۔۔

"یار تو سب چھوڑ بس افلاطونز کا روایتی کام نہ بھولنا۔۔۔۔"

تقی نے اسکے ہاتھوں سے وردی اور ڈکشنری لے کر اسکا فون اسکی جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"بھائی تو بولتا ہے تو ابھی سے اسپیکر آن کر دیتا ہوں راستے کا ٹریفک بھی سن لینا۔۔۔۔"

معیز نے تپے ہوئے لہجے میں کہا۔۔۔۔

"تم لوگوں کا ہو گیا تو میں نکلوں۔۔۔۔!؟"

اس نے ایک آئبر وا ٹھاتے ہوئے ان دونوں سے استفسار کیا۔۔۔۔

"ارے جا۔۔۔جا میرے چیتے جی لے اپنی زندگی۔۔۔۔"

ازلان نے ڈرامائی انداز میں اپنے آنسوں پوچھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"ہنہہ۔۔۔۔سستا ایکٹر۔۔۔۔"

معیز کہہ کر باہر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔۔

------------------------------------------------------------

وہ ایک بڑی سی راہداری تھی جہاں سے ملازم کے کہنے پر وہ گزرتے ہوا ایک کشادہ کمرے میں داخل ہوا جس کی آرائش وزیبائش سے وہ ڈرائنگ روم معلوم ہوتا تھا۔۔۔۔

کمرے کی دیواروں کے ساتھ آٹھ سیٹر صوفے رکھے گئے تھے جبکہ انکے درمیان ایک شیشے کی ٹیبل پڑی تھی جس پر خوبصورت اور نفیس شو پیس تھے۔۔۔

سامنے دیوار پر ایک بڑی سی تلوار لٹکی تھی جو شاید منان صاحب کی "سورڈ آف آنر" تھی جبکہ اسکے بالکل سامنے دیکھو تو ایک دیوار گیر شیشے کے شوکیس میں تقریباً چھ، سات ہر سائز کی بندوقیں نصب کی گئیں تھیں جنہیں دیکھ کر معیز نے بے ساختہ تھوک نگلا اور ایک صوفے پر ٹک گیا۔۔۔

ابھی تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ منان صاحب اپنی پوری شان و شوکت لئے ڈرائنگ روم میں داخل ہوئے انکے ساتھ ہی مسز منان اور احد بھی داخل ہوئے۔۔۔

اور ساتھ ہی کانفرنس کال پر وہ سب بھی موجود تھے لیکن اس بار فون احد کا تھا۔۔۔

منان صاحب کچھ کہنے ہی لگے تھے کہ وہ جھٹ سے اپنی نشست سے اٹھا اور سیدھا ہاتھ ماتھے کو چھوتے ہوئے ایک پاؤں زمین پر شدت سے مارا اور تقریباً چلانے کے انداز میں کہا۔۔۔۔

"السلام و علیکم سر۔۔۔!!!"

جبکہ پیر زمین پر مارنے کی وجہ سے شدید تکلیف کا بھی احساس ہوا۔۔۔

اسکی اس حرکت پر جہاں منان صاحب نے اپنے کانوں میں انگلیاں ڈال کر سماعت بحال کی وہیں کال پر موجود ان سب کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔۔۔۔

"برخوردار غالباً یہ کوئی فوج کا مورچہ یا واہگہ بارڈر نہیں ہے۔۔۔"

منان صاحب نے اپنی بھاری آواز میں کہا۔۔۔

"جانتا ہوں سر۔۔۔۔۔!!!!!"

معیز پھر سے اسی انداز میں چلایا۔۔۔

"میرا کہنے کا مقصد تھا کہ آپ شائستہ لہجے میں گفتگو کیجیے۔۔۔۔"

منان صاحب اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔۔۔

"لیکن انہیں تو میں اپنے ساتھ لایا ہی نہیں۔۔۔۔"

معیز نے پریشانی کا اظہار کیا۔۔۔۔

"کسے نہیں لائے۔۔۔؟"

انہوں نے اچھنبے سے پوچھا۔۔۔۔

"اپنی ماما کو۔۔۔۔"

اس نے بھی اسی انداز میں کہا۔۔۔

"لیکن بیٹا آپ نے ابھی سے کیوں لانا تھا اپنی والدہ کو۔۔۔۔؟"

اب کی بار مسز منان نے بھی گفتگو میں حصہ لیا۔۔۔

"ارے آنٹی سر نے کہا نا ابھی کہ شائستہ سے گتنگو کرو۔۔۔۔ میری ماما ہی تو شائستہ ہیں۔۔۔۔"

معیز کے کہنے پر احد کے ساتھ ساتھ ان سب نے اپنے سر پیٹ لئے۔۔۔۔ جبکہ منان صاحب نے اپنے قہقہے کا گلہ گھونٹا۔۔۔۔۔

"جی تو آپ کیا کرتے ہیں۔۔۔؟"

انہوں نے بات کا رخ موڑا۔۔۔

"انکل آج کل تو 'جسٹ چِلنگ' کرتا ہوں۔۔۔"

معیز نے کافی پرجوش لہجے میں انہیں اپنے خیالات سے آگاہ کیا۔۔۔

احد اسے آنکھوں آنکھوں میں کچھ کہنا چاہ رہا تھا لیکن وہ موصوف تو شاید اس وقت بھی چلنگ فرما رہے تھے۔۔۔۔

"اہم۔۔۔۔میرا خیال ہے کہ اب ہمیں لنچ کر لینا چاہیے۔۔۔۔"

منان صاحب کہتے ہوئے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے۔۔۔

ان کے انداز سے احد کو خطرے کی بو محسوس ہوئی۔۔۔

ڈائننگ ہال میں پہنچ کر معیز کرسی کے پاس ادب سے کھڑا ہو گیا اور منان صاحب اور مسز منان کے بیٹھنے کے بعد خود بھی کرسی سنبھالی۔۔۔

معیز کی یہ حرکت منان صاحب کی نگاہوں سے مخفی نہ رہ سکی۔۔۔

لنچ کے دوران بھی وہ پہلے ساری ڈشز ان کی طرف بڑھاتا رہا جبکہ کھاتے وقت منہ سے ایک لفظ بھی ادا نہ کیا۔۔۔۔

منان صاحب اپنی کرسی سے اٹھ کر واپس ڈرائنگ روم کی طرف چل دیئے اور ان کے پیچھے وہ تینوں بھی ڈرائنگ روم میں داخل ہوئے۔۔۔

سب لوگ بے چینی سے انکے فیصلے کا انتظار کر رہے تھے کہ فضا میں موجود خاموشی کو ان ہی کی آواز نے توڑا۔۔۔

"لڑکے میں لگی لپٹی رکھے بغیر صاف بات کرنے کا حامی ہوں۔۔۔"

وہ چند لمحے کو رکے اور انکی بات پر معیز کو اپنا دل بند ہوتا محسوس ہوا۔۔۔

"بظاہر تو مجھے آپ میں ایسی کوئی خوبی نہیں دکھی جس کی بنیاد پر میں اپنی بیٹی کا رشتہ آپ سے منسوب کر دوں۔۔۔"

معیز کے ساتھ ساتھ وہ سب بھی دم سادھے انکی بات سن رہے تھے۔۔۔

"لیکن کوئی ایسی برائی بھی نہیں ملی جس کو جواز بنا کر میں اس رشتے کو منع کروں۔۔۔"۔

"ہاں البتہ ایک چیز ہے جس نے مجھے آپ سے متاثر ہونے پر مجبور کر دیا ہے اور وہ ہے آپکے اخلاق۔۔۔۔"

"....I Must Say That Your Mother Has Brought You Up Very Well"

(تمہاری ماں نے بہت اچھی تربیت کی ہے تمہاری)۔

"اس لئے میں ان عظیم خاتون سے ملنا چاہوں گا۔۔۔

کل اسی وقت اپنے والدین کو لے آیئے گا۔۔۔مجھے یہ رشتہ منظور ہے۔۔۔۔۔

کہتے ہوئے وہ مسکرا کر معیز کے بغلگیر ہوئے جبکہ وہ سارے بھی خوشی سے جھوم اٹھے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اپنے روم میں بیٹھی چھت کو دیکھتے ہوئے مسکرا رہی تھی اس بات سے بے خبر کہ اس کے دونوں بھائی پچھلے دس منٹ سے اسے یہ حرکت کرتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔

"نہ عالی نہ۔۔۔۔نہ دیکھ میرے بھائی تجھ سے سہا نہیں جائے گا۔۔۔۔۔۔"

احد کے کہنے پر وہ بے ساختہ چونکی تھی، جو عالیان کی آنکھوں پر ڈرامائی انداز میں ہاتھ رکھے کھڑا تھا۔۔۔۔۔۔ بنش کو اپنی بے اختیاری پر جی بھر کے غصہ آیا تھا۔۔۔۔۔

"کیا۔۔۔؟"

اس نے اپنی خفت چھپاتے ہوئے دونوں آنکھوں کو اٹھا کر اپنے بھائیوں کو دیکھا۔۔۔۔

"لو بھلا ہم بھی تو یہی سوچ رہے کے کیا ہو گیا ہماری بگز بنی کو تھوڑی دیر پہلے تک تو چنگی بھلی تھی۔۔۔۔"

عالیان نے اپنی آنکھوں پر سے احد کا ہاتھ ہٹاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"عالی۔۔۔! کچھ مت بولو میں بڑی بہن ہوں تمہاری۔۔۔"

بنش نے چڑتے ہوئے کہا۔۔۔

"اوئے بس ایک سال چھوٹا ہوں میں زیادہ اترانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"

عالیان نے فرضی کالر جھٹکے۔۔۔

"بھائی۔۔۔ آپ اس گینڈے کو کچھ بول کیوں نہیں رہے ہیں۔۔۔"

بنش نے احد کو دیکھتے ہوئے کہا جو انکی روز کی لڑائی کو بھرپور انجوائے کر رہا تھا۔۔۔

"عالی۔۔۔ بس کر بھائی بچی کی جان لے گا کیا۔۔؟

ویسے تمہیں معیز کے علاوہ کوئی نہیں ملا اس دنیا میں۔۔۔؟"

پہلی بات عالیان سے کہہ کر وہ پھر سے اس کی جانب مڑا۔۔۔

"جی نہیں میں نے اس کے علاوہ کسی کو دیکھا ہی نہیں۔۔۔"

بنش نے ایک ادا سے کہا۔۔۔ جبکہ اس کی بات سن کر عالیان نے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ لئے۔۔۔

"توبہ توبہ۔۔۔ بھئی میں نے کانوں میں انگلیاں ڈال دیں ہیں۔۔۔۔"

"تم تور کو ذرا۔۔۔"

بنش اس کے پیچھے شیشے کا واس لے کر بھاگی لیکن وہ اس سے پہلے ہی اپنی شکل گھم کر چکا تھا۔۔۔۔

"بنی۔۔۔۔"

احد کے پکارنے پر اس نے مڑ کر اسے دیکھا۔۔۔۔

"جی۔۔۔؟"

اس نے جواب طلب نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔۔

"مطلب میں یہ سوچ رہا تھا کہ وہ شعر کیسے پڑھے گا۔۔۔۔

کبھی بیڈ پر، کبھی میٹ پر

کبھی اس کے گھر، کبھی اپنے گھر

غمِ عاشقی تیرا شکریہ

میں ادھر اُدھر نکل گیا۔۔۔۔۔

جب تک بنش کو اسکی بات سمجھ آئی وہ کمرے سے بھاگ چکا تھا اور وہ پیچھے تلملاتی رہ گئی۔۔۔۔

---

آج اتوار تھا تو وہ آفس نہیں گیا۔۔۔ دوپہر دو بجے وہ انگڑائیاں لیتے ہوئے سیڑھیاں اتر رہا تھا، شائستہ بیگم لاونج کے صوفے پر بیٹھی اخبار پڑھ رہی تھیں کہ معیز اچانک سے ان کے گھٹنے پر اپنا سر ٹکا گیا۔۔۔۔

"بیٹے خیریت ہے۔۔۔!! آج اتنی جلدی اٹھنے کا اتفاق کیسے ہوا۔۔۔؟"

سامنے صوفے پر بیٹھے شیخ صاحب نے اسے طنزیہ انداز میں کہا، اور وہ جھٹ سے شائستہ بیگم کی گود سے اٹھا تھا۔۔۔۔

"بس بابا اور نیند نہیں آرہی تھی تو اٹھ ہی گیا۔۔۔"

اس نے اپنے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے کہا۔۔۔

"بابا مجھے ایک بہت ضروری بات کرنی ہے آپ دونوں سے۔۔۔۔"

معیز نے تھوڑے وقفے کے بعد تذبذب سے شیخ صاحب کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

"ہاں بیٹا کہو ہم سن رہے ہیں۔۔۔"

شائستہ بیگم نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔۔۔

"وہ میں بنش سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔"

وہ ایک سانس میں پوری بات کہہ گیا۔۔۔

"بنش۔۔۔ احد کی بہن۔۔۔؟؟"

انہوں نے کچھ سوچتے ہوئے اس سے پوچھا۔۔۔

"جی وہ ہی۔۔۔ آج اس کے بابا نے آپ دونوں کو ڈیٹ ڈسکس کرنے کے لیے بلایا ہے۔۔۔۔"

"تم ان سے مل چکے ہو؟"

شائستہ بیگم نے اچھنبے سے پوچھا۔۔۔

"جی کل ہی ملا ہوں۔۔۔"

اس نے مختصراً ساری بات انکے گوش گزار دی۔۔۔

"تو بیٹے اتنی جلدی کیا تھی ہمیں بتانے کی آرام سے رخصت کروالاتے نا پہلے بچی کو۔۔۔"

شیخ صاحب تو سیخ پا ہی ہو گئے تھے۔۔۔۔

"اوہو۔۔۔۔بس بھی کریں میرے بچے کے پیچھے ہی پڑ گئے آپ تو۔۔۔۔"

شائستہ بیگم نے انہیں ہاتھ جھلاتے ہوئے روکا تھا۔۔۔۔

"اچھا ہمیں ہماری بہو کے بارے میں تو بتاؤ ذرا۔۔۔ کیا بہت پیاری ہے۔۔۔؟"

انہوں نے تجسّس کے عالم میں اس سے پوچھا۔۔۔۔

"پیاری؟ ارے ماما وہ تو بہت خوف صورت ہے۔۔۔۔"

معیز نے بنش کا چہرہ ذہن کے پردے پر سجاتے ہوئے کہا۔۔۔۔ جہاں شائستہ بیگم نے اسے گھورا وہیں شیخ صاحب کا قہقہہ اسکے 'خوف صورت' کہنے پر بے ساختہ تھا۔۔۔۔

"خوبصورت ہوتا ہے۔۔۔۔"

شیخ صاحب نے اپنی ہنسی کو کنٹرول کرتے ہوئے کہا جس پر وہ خجل ہو کر رہ گیا۔۔۔۔

---

"ماما میں نے کہا ہے نا آپ سے نہیں کرنی مجھے کوئی شادی چھوڑ دیں میرا پیچھا۔۔۔۔۔"

وفا نے فریحہ صاحبہ کو دیکھ کر چلانے کے انداز میں کہا۔۔

"بیٹے یہ زندگی بہت لمبی ہے تمہارا میرے علاوہ اور کوئی نہیں ہے میرے بعد کیا ہوگا تمہارا۔۔۔؟"

انہوں نے اس کو سمجھانے کی ایک حقیر سی کوشش کی۔۔۔

"کی تھی نا آپ نے بھی شادی کیا ہوا؟ چھوڑ گیا نا وہ شخص بھی آپ کو؟ اکیلے ہی جی رہیں ہے نا اب؟ میں بھی جی لوں گی اکیلے۔۔۔۔۔"

وفا نے بے دردی سے اپنے اُمڈ آنے والے آنسوؤں کو رگڑا اور اوپر کی جانب بھاگ گئی۔۔۔۔

فریحہ صاحبہ نے اپنے آنسوؤں کو روکنے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔۔۔

---

"یار بنی اب تو اس ربن کو اتار دو اب تو تمہاری ساسوں ماں خود رنگ پہنا گئیں ہیں تمہیں۔۔۔"

زینہ نے اس کی انگلی میں اسی ربن کو دیکھا جو معیز نے اسے باندھی تھی پھر اس انگھوٹی کی طرف اشارہ کرتے کہا جو کچھ دیر پہلے معیز کی والدہ پہنا کر گئی تھیں۔۔۔

اس وقت منان ہاؤس میں افلاطونوں کی فوج اکھٹی تھی معیز کے علاوہ وہ سب ہی وہاں موجود تھے معیز بھی تھوڑی دیر پہلے اپنے پیرنٹس کو گھر چھوڑنے کی غرض سے نکلا تھا۔۔۔۔۔

"بچوں تیاریاں شروع کر دیں آپ سب آج سے ٹھیک ایک مہینے بعد ہم نے احد، مومل اور بنش، معیز کی شادی کی ڈیٹ فکس کر دی ہے۔۔۔۔۔۔"

کوئی بمب ہی تھا جو زینب بیگم ان سب کے سروں پر پھوڑ کے گئیں تھیں۔۔۔۔

"ہیں۔۔۔!؟ بھائی یہ گیا کہہ گئیں آنٹی۔۔۔؟"

تقی نے گلاب جامن سے بھرے منہ سے کہا۔۔۔

"ہائے۔۔۔ میرے صبر کا پھل دے کر گئیں ہیں۔۔۔"

احد آنکھیں بند کرتے ہوئے کھل کر مسکرایا تھا۔۔۔۔

"یار ہم کہاں سے بیچ میں آگئے۔۔۔؟"

مومل جو ابھی صدمے سے نکلی تھی منہ بسور کر بولی۔۔۔۔

"ہم تو شروع سے ہی تھے محترمہ بیچ میں تو یہ ازلان اور معیز گھسے ہیں۔۔۔"

احد نے اسے باور کرانے والے انداز میں کہا۔۔۔

"او بھائی میں تو پچھلے ایک سال سے بس نکاح پر رکا ہوا ہوں پہلے میری رخصتی کرواؤ۔۔۔"

ازلان احتجاج کرتے ہوئے زمین پر ہی چوکڑی مار کے بیٹھ گیا۔۔۔

"ابے سالے تیری نہیں زینی کی رخصتی کرنی ہے۔۔۔"

تقی نے اس کی تصحیح کرتے ہوئے کہا۔۔۔

"اور ویسے بھی رخصتی تو تم چاروں کی ایک ساتھ ہی کروانی ہے ہم لڑکوں نے۔۔۔"

اب کی بار احد نے ان چاروں لڑکیوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"ابے ہاں تقی تیرا کیا سین ہے کب کرنی ہے تو نے وفا سے شادی۔۔۔۔؟"

معیز جو ابھی مین گیٹ سے داخل ہوا تھا احد کی بات اچکتے ہوئے بول پڑا جس پر تقی کے چہرے پر تو ہوائیاں اڑ رہی تھیں جبکہ وفا اپنے نام پر ایک دم ٹھٹکی تھی۔۔۔۔

"ایک منٹ۔۔۔یہ میری بات ہو رہی ہے یہاں۔۔۔؟"

وفا نے ایک آئبرو اچکاتے ہوئے آنکھوں میں چنگاریاں لئے تقی سے وضاحت چاہی۔۔۔۔

"بھائی بتادے شرما کیوں رہا ہے۔۔۔؟"

اب کی بار ازلان نے بھی اپنا حصہ ڈالنا ضروری سمجھا جبکہ وہ سارے منہ پر ہاتھ رکھے وفا کے رد عمل کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔۔

"وف۔۔۔وفا کبھی کہنے کی ہمت نہیں ہوئی۔۔۔ہاں مجھے تم سے بہت محبت ہے اب سے نہیں جب یونی میں پہلی بار تمہارا وہ مرچوں والا سینڈوچ کھایا تھا بس اسی نے میرے دل کی دھڑکنوں میں ایک تلاطم پیدا کر دیا۔۔۔بلیو می وفا۔۔۔! میں تم سے شاد۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

تقی کی بات بیچ میں ہی رہ گئی جب لاونج میں ایک زوردار تھپڑ کی آواز گونجی۔۔۔۔۔وفا کا ہاتھ بے اختیار اٹھا اور تقی کے چہرے پر پانچ انگلیوں کے نشانات چھوڑ گیا۔۔۔۔

"تم۔۔۔۔تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی میرے بارے میں ایسی گھٹیا بات سوچنے کی۔۔۔۔ارے تم سارے مرد ایک جیسے ہوتے ہو۔۔۔وہ رضوان چودھری ایک بیٹی پیدا ہونے پر میری ماں کو تنہا چھوڑ گیا۔۔۔اور اب تم نے بھی مجھے دوستی کے نام پر دھوکہ دیا ہے۔۔۔۔"

وفا ہضیانی کیفیت میں چلا رہی تھی، رو رہی تھی اور بیک وقت ہی تقی کا دل عجب بے دردی سے کاٹ رہی تھی وہ سب دم سادھے بس اسے سن رہے تھے۔۔۔

"آج سے میرے اور تمہارے درمیان 'میرے نزدیک 'جو 'دوستی 'کا رشتہ تھا میں اس رشتے سے تمہیں آزاد کرتی ہوں۔۔۔۔ہو سکے تو دوبارہ اپنی شکل نہ دکھانا مجھے۔۔۔۔۔"

وفا بول کر رکی نہیں جبکہ تقی بھی اپنی اتنی بے عزتی پر خفت کے ساتھ سرخ چہرہ لئے گھر سے باہر نکل گیا اور کسی نے ان دونوں کو روکنے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔۔۔۔

---

وقت کا کام گزرنا ہے اور وہ اپنی تمام تر رعنائیوں کے ساتھ گزر ہی رہا تھا آج ان کی لڑائی کو دو ہفتے گزر گئے تھے تقی تو دوبارہ زندگی کی طرف لوٹ گیا تھا لیکن اب اس کے چہرے پر وہ پہلے جیسی چمک نہیں رہی تھی۔۔۔۔یا شاید یہ ان سگریٹوں کا اثر تھا جو ان دنوں اس نے بے شمار پی تھیں۔۔۔۔

اس وقت وہ کسی چائے کے ہوٹل پر بیٹھا کئی سگریٹیں پھونکنے کے بعد اب ہاتھ میں چائے کی پیالی تھامے کسی غیر مرئی نکتے پر غور کر رہا تھا کہ پیچھے سے کسی نے اس کے کندھے پر زوردار مکا جڑ دیا اس سے پہلے اس کے ہاتھ میں موجود چائے کی پیالی گرتی ازلان نے جلدی سے اسے اچک کر خود پینی شروع کر دی۔۔۔۔

وہ پیچھے مڑا جہاں وہ تینوں تیوریاں چڑھائے اسے ہی گھور رہے تھے۔۔۔

وہ یک دم ہی کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔

"ابے تجھے ہوش ہے ہم نے کتنا ڈھونڈا ہے تجھے، اور تو یہاں بیٹھے چائے کی چسکیاں لے رہا ہے وہ بھی میرے بغیر۔۔۔۔۔"

ازلان نے اس کے سر پر ایک چپت لگاتے ہوئے خالی کپ ٹیبل پر رکھا۔۔۔

"ابے یہ چھوڑ اور یہ دیکھ اس بے غیرت نے سگریٹ بھی پی ہے ہمارے بغیر۔۔۔۔"

معیز نے مصنوعی آنسوں پونچھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"اوئے ہیرو ایک لڑکی کی جدائی سے مجنوں کیوں بن گیا ہے۔۔۔؟"

احد نے کرسی گھسیٹ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"ارے کوئی مجنوں نہیں بنا میں، جانتا ہوں وہ بھی محبت کرتی ہے مجھ سے بس اعتبار نہیں ہے اسے۔۔۔۔۔"

تقی نے ایک دلکش مسکراہٹ چہرے پر سجاتے ہوئے کہا۔۔۔

"تو اب کیا کرے گا تو؟"

ازلان نے دوسری ٹیبل سے ایک کرسی گھسیٹ کر تجسّس سے پوچھا۔۔۔

"کیا کرنا ہے انتظار کروں گا بس۔۔۔۔"

اس نے ایک سرد آہ بھرتے ہوئے کہا۔۔۔

"ابے ایسے تو پھر بال سفید ہو جانے ہیں۔۔۔۔"

معیز کو کرسی نہ ملی تو نیچے زمین پر ہی بیٹھ گیا۔۔۔

"تو کیا کروں میں؟"

اس نے ان تینوں کی طرف دیکھتے ہوئے مدد طلب کی۔۔۔

"ابے جب لڑکی نہیں مان رہی تو، تو بھی بھرم دکھا اسے۔۔۔۔"

"مطلب میں اسے ایٹیٹیوڈ دکھاؤں!؟"

تقی نے پر سوچ انداز میں کہا۔۔۔

"ہاں بھائی اپنا بھی کوئی Swag ہے یا نہیں۔۔۔۔ہاں بھائیوں کیا کہتے ہو۔۔۔"

احد نے کرسی سے اٹھ کر ان تینوں سے جواب مانگا جس پر سب ہی نے رضامندی ظاہر کی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اپنے روم میں نجانے کتنے گھنٹوں سے بیٹھی تھی۔۔۔اچانک اسے اپنے پیچھے سے فریحہ بیگم کی آواز سنائی دی۔۔۔۔

"جب محبت نہیں کرتی اس سے تو کیوں اتنے دنوں سے خود کو کمرے میں بند کر رکھا ہے۔۔۔۔؟"

انہوں نے اسے کریدنے کی کوشش کی۔۔۔۔

"میں ک۔۔۔کسی سے محبت نہیں کرتی م۔۔۔مجھے دنیا کے ہر م۔۔۔۔مرد سے نفرت ہے۔۔۔۔۔"

وہ اٹکتے ہوئے بے ربط لہجے میں کہہ رہی تھی۔۔۔۔

"پہلے یہ تو فیصلہ کر لو۔۔۔۔کسے تسلی دے رہی ہو مجھے یا اپنے آپ کو۔۔۔۔۔"

وہ اٹھ کر چلیں گئیں اور پیچھے وفا کو اپنے الفاظوں میں الجھا گئیں تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وفا کو اپنی کی گئی غلطی کا احساس تھا اور وہ اس پر کسی حد تک شرمندہ بھی تھی جبکہ اس نے تقی کا موازنہ اپنے باپ سے بھی کیا تھا اور وہ اب تقی کے لئیے شاید کوئی جذبہ بھی رکھتی تھی جس کا احساس اسے اتنے دن تقی سے بات نہ کر کے شدت سے ہوا تھا لیکن وہ مردوں

پر کبھی بھی اعتبار نہیں کر سکتی تھی یا شاید وہ اعتبار کرنے سے ڈرتی تھی۔۔۔وہ کئی دنوں سے اسی الجھن کا شکار تھی۔۔۔۔بنش اور مومل کے بے پناہ اسرار پر وہ شادی میں شرکت کیلیئے راضی تو ہو گئی تھی پر وہ تقی کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی جو بہر حال ناممکن تھا۔۔۔۔۔۔

---------------------------------------------------

آج ان دونوں کی مہندی کی رسم تھی اور وہ دونوں گلابی اور ہرے رنگ کے کمبنیشن کے غرارے میں ہلکے پھلکے میک اپ میں کانوں اور ہاتھوں میں گیندے کے پھولوں کے گہنے سجائے وہ دونوں ہی غضب ڈھا رہیں تھیں۔۔۔۔

"کیسی لگ رہی ہوں میں۔۔۔"

ان دونوں نے کمرے میں نگرانی کرتے عالیان کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

"میں نہیں بتاؤں گا۔۔۔۔!!!"

عالیان نے شوخی سے کہا۔۔۔۔

"ہنہہ نہ بتاؤ ہم بھی مرے نہیں جا رہے۔۔۔"

بنش نے تپ کر کہا اور جانے کو مڑی کہ عالیان کی آواز پر مڑ کر اسے دیکھا۔۔۔

"قسم سے تم دونوں کو دیکھ کر ایک شعر یاد آ گیا۔۔۔

بھئی عرض کیا ہے۔۔۔۔

جنکی صورت دیکھ کر چاند بھی چھپ جائے۔۔

ارے توبہ۔۔۔ایسی صورت کسی کو نا دیکھائیں"

وہ کہہ کر کمرے سے بھاگ گیا اور وہ دونوں منہ کھولے ایک دوسرے کو ہی دیکھتی رہ گئی۔۔۔۔

---------------------------------------

وہ نارنجی اور ہرے رنگ کی انگھرکہ اسٹائل کی فراک کے ساتھ ہرا چوڑی دار پاجامہ پہنے بنش اور مومل کے کمرے کی طرف جا رہی تھی اچانک اس کی کلائی ستون کے پیچھے کھڑے ازلان کے ہاتھ میں آگئی۔۔۔۔۔

"چہرے پہ مرے زُلف کو پھیلاؤ کسی دن

کیا روز گرجتے ہو برس جاؤ کسی دن"

ازلان نے ایک نظر اس کے سراپے پر ڈالتے ہوئے کہا جبکہ کلائی ابھی تک اس کے ہاتھ میں ہی تھی۔۔۔

"ازلان چھوڑو کوئی دیکھ لے گا ہمیں یہاں۔۔۔۔"

زینہ نے ادھر اُدھر نظریں گھماتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"ارے دیکھتا ہے تو دیکھلے میں اپنی بیوی سے بات

کر رہا ہوں کوئی غیر تھوڑی ہے۔۔۔۔۔"

ازلان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"پھر بھی ایسے اچھا نہیں لگتا شرم کر لو تھوڑی۔۔۔"

زینہ نے ڈپٹ کر کہا۔۔۔۔

"تو پھر کیسے اچھا لگتا ہے بیگم صاحبہ۔۔۔۔"

ازلان نے اسکی کلائی چھوڑ کر ٹھوڑی پر ہاتھ جماتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"ارے پرے ہٹو کتنی چیپ باتیں کرتے ہو تم۔۔۔۔۔"

زینہ اسے دھکیلتے ہوئے سائیڈ سے نکلنے لگی تھی کہ ازلان نے ایک بار پھر اس کی کلائی کو تھاما تھا۔۔۔۔

"ارے یہ تو پہنتی جاؤ لڑکی۔۔۔"

اس نے اسکا ہاتھ اوپر اٹھا کر اس میں پیلے رنگ کے گجرے پہنا دیئے۔۔۔۔۔۔

"شکریہ۔۔۔۔بہت خوبصورت ہیں یہ۔۔۔۔"

زینہ نے اپنے ہاتھوں کو دیکھ کر کہا۔۔

"تم سے زیادہ نہیں۔۔۔۔"

ازلان نے اسے چھیڑتے ہوئے کہا۔۔۔

"افففف۔۔۔تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔۔"

وہ کہہ کر بھاگنے کے انداز میں وہاں سے نکلی مبادا وہ پھر اسکا ہاتھ پکڑ لے جبکہ وہ اسکے اس طرح بھاگنے پر دل کھول کر مسکرایا تھا۔۔۔۔

\-----------------------------------------------

وہ پیلے اور ہرے رنگ کے سادہ سے شلوار قمیض میں دوپٹے کو سلیقے سے شانوں پر پھیلائے کھلے بالوں کے ساتھ کانوں میں موجود ائیر رنگ کو ٹھیک کرتی ہوئی گھر میں داخل ہو رہی تھی کہ سامنے سے موبائل پر کچھ دیکھتے ہوئے تقی سے بری طرح ٹکرائی۔۔۔۔

"اوہ سوری۔۔۔۔۔"

وفا نے سنبھلتے ہوئے کہا۔۔۔

"ہمم اٹس او کے۔۔۔۔"

تقی جو ایک لمحے کے لیے اسے دیکھ کر کھو سا گیا تھا اس کے سوری کہنے پر زبردستی لہجے کو سرد بناتے ہوئے کہا اور سائیڈ سے نکلتے ہوئے باہر کی جانب چل دیا اور پیچھے اسکے اس رویہ پر وفا کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"بھائی دیکھ آج تو نہالے آج مہندی ہے تیری!!!"

اس وقت تقی معیز کے کمرے میں کھڑا اسے نہانے کے لئے منانے کی کوششیں کر رہا تھا جو وہ کوئی نہ کوئی بہانہ بنا کر ٹال دیتا تھا۔۔۔۔۔

"برو میں جسٹ ابھی نہایا ہوں مجھے ضرورت نہیں ہے نہانے کی۔۔۔۔"

اس نے ہاتھ جھلاتے ہوئے ایک اور بہانہ بنایا۔۔۔

"ہاں جانتا ہوں تیرا ابھی بھی پچھلا جمعہ تھا اٹھ فوراً۔۔۔ کیا بنی کو آج ہی بے ہوش کرے گا۔۔۔۔"

تقی نے اسے گھسیٹنے کے انداز میں باتھروم میں دھکا دے کر باہر سے لاک لگا دیا مبادا وہ واپس باہر نہ آجائے۔۔۔۔

"بس پانچ منٹ ہیں تیرے پاس ازلان کی اتنی بار کالز آچکی ہیں اور ایک یہ ہے گندا میلا نہا کر نہیں دے رہا۔۔۔۔"

تقی غصے میں بڑبڑاتا ہوا بیڈ پر گرنے کے انداز میں بیٹھا تھا۔۔۔

---

"بنی، مومی جلدی کرو نیچے۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ ابھی کہتی ہوئی کمرے میں داخل ہوئی کہ ان دونوں کو موبائل پر سیلفیز لیتے دیکھ کر خود بھی بیچ میں گھس گئی۔۔۔۔۔

"ہائے اللہ جی! مجھے بھی تو لو۔۔۔۔۔۔۔"

زینہ اپنا دوپٹہ کندھے پر ڈال کر انکے فریم میں داخل ہوئی۔۔۔۔۔۔

"تم لوگوں کا دماغ تو نہیں خراب؟ نیچے انکل آنٹی کب سے تم دونوں کا پوچھ رہے ہیں اور دیکھو ذرا انہیں۔۔۔۔۔"

جہاں وفا ان تینوں کو ڈانٹ رہی تھی وہیں وہ تینوں اسے دیکھ کر شاک کی کیفیت میں تھے۔۔۔۔

"وفا تم کب آئی۔۔۔۔؟"

جب صدمے سے باہر آئی تو وہ تینوں اس سے لپک کر گلے لگی تھیں۔۔۔۔۔

"کیا مطلب ہے اس بات کا۔۔۔!؟ مجھے آنا ہی تھا۔۔۔۔۔اب تم دونمونیا روز روز تھوڑی نا شادی کرو گی۔۔"

وہ چہرے پر زبردستی مسکراہٹ لاتے ہوئے بولی۔۔۔

"اچھا اب چلو نیچے لڑکے والے آ گئے ہیں۔۔۔۔۔"

اس سے پہلے وہ کچھ کہتیں وفا نے موضوع بدل دیا اور ان دونوں کو نیچے لے جانے کے لئے آگے بڑھ کر بنش کے دوپٹے کا ایک پلو اٹھا کر ماتھے سے تھوڑا نیچے لا کر چہرے کو ڈھانپ دیا۔۔۔۔۔

"بھائی یہ غلط ہے وہ اب اتنی پیاری لگا کرے گی تو مجھ سے نہیں کیا جائے گا اگنور اسے۔۔۔۔"

تقی نے اسٹیج پر اپنے برابر بیٹھے ازلان سے مظلوموں والی شکل بناتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"بھائی تو اسکو بالکل اسی طرح اگنور کر جس طرح نہ کھانے کے خیال کو کرتا ہے ضرور افاقہ ہو گا۔۔۔۔اسمائل۔۔۔"

ازلان نے دانت نکوستے ہوئے کہا جبکہ تقی کچھ کہنے ہی والا تھا کہ اس کے اچانک کیمرہ سامنے کرنے پر پکچر خراب ہونے کے ڈر سے ایک دم سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

---

معیز اور احد ایک جیسے کرتے پر مختلف رنگوں کی واسکٹ پہنے کسی ریاست کے بے تاج بادشاہ ہی لگ رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔

جب لان کے گیٹ پر قدم رکھتی ہوئی بنش اور مومل نظر آئی تو معیز نے احد کے کان میں سرگوشی کی۔۔۔۔۔۔

"اوئے دیکھ آگئی تیری بہن۔۔۔۔۔!!!"

"ہاں دیکھ تیری بھابھی بھی آرہی ہے ساتھ۔۔۔۔"

احد نے بھی جیل سے سیٹ کئے گئے بالوں پر ہلکا سا ہاتھ پھیرتے ہوئے معیز کے کان میں سرگوشی کی۔۔۔۔

"ہاں زینہ بھابھی بھی آرہی ہے۔۔۔۔۔"

معیز نے اسے چڑانے کے انداز میں کہا لیکن جب تک وہ دونوں قدم قدم چلتی اسٹیج تک آگئیں اور احد اپنا جواب بعد پر چھوڑ کر آگے کی جانب بڑھا۔۔۔۔

احد نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا ہی تھا کہ مومل سے پہلے زینہ اور وفا نے اپنی ہتھیلی آگے پھیلا دی۔۔۔۔۔

"کیا۔۔۔!؟"

احد نے ایک آئی بر واچکا کر ان دونوں کو اچھنبے سے دیکھا۔۔۔۔

"یہ ہماری اسپیشل رسم ہے کہ ہم دلہن کا ہاتھ تب تک دلہے کو نہیں سونپے گے جب تک دلہا اپنی جیب ہلکی نہ کر دے۔۔۔۔۔۔۔تو منی پلیز۔۔۔!!!"

وفا نے آنکھیں پٹپٹا کر احد سے کہا۔۔۔۔۔

"کتنے پیسے چاہیے۔۔۔!؟"

احد جلد بازی میں اپنا ہاتھ ابھی جیب تک لے کر ہی گیا تھا کہ وہ تینوں تڑپ کر آگے بڑھے۔۔۔۔۔

"ارے بھائی یہ کیا کر رہا ہے تیری حق حلال کی کمائی کیا فالتو کی ہے جو ان غریبوں پر لٹا رہا ہے۔۔۔۔"

ازلان نے احد کا بڑھتا ہوا ہاتھ جلدی سے پکڑ کر کہا۔۔۔۔

"چلو زینی ہٹو سامنے سے جمعرات کو آنا۔۔ابھی ہمارے بھائی کو بھابھی سے ملنے دو۔۔۔۔۔"

تقی نے وفا کو یکسر نظر انداز کرتے ہوئے زینہ سے کہا۔۔۔

"ارے ایسے کیسے ہٹ جائیں ہم تو اپنی لڑکی کا ہاتھ نہیں دے رہے تمہارے دوست کو۔۔۔۔۔"

جواب زینہ کے بجائے وفا کی طرف سے آیا تھا۔۔۔

"یار بنی ان لوگوں کو چھوڑو تم تو اوپر آؤ۔۔۔"

معیز نے بیزاریت سے کہتے ہوئے اپنے سامنے کھڑی بِشّ کو ایک سیڑھی اوپر کھینچا تو سب کی توجہ ان دونوں کی طرف ہوئی جبکہ ان کی لاتعلقی کا فائدہ اٹھا کر احد نے بھی مومل کو ایک پل میں اوپر کھینچا تھا۔۔۔

"یہ۔۔۔ یہ چیٹنگ ہے ہمیں ہمارا نیگ دو۔۔۔!!!"

وفا نے ایک بار پھر تپتے ہوئے کہا۔۔۔

"ازلان۔۔۔!!! تم ان دونوں کو کچھ کہہ کیوں نہیں رہے۔۔۔؟"

زینہ نے غصے سے ازلان کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔۔۔

"میں کیوں کہوں بھئی میرے یار ہیں دونوں۔۔۔!"

اس نے گردن اکڑا کے کہا۔۔۔

"اور میں بیوی ہوں تمہاری۔۔۔!!!"

زینہ نے ایک جملے میں اسے بہت کچھ باور کرایا تھا۔۔

"بھائی دیدے عزت کا معاملہ ہے جانی۔۔۔۔"

ازلان نے ان دونوں کو ملتجی لہجے میں کہا۔۔

"میں تو آج والٹ ہی نہیں لایا ہادی ابھی ادھار دیدے بعد میں دیدوں گا واپس۔۔۔"

معیز نے اس کے ہاتھ میں پکڑا والٹ جھپٹ کر وفا کے ہاتھ میں تھما دیا اور احد اس کی فل اسپیڈ میں کی گئی کاروائی کو منہ کھولے دیکھتا رہ گیا۔۔۔

"آجا جگر تیرا منہ کالا کروں۔۔۔!!!"

تقی نے میز پر سے ایک ہلدی کا باؤل اٹھا کر ازلان کو دیا جبکہ دوسرا اپنے ہاتھ میں اٹھا کر ان دونوں کی طرف بڑھے۔۔۔۔

"نہیں مجھے نہ لگانا مجھے اس کی اسمیل سے الرجی ہے۔۔۔!!!!"

معیز چینختا ہوا پیچھے کو ہوا۔۔۔

"ارے۔۔۔۔۔ایسے کیسے چھوڑ دیں تجھے!!!!!"

تقی نے کہتے ساتھ ہی اس کے منہ کو کالا تو نہیں البتہ پیلا ضرور کر دیا تھا اور منہ کے ساتھ ہی اسکا سفید کرتا بھی پوری طرح سے پیلا ہو چکا تھا جبکہ اس کے برابر والے صوفے پر بیٹھا احد تو خوب مزے لے لے کر ازلان سے ہلدی لگوا رہا تھا بلکہ یہ کہنا درست ہو گا کہ وہ ہلدی سے نہا رہا تھا جبکہ ایک دو انگلیاں تو اس نے مومل کے گال پر بھی لگا دی تھیں جسے اس نے میک اپ خراب ہونے کے ڈر سے فوراً ہی ٹشو سے صاف کر لیا تھا۔۔۔۔۔۔

اسٹیج سے نیچے سب مہمان بھی ان افلاطونوں کی شرارتوں پر محظوظ ہو رہے تھے۔۔۔ جبکہ ان کے والدین نے بے ساختہ ان کی بلائیں اتاری تھیں۔۔۔

---

وہ ساتوں، مہمانوں کے جانے کے بعد رات کے ایک بجے منان ہاؤس کے ٹیرس پر ڈیرہ جمائے چوکڑی مار کر نیچے فرش پر ہی بیٹھے رت جگے کی پلیننگ کر رہے تھے جبکہ معیز تو چھینک چھینک کر بے حال ہوتا ہوا اپنے گھر کو گیا تھا۔۔۔۔

"یار احد کچھ اچھا سا سنا دے آج تو یہ رات تیری ہے۔۔۔!!"

ازلان نے شوخی سے کہتے ہوئے سائیڈ پر رکھا اسکا گٹار اسے تھمایا تھا۔۔۔۔

"میں صرف اس شرط پر گاؤں گا کہ جس لفظ پر میں رکا وہیں سے مومی نے دوسرا گانا سنانا ہے۔۔۔۔

کہئیے محترمہ شرط منظور ہے۔۔۔؟"

احد نے نظروں کا رخ مومل کی جانب کرتے ہوئے جواب طلب نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔

"اوہ۔۔۔!!! چیلنج!!!؟"

بنش نے ایک آئبرو اٹھا کر احد کو دیکھا۔۔۔

"جو تم سمجھو"

احد نے بھی جواباً کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔۔۔

"مجھے منظور ہے۔۔۔"

مومل نے بھی اسی کے انداز میں کہا تو احد نے مسکراتے ہوئے اپنا گٹار سنبھالا۔۔۔۔

جس روز سے دیکھا ہے اس کو،

ہم شمع جلانا بھول گئے۔۔۔

دل تھام کے ایسے بیٹھے ہیں،

کہیں آنا جانا بھول گئے۔۔۔۔۔

اب آٹھ پہر ان آنکھوں میں،

وہ چنچل مکھڑا رہتا ہے۔۔۔۔

میرے سامنے والی کھڑکی میں،

ایک چاند کا ٹکڑا رہتا ہے۔۔۔۔۔۔

افسوس ہے کہ وہ ہم سے،

کچھ اکھڑا اکھڑا رہت۔۔۔۔۔۔

ابھی سب اسکی آواز کے سحر سے نہیں نکلے تھے کہ سامنے بیٹھی مومل نے اپنا گانا شروع کیا۔۔۔۔۔

تو آتا ہے سینے میں، جب جب سانسیں لیتی ہوں،

تیرے دل کی گلیوں سے، میں ہر روز گزرتی ہوں

ہوا کے جیسے چلتا ہے تو، میں ریت جیسے اڑتی ہوں

کون تجھے یوں پیار کرے گا، جیسے میں کرتی ہوں

اس نے اپنا گانا ختم کرنے کے بعد ایک جتاتی نظر سے احد کو دیکھا اور وہ بھی سراہے بغیر نہ رہ سکا تھا۔۔۔۔ ابھی وہ دوبارہ گانے کے لئے گٹار اٹھا ہی رہا تھا کہ ٹیرس کی ریلنگ کے نیچے سے انہیں کسی کے گانے کی آواز سنائی دی۔۔۔

بھیگی بھیگی سڑکوں پہ میں،

تیرا انتظار کروں۔۔۔۔۔

دھیرے دھیرے دل کی زمیں کو میں

تیرے ہی نام کروں۔۔۔۔

وہ سارے اسی شش و پنج میں تھے کہ یہ کون گنگنا رہا ہے اسی اسناد میں معیز ریلنگ پھلانگ کر ٹیرس پر کودا اور اسے دیکھ کر سب شاک کی کیفیت میں مبتلا ہو گئے۔۔۔۔۔

کوئی کچھ کہتا اس سے پہلے ہی اس نے ہاتھ اٹھا کر سب کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور اپنے گانے کو جاری رکھا۔۔۔۔۔

خود کو میں یوں کھو دوں۔۔۔۔

کہ پھر نہ کبھی پاؤں۔۔۔۔

ہولے ہولے زندگی کو۔۔۔۔۔۔

اب تیرے حوالے کروں۔۔۔۔۔

ثناء مرے۔۔۔۔ ثناء مرے۔۔۔۔۔

"ابے کونسی ثناء کو ٹھکانے لگانے کی بات کر رہا ہے تو۔۔۔۔۔"

معیز جو لرکس بھول جانے کے ڈر سے جلدی جلدی گانے کو ختم کر رہا تھا احد کے ٹوکنے پر ایک لمحے کو رکا۔۔۔۔۔

"بھائی قسم لے لے میں اس والی ثناء کو واقعی نہیں جانتا وہ تو گانے میں سنگر خود ہی ثناء کو کھینچ کے لایا تھا۔۔۔۔۔۔"

معیز نے ڈرتے ڈرتے اسے وضاحت دی تھی۔۔۔۔۔

"سالے وہ صنم رے، صنم رے بول رہا تھا۔۔۔!!!"

ازلان نے چبا چبا کر کہتے ہوئے اس کی عقل پر ماتم کیا تھا۔۔۔۔

"بھائی کیوں پھنسا رہا ہے مجھے، میں کسی صنم کو نہیں جانتا بنش میرا یقین کرو۔۔۔۔"

اس کی چھینکوں کی وجہ لال ناک اور اس کے معصومیت سے اسے اپنی بے گناہی کا یقین دلاتے دیکھ کر بنش کو بے اختیار اس پر ہنسی آئی تھی۔۔۔

"مجھے پتا ہے معیز اور تم یہ بتاؤ یہ کس طرح اینٹری دی ہے تم نے ہاں!؟"

بنش نے اچھنبے سے اس کی طرف دیکھ کر پوچھا۔۔۔۔

"یار نیچے سب انکل، آنٹیز بیٹھے تھے اب میں دلہا ہو کر ایسے اوپر آتے اچھا تو نہیں لگتا نا۔۔؟ بس اسی لئے پائپ کو پکڑ کر یہاں تک پہنچا ہوں۔۔۔"

معیز نے فرضی کالر جھٹکتے ہوئے کہا جس پر وہ سب ایک بار پھر ہنسنے لگے تھے جبکہ بنش نے اپنا سر تھام لیا تھا۔۔۔۔۔

"چلو بنش اب تمہاری باری۔۔۔۔"

مومل نے اسکی کندھے کو تھپکتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

"میں کہاں سے آگئی بیچ میں تم لوگوں کا کمپٹیشن چل رہا تھا۔۔۔۔"

بنش نے ہچکچاتے ہوئے وضاحت کی۔۔۔

"ایک،دو، تین۔۔۔۔"

بنش کے کہنے پر سامنے بیٹھے لڑکوں نے کاؤنٹ ڈاؤن شروع کر دیا تو چارو ناچار اسے گانا ہی پڑا۔۔۔۔

"میں نے چاہی عشق کی گلی، بس تیری آہٹیں ملیں

میں نے چاہا، چاہوں نہ تمہیں پر میری ایک نہ چلی

عشق میں نگاہوں کو ملتی ہیں منزلیں

پھر بھی کیوں کر رہا دل تیری خواہشیں

دل میری نہ سنے، دل کی میں نا۔۔۔۔۔۔"

بنش کا گانا بھی بیچ میں رہ گیا اور ازلان وہیں سے اپنا چائے کا کپ نیچے رکھ کر سامنے رکھا ڈھول بجاتے ہوئے شروع ہوا۔۔۔۔

"ایک گرم چائے کی پیالی ہو

کوئی اسکو پلانے والی ہو۔۔۔

چاہے گوری ہو یا کالی ہو۔۔۔۔۔۔"

اسکے آگے وہ گا نہیں سکا کیونکہ زینہ نے سامنے رکھا چائے کا کپ اٹھا کر اسکے منہ پر اچھالا تھا۔۔۔۔۔۔

"تم نے مجھے کالی کہا!!؟؟"

وہ صدمے سے اسے دیکھ رہی تھی...

"ن۔۔ نہیں یار میں تو گانا گا رہا تھا۔۔۔۔۔"

ازلان نے مصالحت سے اپنی شرٹ پر گری چائے کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

"ضرورت نہیں ہے کچھ کہنے کی۔۔۔۔۔!"

وہ شعلہ جوالہ بنی اس پر برس رہی تھی۔۔۔۔

"اچھا گانا تو گاؤ نا میں نے کبھی تمہیں گاتے نہیں سنا۔۔۔۔۔"

ازلان نے اسکے ہاتھ میں پکڑا چائے کا کپ سائیڈ پر رکھ کر کہا۔۔۔۔

"مجھے نہیں آتا کوئی گانا میں غزل سناؤں گی۔۔۔"

زینہ نے حتمی انداز میں کہا۔۔۔

"اوئے ہوئے ہوئے ہوئے!!!!!! چلو بھئی سب خاموش ہو جاؤ ہماری بیگم صاحبہ غزل سنانے لگیں ہیں۔۔۔۔"

اس کے کہنے پر سب نے زبردست ہوٹنگ کی تھی اور ارشاد ارشاد کے نعروں نے پوری فضاء کو پر رونق بنا دیں تھا جب زینہ نے گلہ کھنگار کے پہلا شعر پڑھا۔۔۔۔

نگاہوں کے تصادم سے عجب تکرار کرتا ہے

یقین کامل نہیں لیکن، گماں ہے پیار کرتا ہے

لرز جاتی ہوں میں یہ سوچ کر، کہیں کافر نہ ہو جاؤں

دل اس کی پوجا پر بڑا اصرار کرتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسے معلوم ہے شاید، میرا دل ہے نشانے پر۔۔۔

لبوں سے کچھ نہیں کہتا، نظر سے وار کرتا ہے

میں اس سے پوچھتی ہوں خواب میں، مجھ سے محبت ہے

پھر آنکھیں کھول دیتی ہوں، وہ جب اظہار کرتا ہے"

زینہ نے آخری شعر پڑھ کر اپنی آنکھیں کھول دیں جبکہ وہ سارے واہ واہ کے بھرپور نعرے لگا رہے تھے۔۔۔

"ہائے اب تم پر مرتے ہیں تو کیا مار ہی ڈالو گی ظالم لڑکی!!!!"

ازلان نے باآواز بلند اسے چھیڑنے کے انداز میں کہا تھا جس پر وہ بے ساختہ جھینپی تھی۔۔۔

"اوئے ہادی اپنا گٹار تو دینا ذرا۔۔۔"

وہ سب ازلان اور زینہ کی طرف متوجہ تھے جب ہی تقی نے احد سے گٹار لینے کے لیے ہاتھ بڑھایا۔۔۔

"تو بجائے گا۔۔۔!؟"

احد نے ایک آئبرو اٹھا کر تعجب سے پوچھا کیونکہ وہ سب ہی جانتے تھے کہ تقی کو نہ گانا آتا ہے نہ بجانا۔۔۔

"ہاں تو اور کیا دے ناجانی۔۔۔"

اس نے ایک بھرپور نظر وفا کے لاتعلق وجود پر ڈالی اور گٹار تھام کر دھن بجانی شروع کی۔۔۔۔۔

وہ اتنا کمال بجا رہا تھا کہ وفا کے ساتھ ساتھ وہ سب بھی حیرت سے اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

جب اس نے گانا شروع کیا تو اس کی آواز میں ایک درد واضح نمایاں تھا جو کم از کم وفا سے مخفی نہیں تھا۔۔۔

"اک دور تھا مجھ سے بھی زیادہ

ان کو فکر تھی میری۔۔۔۔

کہتے تھے مجھ سے، رخصت نہ ہوں گے

مل کر دوبارا کبھی

اب تو غیروں سے میرا حال پوچھا جاتا ہے

یہی درد دل میرے دل کو رلاتا ہے۔۔۔۔"

وفا پہلو بدلتے ہوئے کن انکھیوں سے اسے دیکھ رہی تھی جو کمال ضبط سے اسے اپنی آواز کے سحر میں جکڑے ہوئے تھا۔۔۔۔۔

"وفا نے بے وفائی، بے وفائی، بے وفائی کی ہے

"وفا نے بے وفائی، بے وفائی، بے وفائی کی ہے

"وفا نے بے وفائی، بے وفائی، بے وفائی کی ہے

"وفا نے بے وفائی۔۔۔۔۔۔"

وہ آگے بھی کچھ گا رہا تھا لیکن وفا اسکے جذبات کی مزید تاب نہ لا سکی ایک لمحے میں دونوں کے ضبط کا بندھن ٹوٹا تھا اور دونوں کی آنکھ سے ایک موتی ٹوٹ کر گال پر پھسل گیا تھا۔۔۔۔۔ جبکہ سب دم سادھے اس کی سحر انگیز آواز کو سن رہے تھے بس یہی لمحہ تھا وفا ایک جھٹکے سے اٹھی اور اس کے اٹھنے پر سب نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔۔۔

"اوکے اب مجھے چلنا چاہیے میرا ڈرائیور باہر آگیا ہے۔۔۔۔"

وفا نے مہارت سے اپنے آنسوں چھپاتے ہوئے کہا۔۔۔

"یار وفا۔۔۔۔آج تو یہیں رک جاتی !!!"

بنش نے اسے روکنا چاہا لیکن وہ بہانہ بنا کر تیزی سے ٹیرس کا دروازہ عبور کر گئی اور پیچھے تقی بھی سر جھٹک کر مسکرا دیا تھا۔۔۔۔۔

اور اسی طرح اس شبِ موسیقی کا اختتام ہوا جو کچھ لوگوں کے لیے یادگار اور چند ایک کے لئے دردناک بن گئی تھی۔۔۔۔۔۔

------------------------------------------------------------

آج بظاہر تو کوئی فنکشن نہیں تھا لیکن وہ سارے آج بھی منان ہاؤس میں براجمان تھے ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی وہ سب اپنے گھروں کو لوٹے تھے احدان سب کو سی آف کرنے کے بعد سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اپنے روم میں جا رہا تھا پھر کسی احساس کے تحت بنش کے کمرے کی جانب مڑ گیا۔۔۔۔۔

"یار بنی۔۔۔۔ نہیں کرونا شادی میں کیا کرونگا تمہارے بغیر۔۔۔۔۔"

احد نے ابھی ڈور ناب پر ہاتھ ہی رکھا تھا کہ اندر سے آتی عالیان کی آواز پر وہیں رک گیا۔۔۔

"اوئے۔۔۔۔ادھر دیکھو، تم۔۔۔ تم رو رہے ہو!؟ یہ کیسے ہو سکتا ہے آج تک جو موٹا عالی مجھے تنگ کرتا رہتا تھا آج وہ میری وجہ سے رو رہا ہے۔۔۔۔ہادی بھائی دیکھا آپ نے!؟"

بنش نے ماحول کی آسودگی ختم کرنے کے لیے احد کو گفتگو کا حصہ بنایا جو کب سے باہر کھڑا ضبط کے مراحل طے کر رہا تھا۔۔۔۔

بنش کے پکارنے پر وہ ایک لمحہ کو ٹھٹھکا پر اپنے آنکھوں کے کنارے رگڑتا ہوا اندر داخل ہوا۔۔۔

"بنی یار۔۔۔۔۔۔!! تیکو ہر بار کیسے پتا چل جاتا ہے کہ میں باہر ہوں۔۔۔۔!؟"

اس نے اندر داخل ہوتے ہوئے پوچھا۔۔۔

"بس میکو چل جاتا ہے پتہ آپ بچپن سے یہ کام کرتے آرہے ہیں اب تو کچھ چینج کر لیں۔۔۔"

بنش نے کمرا کڑاتے ہوئے کہا جس پر وہ دونوں بے ساختہ ہنس دیئے تھے۔۔۔۔

"یار تو کیوں جارہی ہے میں نہیں کروں گا اب تنگ۔۔۔۔"

عالیان نے ایک بار پھر روتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"یار ابھی کہاں جارہی ہوں ابھی تو گریجویشن میں ایک مہینہ باقی ہے پھر ہم چاروں نے ایک ساتھ ہی رخصت ہونا ہے۔۔۔۔"

اس نے خود پر قابو پا کر کہا۔۔۔

"میں اکیلے کیسے رہوں گا اس کمرے میں۔۔۔!؟"

عالیان نے پھر احتجاج کیا۔۔۔۔

"لو بھئی اچھا ہے نا میں چلی جاؤں گی یہ پورا کمرہ تمہارا ہو جائیگا، تمہاری چیزوں پر اب کوئی اپنا حق نہیں جتائے گا اور۔۔۔اور ہادی بھائی کو اب کوئی چاکلیٹس لانے کے لیے تنگ نہیں کرے گا۔۔۔اور۔۔۔۔"

اس کے آگے وہ نہیں کہہ سکی احد نے آگے بڑھ کر اسے اور عالیان کو کسی چھوٹے بچے کی طرح گلے سے لگایا تھا اور جانے کتنے ہی پل ان تینوں نے اپنے آنسوں بہاتے گزارے تھے۔۔۔۔۔

---

آج ان دونوں کا نکاح تھا آج احد کو بھی معیز کے گھر سے ہی تیار ہو کر حال میں پہنچنا تھا وہ سارے باتھرُوم کے باہر لائن لگائے کھڑے تھے جبکہ نیچے سے احد تولیے سے اپنے بال رگڑتا کمرے میں داخل ہوا۔۔۔۔

"اب تم دونوں یہاں کیوں کھڑے ہو تیار نہیں ہونا کیا۔۔۔!؟"

احد نے ان دونوں کو باتھروم کے باہر ایسے کھڑے دیکھا تو تشویش سے پوچھا۔۔۔۔۔

"ابے یہ منحوس تقی پچھلے آدھے گھنٹے سے نہار رہا ہے پتا نہیں سارے بوڈی پارٹس کو نکال کر رگڑ رہا ہے سالا۔۔۔۔۔۔میں نے کہا بھی تھا میرا نکاح ہے مجھے جانے دے لیکن نہیں گھس گیا اندر۔۔۔۔۔میرا کیا تھا میں نے بس دو مگے پانی ڈال کر بال گیلے کرنے تھے آجاتا دو منٹ میں اب دیکھ اسے کب سے گھسا ہے اندر ذلیل آدمی۔۔۔۔۔"

احد نے تو جیسے غبارے میں پن کر دی تھی جو کب سے برداشت کر رہا تھا اس کے چھوٹے سے سوال پر پھٹ ہی گیا تھا۔۔۔۔۔

"بھائی نیچے دوسرا باتھروم کس لئے بنوایا تھا تم نے جب ادھر ہی خوار ہونا تھا تو۔۔۔!؟"

احد نے بھی اسی کے انداز میں کہا۔۔۔

"اوئے!!!تو نے پہلے کیوں نہیں بتایا ہٹ راستے سے۔۔۔!!!"

وہ احد کو دھکا دے کر تیزی سے کمرے سے باہر نکلا تھا اور اس کے جاتے ہی تقی نے باتھروم کے دروازے سے اپنا سر باہر نکال کر کہا۔۔۔

"گیا کیا وہ۔۔۔!؟"

"ہاں اب نکل باہر جب سے خواری کروا رہا میری۔۔۔"

اس کے پوچھنے پر ازلان نے اسے باہر نکالتے ہوئے کہا۔۔۔

-------------------------------------------------------

آج ان دونوں نے ایک ہی رنگ کا عروسی لباس زیب تن کر رکھا تھا اگر کوئی دور سے انہیں دیکھتا تو بنش اور مومل میں فرق نہیں کر پاتا۔۔۔۔

دونوں ہی اپنی اپنی جگہ بے حد حسین لگ رہیں تھیں جبکہ وفا اور زینہ بھی مخالف پر بجلیاں گرانے کے ارادے رکھی ہوئی تھیں۔۔۔۔

وہ دونوں اس وقت مومل کے روم میں تھیں جبکہ نکاح کا انتظام نیچے لان میں کیا گیا تھا دونوں بادشاہ آج اپنی اپنی ملکہ کو اپنا بنانے کے لیے پوری شان و شوکت کے ساتھ اپنی تمام تر وجاہت لیے ان حسیناؤں کے دربار میں داخل ہو چکے تھے۔۔۔ان ہی کے آگے آگے تقی اور از لان بھی ڈھول کی تھاپ پر بھنگڑے ڈالتے ہوئے اندر داخل ہوئے تھے۔۔۔۔۔

-------------------------------------------

وہ گبھراہٹ کے مارے کمرے کے نجانے کتنے ہی چکر کاٹ چکی تھی جب اس کی والدہ کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔۔

"مومل بیٹے ادھر آؤ میرے پاس۔۔۔۔"

ان کے پکارنے پر وہ قدم قدم چلتی ان کے پاس ہی نیچے بیٹھ گئی۔۔۔

"کیسی لگ رہی ہوں میں۔۔۔۔!؟"

"میری بیٹی تو ہمیشہ ہی پیاری لگتی ہے۔۔۔"

"ماما آج بابا یہاں ہوتے تو کتنے خوش ہوتے نا۔۔۔۔؟"

وہ انکے گھٹنے پر اپنا سر ٹکا گئی تھی۔۔۔۔۔

"بیٹے وہ ابھی بھی بہت خوش ہوں گے۔۔۔"

"کاش وہ اتنی جلدی نہ جاتے کاش، وہ ابھی بھی ہمارے ساتھ ہوتے۔۔۔۔۔۔"

کتنے ہی آنسوں اس کی آنکھ سے پھسل کر انکی گود میں جذب ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔

"اچھا بس!!! اب صاف کرو یہ آنسوں، ابھی قاضی صاحب آتے ہوں گے تھوڑی دیر تک یہ آگے کرو۔۔۔۔"

وہ اسکے دوپٹے کا گھونگھٹ اٹھا کر آگے کرتی کمرے سے چلی گئیں۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد گواہان کی موجودگی میں قاضی صاحب ان دونوں سے انکے جواب لے کر دولہوں سے انکی مرضی جاننے کے لیے کمرے سے نکل گئے اور پیچھے ان دونوں نے بھی ایک دوسرے کے گلے لگ کر مبارکباد دی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"یار یہ مولوی صاحب کب آئے گے کب سے اندر گئے ہوئے ہیں۔۔۔۔۔"

احد نے بے چینی سے اندر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"میرے بھائی صبر کر ذرا دو دو لڑکیوں سے پوچھنا ہے ٹائم تو لگے گا نا۔۔۔۔"

ازلان نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

"بھائی۔۔۔۔اگر لڑکی نے انکار کر دیا تو!؟"

معیز نے اپنا خدشہ ظاہر کیا۔۔۔۔۔

"ابے نہیں کیا منع وہ دیکھ سامنے آ گئے وہ لوگ۔۔۔۔"

تقی نے اس کی توجہ سامنے مبذول کرائی جہاں قاضی صاحب کے ساتھ عالیان اور منان صاحب چلتے آ رہے تھے۔۔۔۔۔

"ہائے اب جان میں جان آئی۔۔۔۔"

احد نے سکون کا سانس لیا۔۔۔۔۔

قاضی صاحب پہلے معیز کے برابر بیٹھ کر کہنا شروع ہوئے۔۔۔۔۔

"معیز شیخ ولد عارف شیخ آپ کو بنش منان ولد عبدالمنان قریشی سے باعوض دو لاکھ سکہ رائج الوقت حق مہر کے نکاح قبول ہے۔۔۔۔؟"

قاضی صاحب کہہ کراس کے جواب کے لیے رکے۔۔۔

"Yeah! Sure Why Not?"

معیز نے نہایت اطمینان سے جواب دیا۔۔۔۔

"ابے ڈھکّن یہ کیا بول رہا ہے قبول ہے بول۔۔۔۔"

برابر بیٹھے احد نے اسے کہنی مار کر کہا۔۔۔

"اوہ سوری! سوری! ہاں جی قبول ہے۔۔۔۔۔"

قاضی صاحب نے ایک بار پھر سے وہی سوال دہرایا۔۔۔

"قبول ہے۔۔۔۔۔"

جواباً اُس نے بھی نہایت شائستگی سے کہا۔۔۔

جب انہوں نے تیسری مرتبہ وہی سوال پوچھا تو معیز کی تو بس ہی ہو گئی۔۔۔۔

"بھئی انکل یہ آپ سب سے تین بار کیوں پوچھتے ہیں جب دو بار ہاں بولا تو تیسری بار انکار تھوڑی نہ کریں گے۔۔۔۔"

اس نے چڑتے ہوئے کہا جس پر وہ اسے گھورتے ہی رہ گئے۔۔۔

"ابے کیوں لمبی کر رہا ہے۔۔۔ قبول ہے بول تاکہ میرا نمبر آئے۔۔۔۔۔"

احد نے ملتجی لہجے میں اس سے کہا۔۔۔

"او کے قبول ہے مجھے۔۔۔۔"

معیز کے کہتے ہی ہر طرف مبارک سلامت کا شور اٹھا اور پھر احد کا نکاح بھی باخیر و عافیت پڑھوا دیا گیا۔۔۔۔

---------------------------------------------

وہ چاروں مومل کے کمرے میں بیٹھی تھیں جب باہر سے لڑکوں کی آواز آئی۔۔۔۔

"چلو لڑکیوں دروازہ کھول دو ہمیں اپنی بیویوں سے ملنا ہے۔۔۔۔۔!!!!"

احد اور معیز نے باآواز بلند اعلان کیا۔۔۔۔

"اوئے ابھی دروازہ نہ کھولنا ایک منٹ رکو۔۔۔۔"

زینہ کو دروازے کی جانب بڑھتے دیکھ کر وفا نے کہا جس پر سب نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔۔۔۔

"یہ گھونگھٹ نکالو اپنے اپنے۔۔۔۔"

وفا نے حکم صادر کیا جس پر عمل کرتے ہوئے ان دونوں نے اپنے گھونگھٹ آگے کئے۔۔۔۔۔

"اوکے ڈن۔۔۔۔!! چلو زینی اب کھولو دروازہ۔۔۔۔۔"

وفا کے کہنے پر اس نے دروازہ کھولا اور وہ چاروں ایٹم بمب کی طرح زمین پر گرے تھے۔۔۔۔۔

"اففف لڑکی بتاتی تو اچانک ہی دروازہ کھول دیا۔۔۔۔"

ازلان نے اپنا ماتھا سہلاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"اب یہ کیا فلم ہے۔۔۔۔!؟"

معیز نے دونوں دلہنوں کو ایک جیسے لباس میں گھونگھٹ ڈالے دیکھا تو بوکھلا ہی گیا۔۔۔۔

"ابے ان میں سے میری والی کونسی ہے۔۔۔!؟"

احد نے آنکھیں سکیڑ کر انہیں دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

"یہ ہی تو پتا کرنا ہے دلہے میاں۔۔۔۔"

وفا نے شوخی سے کہا۔۔۔۔

"ہیں!؟کیا!!!؟"

معیز نے اچھنبے سے پوچھا۔۔۔۔

"اب ان میں سے جو تمہاری ہے اسکو ڈھونڈ لو۔۔۔"

زینہ نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

"لو!!!اس میں ڈھونڈنا کیسا مجھے پتا ہے یہ ہی ہے میری مومی۔۔۔"

احد نے دونوں میں سے ایک کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔۔۔

"اہم۔۔۔بھائی یہ میں ہوں۔۔۔!!!"

گھونگھٹ کے اندر سے بنش کی آواز سن کر اس نے کرنٹ کھا کر اسکا ہاتھ چھوڑا اور دوسری والی کس ہاتھ پکڑنے سے پہلے گھونگھٹ اٹھا کر مومل ہونے کی تصدیق کی۔۔۔۔۔۔

"ہاں میرا مطلب یہی ہے میری مومی۔۔۔۔"

اب کے احد نے اسکا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"بنش تم ذرا چینج کر کے نیچے تو آنا ہمیں کہیں جانا ہے۔۔۔۔"

معیز نے ایک ہاتھ سے ماتھے پر آئے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"لو بھلا کہاں جانا ہے اب ہمیں !؟"

بنش خود ہی اپنا گھونگھٹ اٹھا کر بول اٹھی۔۔۔

"اٹس آ سیکریٹ ڈیئر۔۔۔!!!! میں نیچے ویٹ کر رہا ہوں پہنچو جلدی۔۔۔۔۔"

وہ کہہ کر کمرے سے باہر نکل گیا اور بنش بھی چینج کر کے اسی کے ساتھ نکلی تھی۔۔۔۔۔

"اب آپ سب کمرے سے باہر جانے کا کیا لیں گے !؟"

احد نے طنزیہ انداز میں کہا۔۔۔

"جو آپ خوشی سے دیدیں۔۔۔!!!"

جواباً ازلان نے دانت دکھاتے ہوئے کہا۔۔۔

"اچھا نا جا رہے ہیں بس تو فری ہو جایا کر فوراً"

احد کو غصے میں آگے بڑھتا دیکھ کر وہ سارے جلدی سے باہر نکلے تھے۔۔۔۔۔۔

\-------------------------------------------------------

وہ شام کے وقت غروبِ آفتاب سے ذرا پہلے سمندر کی لہروں کے شور کے درمیان، دو بڑے بڑے پتھروں پر بیٹھے موسم کا لطف اٹھا رہے تھے جہاں ہلکی پھلکی سی پھوار بھی موسم کو مزید دلکش بنا رہی تھی۔۔۔ وہیں سرخ گھٹنوں سے ذرا نیچے کو آتی فراک میں اپنے کھلے سیاہ بالوں کو بار بار کان کے پیچھے کرتے وہ اسے منظر کا حصہ ہی معلوم ہو رہی تھی۔۔۔۔

"تمہیں پتا ہے بنش میں یہاں کافی بار آچکا ہوں لیکن آج سے پہلے یہاں آکر خود کو کبھی اتنا پر سکون محسوس نہیں کیا جتنا آج تمہارے ساتھ کر رہا ہوں۔۔۔۔۔

وہ اسکا ہاتھ تھامے بڑی عقیدت سے اپنے دل کا حال اس کے گوش گزار رہا تھا۔۔۔۔

"اچھا!؟پہلے کس کے ساتھ آئے تھے۔۔۔لائبہ کے ساتھ یاعلینہ کے!؟"

اس نے نچلالب دانتوں میں دبائے شرارت سے کہا۔۔۔۔

"نہیں یار وہ کہاں ملی۔۔۔۔میں تو سحر کے ساتھ آیا تھا یہاں پر۔۔۔۔۔"

معیز نے اطمینان سے انگڑائی لیتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"واٹ۔۔۔!!!؟اب یہ سحر کون ہے۔۔۔"

بنش نے غصے سے اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

"اففف یار مزاق کر رہا تھا ادھر آؤ تم۔۔۔"

معیز نے کہتے ہی برابر بیٹھی بنش کو اپنے ساتھ لگایا تھا۔۔۔۔۔۔

---------------------------------------------

ان سب کو باہر نکالنے کے بعد وہ دروازہ لاک کر کے اس کی طرف پلٹا تھا۔۔۔۔۔

"السلام وعلیکم!!!کیا حال ہیں محترمہ!؟"

احد نے اسکا مہندی اور چوڑیوں سے بھرا ہاتھ اٹھا کر لبوں سے لگایا تھا۔۔۔۔۔

ابھی وہ کچھ کہنے ہی والا تھا کہ اسکا فون بج اٹھا۔۔۔اس نے وہ نمبر دیکھا تو اسے پہچان نہ سکا البتہ اس کے موبائل میں یہ نمبر 'محبوبہ' کے نام سے سیو تھا۔۔۔۔یہ دیکھ کر تو موئل کا دماغ بھک سے اڑ گیا اور اس نے احد کا موبائل اس کے ہاتھ سے لے کر کال ریسیو کی۔۔۔۔۔

--------------------------------------------------------------

"معیز تمہیں یاد ہے میں نے کہا تھا کہ تم ہمارے نکاح کے دن مجھے ایک غزل سناؤ گے۔۔۔؟"

بنش نے اسکے کندھے پر سر رکھ کر کہا۔۔

"ہاں بالکل یاد ہے مجھے۔۔۔۔"

معیز نے اقرار کیا۔۔۔

"ہاں تو سناؤ نا جلدی سے پھر۔۔۔۔۔"

اسکے کہنے پر اس نے سامنے دیکھا جہاں ایک ٹھیلے کے پیچھے تقی اور ازلان اپنے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا وائٹ بورڈ اور مار کر لیے کھڑے تھے۔۔۔۔اس کے اشارے پر انہوں نے ایک شعر بورڈ پر لکھ کر اسکے سامنے کی جسے دیکھ کر اس نے پڑھنا شروع کیا۔۔۔۔۔

"میں خیال ہوں لاریب کا

مجھے سوچتی حنا ہے۔۔

سر آئینہ میری ماہم ہے

پس آئینہ فاطمہ ہے۔۔۔۔

میں نایاب کے دست طلب میں ہوں تو

صنم کے حرف دعا میں ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں نصیب ہوں بنش کا

مجھے مانگتی مناہل ہے

وہ بار بار اسے بورڈ پر لکھ لکھ کر دکھا رہے تھے جبکہ اسکے پڑھنے پر سامنے بیٹھی بنش کا چہرہ دھواں دھواں ہو گیا تھا۔۔۔۔

"بتاؤ پھر کیسی لگی غزل؟؟؟"

معیز نے فرضی کالر کھڑے کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔

"یہ۔۔۔۔۔یہ غزل تھی یا تم نے میرا مزاق اڑایا ہے ہاں!؟"

بنش نے صدمے سے کہا۔۔۔۔

"واٹ !؟ یہ کیا کہہ رہی ہو تم یہ غزل نہیں تھی کیا !؟"

اب کے جھٹکہ لگنے کی باری معیز کی تھی۔۔۔۔

اس نے پیچھے دیکھا جہاں سے اب وہ دونوں ایسے غائب ہوئے تھے جیسے گدھے کے سر پر سے سینگ۔۔۔

اس نے جی بھر کے دونوں کو گالیو سے نوازا پھر بھاگتا ہوا بنش کے پیچھے گیا جو لمبے لمبے ڈگ بھرتی آگے کی طرف جا رہی تھی۔۔۔۔

"بنش۔۔۔۔۔!!!رکو یار۔۔۔"

وہ اسکے پیچھے پیچھے دوڑ رہا تھا جو کسی کی سننے کے موڈ میں نہیں تھی۔۔۔۔

"یار آئی ایم رئیلی سوری معاف کر دو پلیز۔۔۔"

وہ آخر کار اس کے تعقب میں کامیاب ہو ہی گیا تھا۔۔۔اس کے پاس پہنچ کر ایک ہاتھ سے کان پکڑے اور دوسرے سے اسکا ہاتھ تھام کر وہ نیچے ریت پر ہی دو زانو بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔

تھوڑی دیر اسکی آنکھوں میں دیکھنے کے بعد وہ کچھ کہنا شروع ہوا۔۔۔۔۔

*"یہ شام کے سائے،*

*پھر رات کا منظر،*

سمندر کی لہریں،

میں اور تم.....

یہ ریت سنہری،

اور شہر کراچی،

سمندر کی لہریں،

میں اور تم......

یہ برسات کا موسم،

وہ مٹی کی خوشبو،

سمندر کی لہریں،

میں اور تم.....

یہ پیروں کے چھاپے،

ایک دوجے کا ہاتھ تھامے،

سمندر کی لہریں،

میں اور تم......"

کہنے کے بعد اس نے اپنا کان چھوڑ کر کرتے کی جیب سے ایک مخملی کیس نکال کر اسکے سامنے کیا جبکہ دوسرے ہاتھ سے ابھی بھی بنش کا دایاں ہاتھ تھام رکھا تھا۔۔۔۔

"مجھے پتہ ہے کہ یہ بہت ہی بیکار سی شاعری تھی لیکن یقین کروا گر تم سکھاؤ گی تو روز کوئی نہ کوئی غزل سنایا کروں گا قسم سے۔۔۔۔"

وہ کہتے ہوئے کیس کھول کر اس میں سے ایک نازک سی بریسلیٹ نکال کر اسکی کلائی میں پہنا گیا تھا جبکہ بنش جو کب سے اپنا رخ دوسری طرف موڑے کھڑی تھی اس کے لہجے میں اپنے لئے اتنی محبت دیکھ کر اس کی ناراضگی جھاگ کی طرح بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔

"آئندہ کبھی میرے سامنے کسی دوسری لڑکی کا نام لیا نا تو اپنے پیروں پر کھڑے ہونے کے قابل نہیں رہو گے۔۔۔۔!!"

بنش نے اپنا ہاتھ کھینچ کر اسے بھی نیچے سے اٹھایا تھا۔۔۔۔۔

"یار اب تو میرے باپ دادا کی توبہ جو میں نے اپنی بیوی کا نام بھی لیا تو۔۔۔۔!!"

اس نے بنش کو چڑانے کے لیے کہا پھر جب اس نے غصے سے معیز کو دیکھا تو اس نے ہنستے ہوئے بنش کو اپنے ساتھ لگایا تھا جوابا وہ بھی سر جھٹک کر مسکرادی۔۔۔۔۔

____________________________________________

وہ ابھی لاونج میں بیٹھی تھی جب وہ ازلان کے ساتھ باتیں کرتا ہوا اندر داخل ہوا وہ اسے دیکھ کر ایک لمحہ رکی پھر دونوں کے پاس پہنچ کر سلام کیا۔۔۔۔

"السلام وعلیکم۔۔۔۔۔کہاں تھے تم دونوں!؟"

وفانے جانچتی نظروں سے سوال کیا۔۔۔۔۔

"واعلیکم السلام۔۔۔۔!!"

تقی جواب دے کر بظاہر موبائل پر مصروف ہو گیا جبکہ کان تو وفا اور ازلان کی طرف ہی تھے۔۔۔۔۔

"یار بس ایک کام یاد آ گیا تھا وہ ہی کرنے گئے تھے۔۔۔۔ایک منٹ میں ذرا آتا ہوں۔۔۔۔۔"

ازلان جواب دے کر موبائل پر کچھ ڈائل کرتا باہر نکل گیا۔۔۔۔۔

"کیسے ہو تقی۔۔۔۔۔؟"

اس نے جب سے لاتعلق کھڑے تقی سے دھیمی آواز میں پوچھا۔۔۔۔

"ہمم فائن تم کیسی ہو وفا؟"

وفا کو لگا کہ وہ مجبوری میں وہاں کھڑا ہے اس۔سے پہلے وہ جاتا وفا خود ہی اس سے معذرت کرتی زینہ کے ساتھ کچن میں چلی گئی۔۔۔۔۔۔۔۔

-----------------------------------------

"

احد!! یہ کون ہے جسکو تم نے 'محبوبہ' کے نام سے سیو کر رکھا ہے!!"

وہ اسکے موبائل پر محبوبہ کالنگ لکھا دیکھ کر تپ ہی گئی تھی۔۔۔۔

"مومی یار مجھے نہیں پتہ لو خود ہی بات کر لو۔۔۔"

احد نے کہتے ہوئے فون کا اسپیکر آن کیا۔۔۔

سامنے والے کی توقع کے عین مطابق فون مومل نے ہی اٹھایا تھا۔۔۔۔

"ہیلو کون بات کر رہا ہے۔۔۔۔؟"

مومل نے طیش کے عالم میں بولا۔۔۔

"جی ہیلو۔۔۔۔!!! مجھے میرے محبووووب سے بات کرنی تھی۔۔۔۔"

سامنے والے نے اپنی آواز کو قدرے زنانہ بنا کر محبوب کو کافی لمبا کھینچتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"کس محبوب کی بات کر رہی ہیں محترمہ !؟"

مومل نے تشویش سے پوچھا۔۔۔

"ارےےےے وہی محبوب جو کل تک مجھ سے شادی کا دعوے دار تھا اور آج تمہارے پہلو میں کھڑا ہے۔۔۔۔"

اس کی بات سن کر جہاں مومل کے چہرے پر ہوائیاں اڑ گئی وہیں احد نے غصّے سے اس کے ہاتھ سے موبائل لے کر کہا۔۔۔

"ازلان۔۔۔!؟"

اس کے پکارنے کی دیر تھی کہ فون سے ازلان نے بے ساختہ کہا۔۔۔۔

"ہاں جانی بول؟"

پھر زبان دانتوں میں دبا کر جلدی سے فون کاٹ دیا۔۔۔۔

"لو دیکھ لی میری محبوبہ۔۔۔!؟"

احد نے اس کے دونوں بازوؤں کو تھام کر اپنے سامنے کھڑا کیا۔۔۔۔

"ہمم۔۔۔!!!"

مومل نے نظریں جھکا کر انگلیاں مڑوڑتے ہوئے کہا۔۔۔

"ادھر میری آنکھوں میں دیکھو۔۔۔۔!!"

اس نے مومل کا چہرہ ٹھوڑی سے پکڑ کر اوپر کیا اور براہِ راست اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا۔۔۔

"جانتی ہو مومل!؟ جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے تب سے ہمیشہ تمہیں ہی اپنے لئے سوچا ہے۔۔۔ میری زندگی میں جو جگہ تمہاری ہے کبھی کوئی بھی نہیں لے سکتا میرے دل کی کتاب بس ایک ہی بار کھلی تھی اور اس میں جھلی حروف میں تمہارا نام لکھ دیا گیا ہے اب دنیا کی کوئی بھی طاقت اس کتاب کو دوبارہ نہیں کھول سکتی اور میں خود تو کبھی نہیں کھولوں گا۔۔۔۔۔ یونو!! میں کورس بکس بھی سال میں ایک بار ہی کھولتا تھا اور یہ تو ویسے بھی عشق کی کتاب ہے دل سے قریب اور عقل سے بالا تر۔۔۔۔۔۔"

وہ اپنے الفاظ کے ساتھ جیسے اس کے کانوں میں رس گھول رہا تھا اور وہ اس کے کندھے پر سر ٹکائے اس آواز کو سن رہی تھی جو اس کے لیے دنیا کی سب سے سحر انگیز آواز تھی۔۔۔۔۔

---

آج انکے نکاح کو ایک مہینہ ہو چلا تھا اور اس وقت وہ چھ افلاطون وڈیو کال پر مصروف دکھائی دیتے تھے اور ہمیشہ کی طرح جن کا مسئلہ حل کرنا تھا وہ دونوں ہی اس اہم میٹنگ (کال) کا حصہ نہیں تھے۔۔۔۔۔

"یار یہ سب کچھ ایسے کب تک چلے گا!؟"

مومل نے پریشانی کے عالم میں کہا۔۔۔۔۔

"یار مومل ابھی بنائی ہے چائے اب تمہیں اس میں بھی مسئلے ہو رہے ہیں۔۔۔۔"

ازلان نے اپنے ہاتھ میں پکڑے چائے کے کپ کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"ابے سالے وہ اس معاملے میں بات نہیں کر رہی۔۔۔اسکے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ آخر کب ختم ہو گی ان لڑکیوں کی یونی اور جلدی سے ہمارا گھر بس جائے۔۔۔۔۔ہے نا مومی یہی کہہ رہی تھی نا تم!؟"

معیز نے اپنے طور پر جیسے بہت پتے کی بات کی۔۔۔۔

"جی نہیں میں وفا اور تقی کے مسئلے پر بات کر رہی تھی۔۔۔۔"

مومل نے ان دونوں کو باری باری دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

"یار انکا کیا مسئلہ ہے لڑکا لڑکی راضی ہیں ہاتھ پکڑ کر کروادو نکاح دونوں کا۔۔۔۔۔۔"

اب کے احد بھی گفتگو کا حصہ بنا۔۔۔۔۔

"یہی تو مسئلہ ہے وفا اپنی گلٹ کی وجہ سے کچھ کہہ نہیں پا رہی اور تقی تو اس دن کی بے عزتی کے بعد وفا سے بات ہی نہیں کرتا۔۔۔۔"

بنش نے جیسے مسئلہ ان سب کے گوش گزارا۔۔۔۔

"تو اب ہمیں کیا کرنا چاہیے۔۔۔۔!؟"

معیز بھی جلدی سے سیدھا ہو کر بیٹھا۔۔۔

"ان دونوں کو کہیں ایسی جگہ چھوڑنا ہو گا جہاں وہ اکیلے میں تسلی سے اپنی بات کر سکیں۔۔۔۔"

مومل نے مسئلے کا حل پیش کیا۔۔۔۔

"ہمم یہ تو ٹھیک ہے لیکن اب ایسی جگہ کہاں سے لائیں گے ہم۔۔۔۔!؟"

احد نے اپنا سوال ان کے سامنے رکھا۔۔۔

"پکنک۔۔۔۔!!!!"

زینہ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

"واہ۔۔۔واہ لڑکی واہ کیا آئیڈیا دیا ہے واہ۔۔۔یہ ہوئی نا میری بیوی والی بات۔۔۔۔۔"

ازلان بالکل اسی طرح زینہ کی تعریف کی جس طرح انکی پہلی ملاقات میں کی تھی۔۔۔۔

"بھائی حوصلہ رکھ بھابھی کی پوری بات تو سن لے پہلے۔۔۔۔"

معیز نے ازلان کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

"ہاں تو میں کہہ رہی تھی کہ ہمیں کہیں پکنک پر جانا چاہیے۔۔۔۔۔"

زینہ نے اپنی بات کہہ کر ان سب کے تاثرات جاننا چاہے۔۔۔۔۔

"ہمم انٹرسٹنگ۔۔۔۔!!!"

معیز نے اپنی ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ ٹکا کر کہا۔۔۔۔

"ہم۔۔۔ہم ایسا کرتے ہیں سنڈے کو ہم سب شہر کے قریب کہیں کیمپنگ کرتے ہیں کیا کہتے ہو۔۔۔۔۔؟"

ازلان نے اپنا آئیڈیا پیش کیا۔۔۔۔۔

"واہ۔۔۔!!! یہ مست آئیڈیا ہے بھئی۔۔۔۔۔"

احد نے اپنی رضامندی ظاہر کی۔۔۔۔

"اوکے تو ڈن ہو گیا سنڈے کو ہم کیمپنگ کرنے جائیں گے اور وہیں بون فائر بھی ہو گا۔۔۔!!!"

ازلان نے حتمی لہجے میں کہا۔۔۔

"لیکن وفا کو کون منائے گا۔۔۔؟"

زینہ نے تشویش سے پوچھا۔۔۔

"ارے اسکو منانا میرے سر ہے تم لوگ تیاریاں کرو۔۔۔"

مومل کے کہنے پر سب نے پلین کو حتمی شکل دے کر کال ختم کر دی۔۔۔۔

---

وہ ابھی سو کر اٹھی تھی اور ناشتے کی غرض سے سیڑھیاں اتر کر لاونج تک آئی تو سامنے مومل کو صوفے پر بیٹھا پایا۔۔۔ایک پل کو وہ ٹھٹھکی پھر آگے بڑھ کر اسے گلے لگا لیا۔۔۔

"کیا بات ہے آج ہماری یاد کیسے آگئی آپ کو۔۔۔۔؟"

وفا نے شوخی سے کہا لیکن مومل کو اسکا چہرہ کچھ ستا ہوا سا لگا۔۔۔۔۔

"شکر کرو کہ آگئی تم تو یونی کے علاوہ بات ہی نہیں کرتی۔۔۔۔"

مومل نے اسے طعنہ دیتے ہوئے کہا۔۔

"یار کیا کروں تمہیں تو پتا ہے نا اتنے اسائنمنٹ ہوتے ہیں یونی کے بس اسی میں بزی رہتی ہوں۔۔۔"

اس نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"اچھا چھوڑو اسے، میں تمہیں یہ بتانے آئی تھی کہ کمنگ سنڈے ہم سب کیمپنگ کر رہے ہیں تو تم آ جانا ٹھیک ہے؟؟"

مومل نے جیسے اسے اطلاع دی۔۔۔

"یار میں نہیں آسکتی سوری۔۔۔"

وفا نے صاف انکار کر دیا۔۔۔۔

"کیوں بھئی اب کیا مسئلہ ہے تمہیں۔۔!؟"

"بس۔۔۔وہاں پر وہ بھی ہو گا اور میں اسکا سامنا نہیں کرنا چاہتی۔۔۔!!"

وفا نے حتمی لہجے میں کہا۔۔۔۔

"تم سامنا کرنا نہیں چاہتی یا اب اس سے نظریں نہیں ملا سکتی!؟"

مومل نے لگی لپٹی رکھے بغیر کہا۔۔۔۔

اس کی بات پر وفا کے آنکھوں سے بے اختیار آنسوں جاری ہو گئے تھے۔۔۔۔

"مومی وہ اب مجھ سے محبت نہیں کرتا۔۔۔۔وہ اگنور کرتا ہے مجھے۔۔۔۔جہاں میں ہوتی ہوں وہاں آنے سے بھی اجتناب کرتا ہے۔۔۔۔"

وہ روتے ہوئے مومل کو سب کچھ بتا رہی تھی۔۔۔

"وفا!! محبت کبھی ختم نہیں ہوتی وہ تو وقت کے ساتھ ساتھ اور مضبوط ہو جاتی ہے کیا پتہ اس بار تقی تمہارے قدم بڑھانے کا انتظار کر رہا ہو۔۔۔۔اسے مزید انتظار مت کرواؤ ہو سکے تو جلد از جلد اسے اپنی فیلنگس کے بارے میں بتا دو اس سے پہلے بہت دیر ہو جائے۔۔۔۔۔"

مومل اپنی بات کر کے رکی نہیں کیونکہ وہ جانتی تھی اب وفا ضرور آئے گی۔۔۔۔

---

توقع کے عین مطابق وفا کے ساتھ ساتھ تقی بھی ان سب کے ساتھ کیمپنگ کے لیے پہنچا تھا۔۔۔۔وہ ایک لکڑی کا پتلا سا تختہ تھا اور اس کے نیچے ایک تیز رفتار جھیل بہہ رہی تھی جس جگہ انہیں کیمپنگ کرنی تھی اس کے لیے انہیں وہ واحد لکڑی کا تختہ ہی پار کر کے جانا تھا۔۔۔۔اب وہ سارے اس ترتیب سے اس تختے کو پار کر رہے تھے کہ سب سے آگے احد اور سب سے پیچھے تقی تھا جبکہ درمیان میں ازلان اور معیز کے ساتھ وہ سب لڑکیاں تھی۔۔۔۔

وہ سب بڑی احتیاط سے اس تختے پر قدم قدم چل رہے تھے کہ اچانک ہی تختے پر پڑے کنکر پر وفا کا پیر پڑا۔۔۔۔۔اس سے پہلے کہ وہ گرتی تقی نے پیچھے سے اسکا بازو تھام کر کھینچا تھا۔۔۔۔۔۔۔

"سنبھل کر چلیں مس! ہر بار آپ کو گرنے سے بچانے کے لیے میں نہیں ہوں گا۔۔۔۔"

وہ کہہ کر وفا کے پیچھے ہی تختے سے دوسری طرف اترا تھا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا آگے کی جانب چل دیا۔۔۔۔ جبکہ پیچھے وفا نے اپنے امڈتے آنسوؤں کو بے دردی سے رگڑا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ سب لوگ ادھر اُدھر آگ جلانے کے لئے لکڑیاں اکھٹی کرنے گئے تھے جبکہ وفا اور تقی کیمپ کے اندر رکھے سامان میں سے کھانے کا انتظام کرنے کے لیے وہیں رکے تھے یا انہیں جان بوجھ کر وہاں چھوڑا گیا تھا۔۔۔۔۔۔

"ت۔۔ تقی مجھے تم سے کچھ کہنا ہے۔۔۔۔!"

وفا جو کب سے اس سے بات کرنے کے لیے ہمت جمع کر رہی تھی آخر کار بول ہی اٹھی۔۔۔۔

"ہمم کہو۔۔۔!"

اس نے ایک سرسری سی نظر وفا پر ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔

"تم مجھے اگنور کیوں کر رہے ہو!؟"

وفا نے معصومیت سے پوچھا۔۔۔۔

"ہائے۔۔۔۔!!!!ایسا کرنا ہی تو میری مجبوری ہے۔۔۔"

وہ ایسا بس سوچ ہی سکا۔۔۔۔

"نہیں تو!! تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہو گی۔۔۔۔"

وہ کہہ کر آگے بڑھ رہا تھا جہاں اب وہ سب لکڑیاں زمین پر رکھ کر آگ جلانے ہی والے تھے لیکن پیچھے سے وفا کی آواز سن کر اس قدم زنجیر ہو گئے تھے۔۔۔۔

"سوچا تھا مل کر بنائیں گے ایک چھوٹا سا گھر

ہو گا ایک باورچی خانہ جہاں ہو بس لال لال چقندر

کھائیں ہم روزانہ پیزا اور زنگر

کیا خوب مزے ہوں جب ہاتھ میں ہو انڈے والا بر گر

بنانا تم میرے لیے ایک چائے کی پیالی

چسکیاں بھرتے گزارے ہم شام سہانی

کیوں تلو میں پکا کر صحت مند کروں تمہیں

جب لگے ہر چیز میزان میں اچھی

جس دن اماں پکائیں کریلے اور ٹینڈے

وہ دن ہو گا ہمارا آؤٹنگ ڈے

بیٹھے ہونگے ہم سمندر کنارے

مزے سے کھائیں گے مکئی کے دانے

میٹھی تو ہوتی ہے لبِ شیریں

لیکن آئی پریفر قریشی جامِ شیریں

میرے ساتھ مل کر چھیلنا تم مٹر

او مسٹر تقی!! وِل یو بی مائی لائف پارٹنر۔۔؟"

اس کی اس انوکھی سی نظم سن کر وہ پلٹا تھا لیکن ایک بار پھر حیرت سے نیچے بیٹھی وفا کو دیکھا جو ہاتھ میں انگھوٹھی لی ہوئی تھی۔۔۔

"دیکھو منع مت کرنا میں نے بہت دل سے اپنے لئے یہ رنگ خریدی ہے۔۔۔۔۔"

وہ بھیگی آنکھوں کے ساتھ اس کو شادی کے لیے پرپوز کر رہی تھی جبکہ وہ سب پیچھے کھڑے انکی لو سٹوری کی ہیپی اینڈنگ انجوائے کر رہے تھے جب ہی معیز کی آواز نے فضا میں پھیلی اس خوشگوار خاموشی کو توڑا۔۔۔۔

"جانی ہاں کر دے ورنہ اس پٹاخہ نے تیرے منہ پر ہی مار دینی ہے یہ رنگ۔۔۔۔"

اس کے کہنے پر تقی نے ہاتھ بڑھا کر اسے نیچے سے اٹھایا تھا اور اسکے گھٹنوں پر لگی مٹی کو صاف کر کے اس کے عین مقابل کھڑا ہوا۔۔۔۔

"مسٹر تقی تو پہلے سے ہی مس وفا کے تھے بس آپ نے سمجھنے میں ذرا تاخیر کر دی۔۔۔۔"

تقی نے اس کے آنسوؤں کو پوچھتے ہوئے اس کے ہاتھ سے رنگ لے کر اس کی انگلی میں پہنائی تھی اور پیچھے ان سب کی طرف سے بھرپور ہوٹنگ کی گئی تھی۔۔۔۔۔

---

کل ان سب کی بارات کا فنکشن رکھا گیا تھا جبکہ آج ان چاروں لڑکیوں کی 'کانووکیشن سیریمنی' تھی۔۔۔۔اور آج ان سب کا ہمیشہ کے لیے یونی سے تعلق ٹوٹ جانا تھا لیکن اسی یونیورسٹی کی وجہ سے ان کے درمیان جو دوستی محبت اور عقیدت کا رشتہ قائم ہوا تھا وہ شاید انکی سانسوں کی ڈوری سے بندھ گیا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ چاروں لڑکیاں الگ الگ پوز میں تصویریں بنوا رہی تھیں جب ہی اچانک وہ چاروں نجانے کہاں سے نمودار ہوئے اور ان کے سروں سے ٹوپیاں اتار کر اپنے سروں پر جمالی اسکے ساتھ ساتھ وہ جانے کیا کیا حرکتیں کر رہے تھے اور ان حسین مناظر کو سامنے کھڑا فوٹو گرافر اپنے کیمرے میں قید کر رہا تھا۔۔۔۔

جب وہ آٹھوں افلاطونز پوری یونی گھوم پھر کر تھک گئے تو ہمیشہ کی طرح اپنے کینٹین والے (اڈے) پر ڈیرہ جما کر بیٹھ گئے ۔۔۔۔۔۔۔۔

"افففف یار کیا دن تھے یونی کے بھی۔۔۔۔۔"

مومل نے ایک سرد آہ بھر کر کہا۔۔۔۔۔

"ہائے۔۔۔۔ ہماری وہ نوٹنکیاں۔۔۔۔۔!!!"

بنش اور زینہ نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔۔

"چل ہادی کوئی اچھا سا گانا سنا اپنی یادوں کو ری کریئیٹ کرتے ہیں ہم۔۔۔۔۔۔"

تقی نے احد سے کہا اور پھر ہمیشہ کی طرح کینٹین کی ٹیبل بجا کر بیک گراؤنڈ میوزک بجانا شروع کی اور پھر احد کے ساتھ وہ ساتوں بھی گانا شروع ہو گئے۔۔۔۔۔۔۔

"پرانی جینز،اور گٹار،

محلے کی وہ چھت،اور میرے  یار۔۔۔۔۔

وہ راتوں کو جاگنا۔۔۔۔۔۔"

(وہ سب منان ہاؤس کے ٹیرس پر بیٹھے رت جگے کی پلیننگ کر رہے تھے۔۔۔)

"صبح گھر جانا کود کے دیوار۔۔۔۔۔"

(اچانک ٹیرس کی ریلنگ پھلانگ کر معیز نے اندر چھلانگ لگائی تھی۔۔۔۔۔)

"وہ سیگریٹ پینا، گلی میں جا کے۔۔۔۔"

(اس نے کینٹین کی منڈیر پر بیٹھتے ہوئے سگریٹ کا ایک کش بھر کر ازلان کی طرف بڑھایا۔۔۔۔)

"وہ کرنا دانتوں کو گھڑی گھڑی صاف۔۔۔۔۔۔"

"پہنچنا کالج ہمیشہ لیٹ۔۔۔۔۔

وہ کہنا سر کا 'گیٹ آؤٹ فرام دی کلاس۔۔۔'"

("گیٹ آؤٹ فرام مائی کلاس۔۔۔۔"

"سر ہم پہلے کب اندر رہیں۔۔!؟"

"تم لوگ جاتے ہو یا۔۔۔۔۔")

"وہ باہر جا کے ہمیشہ کہنا،

یہاں کا سسٹم ہی ہے خراب"

"وہ جا کے کینٹین میں ٹیبل بجا کے

وہ گانے گانا یاروں کے ساتھ۔۔۔۔۔"

(کینٹین کی ٹیبل بجا کر بیک گراؤنڈ میوزک بجانا شروع کی اور پھر احد کے ساتھ وہ ساتوں بھی گانا شروع ہو گئے۔۔۔۔۔۔۔۔)

"بس یادیں، یادیں، یادیں رہ جاتی ہیں

کچھ چھوٹی، چھوٹی باتیں رہ جاتی ہیں

بس یادیں۔۔۔۔۔۔۔۔!!!"

"وہ پاپا کا ڈانٹنا، وہ کہنا ممی کا چھوڑے جی آپ

تمہیں تو بس نظر آتا ہے، جہاں میں بیٹا میرا ہی خراب۔۔۔"

(اوہو۔۔۔۔بس بھی کریں میرے بچے کے پیچھے ہی پڑ گئے آپ تو۔۔۔"

شائستہ بیگم نے انہیں ہاتھ جھلاتے ہوئے روکا تھا۔۔۔)

"وہ کھڑکی سے جھانکنا، وہ لکھنا لیٹر انہیں بار بار"

(مومل نے اپنی کھڑکی پر رکھے گھملے میں سے ایک پتھر اٹھایا اور ایک کاغذ پر

"میں نے نہیں ماننا" لکھ کر پتھر پر کاغذ لپیٹ کر اس کی جانب اچھال دیا اور خود واپس پیچھے ہو گئی۔۔۔)

"وہ دینا تحفے میں، سونے کی بالیاں۔۔۔"

(ازلان نے زینہ کے کانوں میں سے اسکے جھمکے نکالے اور اپنی دی ہوئی سونے کی بالیاں پہنادی۔۔۔۔۔)

"وہ لینا دوستوں سے پیسے ادھار!!!!!!!!"

("میں تو آج والٹ ہی نہیں لایا ہادی ابھی ادھار دیدے بعد میں دیدوں گا واپس۔۔۔۔"

معیز نے اس کے ہاتھ میں پکڑا والٹ جھپٹ کر وفا کے ہاتھ میں تھمادیا)

""بس یادیں، یادیں، یادیں رہ جاتی ہیں

کچھ چھوٹی، چھوٹی باتیں رہ جاتی ہیں

بس یادیں۔۔۔۔۔۔۔۔!!!"

گانا ختم کرنے کے بعد ان سب کے درمیان ایک طویل خاموشی چھا گئی تھی۔۔۔۔ ہر ایک کی آنکھوں میں یادوں کے چراغ روشن تھے۔۔۔۔۔ کسی نے بھی ایک دوسرے کو مخاطب کرنے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔۔۔ وہ سب ہی اپنے بیتے ہوئے چھ سالوں کی دوستی کے یادگار لمحات یاد کر کے کبھی ہنس رہے تھے تو کبھی کسی کی آنکھ چھلک پڑتیں۔۔۔۔

دنیا کی بھیڑ میں بہت سے ایسے لوگ ملیں گے جو آپ کا سب سے بہترین دوست ہونے کا دعویٰ کریں گے لیکن حقیقت میں محسن تو وہ ہیں جو باتوں سے نہیں بلکہ اپنے افعال سے آپ کو اپنا ہونے کا احساس دلائے، جو مشکل گھڑی میں آپ سے آگے اور خوشی کے لمحات میں آپ کو آگے رکھیں۔۔۔ سمجھنا تو ہمیں چاہیے کہ کون آپکا اپنا ہے اور کون آپ کو اپنا کہہ کر آپ کی جڑیں کھوکھلی کر رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

(ختم شد)